حصہ اول

باب ۱ تا ۱۰۱

قرآن مجید کی روایات سے آزاد تفہیم

# زندہ کتاب

ایم، ڈی۔ زندہ دل

کشمیر

قیمت ۔ تین روپیہ

تیری نظروں میں ہے میری یہ تصنیف
میری نظروں میں قرآنِ مُبین ہے

مگر میرے نظر کی روشنی بھی
چراغِ راہ ہے منزل نہیں ہے

محیطِ کائناتِ دل ہے قرآن
نظر کی آخری منزل ہے قرآن

اقبالؒ

نزولِ قرآن کی چودہ صد سالہ یادگار

دُنیا بھر میں سب سے پہلے

روایات سے آزاد تفہیم

# زندہ کتاب

## نمبر ۳

مصنف

ایم۔ ڈی زندہ دل
کشمیر

قیمت ۳ روپیہ

سفینہ پریس سرینگر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مددگار اور مہربان اللہ

کے نام

اِقرا باسمِ ربک الذی خلق

جس نے تجھے پیدا کیا ہے اُسی خدا کا نام لے کر اقرار کر کہ

# کامیابی کا دروازہ

ہم ساری مخلوق کے پالنہار اللہ کا شکریہ ادا ۱-۳
کرتے ہیں ۔ مددگار اور مہربان اللہ صالح نظام کے
روشن دَوْر کا مالک ہے ۔
اللہ! ہم تیرے عبادت گزار تیری امداد کے ۴-۷
خواست گار ہیں ۔ ہمیں سیدھا طریقہ منکشف فرما!
ایسا طریقہ جو مخلوق کے لئے نعمت ثابت ہو ۔ مبادا وہ
طریقہ اُن کے لئے غضب اور انتشار کا باعث بنے!

آمین

# پارہ الم

# بقرۃ

# درشتی بیل

# درشنی بیل

ب ۲ ۱-۵ الف۔ لام۔ میم۔ یہ منشور دُور اندیشوں کے لئے ایک بلا مُغالطہ ۵/۱ ب ۲
انکشاف ہے۔ وہ نامعلوم حقائق کی مخلص کھوج کو عمل جاری رکھ کر
قدرت کے دئے رزق سے اوروں کی مدد کیا کرتے ہیں۔ اُنہیں
تمہارے اور تم سے پہلے گزرے لوگوں کے اصولوں کا احترام اور
اپنی عاقبت کا بھروسہ ہوتا ہے۔ پروردگار کے ہدایت یافتہ یہی
لوگ کامیاب رہا کرتے ہیں۔

۶-۷ مگر ہٹ دھرم لوگوں کے لئے رہنمائی کی تمام صدائیں
بیکار ثابت ہوں گی کیونکہ انہوں نے قدرت کی ناگزیر نفسیاتی جھکڑبل
میں سماعت اور بصارت گنوا کر اپنی زندگی ناقابلِ برداشت
بنائی ہوتی ہے

ب ۳ ۸-۱۶ عوام میں سے جو لوگ کہتے ہیں کہ وہ اللہ اور آنے والے ۱۲/۵ ب ۳
روشن دَور کی خاطر امن چاہتے ہیں۔ جب تک وہ عملاً امن پسند نہ

بنیں وہ اللہ اور امن پسند لوگوں کا تمسخر اُڑاتے ہیں۔ اس طرح درا صل وہ خود فریبی میں مبتلا ہو کر اپنا ذاتی شعور کھو بیٹھتے ہیں۔ وہ اللہ سے اضافہ پاتی نفسیاتی اُلجھن میں اُلجھ کر اپنی دروغ درزی سے ناقابل برداشت عذاب بن جاتے ہیں۔ پھر جب انہیں فساد بپا کرنے پر ٹوکا جاتا ہے۔ تو وہ اپنے مفسدانہ حرکات کو ہی اصلاحات کا نام دے دیتے ہیں اور اسی آڑ میں منافرت بپا کر کے وہ اپنی خرد باختگی کا مظاہرہ کرتے ہیں جب اُنہیں کہا جاتا ہے۔ کہ وہ بھی دوسرے لوگوں کی طرح پُرامن رہیں تو خود احمق ہونے کے باوجود وہ اپنی بیوقوفی سے امن پسندوں کو ہی احمق قرار دے کر پوچھتے ہیں کہ "ہم کیوں اُن احمقوں کی طرح پُرسکون رہیں؟" ہر چند امن پسند لوگوں کے ساتھ ملاقات کرتے وقت وہ بیان بھی دیتے ہیں کہ "ہم امن پسند ہیں" مگر جب وہ اپنے جلوتی ساتھیوں کے ساتھ ساز و باز کرنے لگتے ہیں تو اُن کو اپنے تعاون کا یقین دیتے ہوئے وہ ظاہر کرتے ہیں کہ "ہم امن پسند لوگوں کا محض مذاق اُڑاتے ہیں"۔ اس طوفانِ بے تمیزی میں پوری طرح بھٹکتے رہنے کو مہلت دے کر پھر اللہ بھی اُن کا مذاق اُڑواتا

ہے اور وہ بجائے ہدائت کے گمراہی مول لے کر ناعاقبت اندیشی
سے اپنی زندگی کے لیے دین کو خسارے کا شکار بنا لیتے ہیں۔

۱۷ - ۲۰ ایسے لوگ گویا آگ سے اپنے ماحول کو تباہ کر کے نورِ الٰہی سے
۲۰-۱۷
محروم بن کر تاریکی میں اس قدر کھو جاتے ہیں۔ کہ اُن کو اپنی غلط کاری
میں گویا کچھ دکھائی ہی نہ دیتا ہے یہاں تک کہ اُن حواس باختوں
کے لیے اُس اپنی غلط کاری سے واپس نکل آنے کا پھر کوئی موقعہ ہی
باقی نہ رہتا ہے۔ وہ ہٹ دھرم خود اللہ کی گرفت میں ہوتے ہوئے
بھی گویا آسمان سے اندھا دھند گرجتی کڑک۔ اور کوندتی بجلیوں کو
بارش کی طرح برسا کر اُن کی مہیب آوازوں سے مارے خوفِ
جان کے خود بھی اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونستے ہیں حالانکہ اللہ
(جو سب کچھ کر سکنے کی قدرت رکھتا ہے) اگر چاہتا تو اُن ہٹ
دھرموں کی بینائیاں اور شنوائیاں ہی اُن سے چھین لیتا۔ مگر
بجلیوں کی کوند عنقریب ایسے بے دینوں کے اُن نظریوں کو جن کی
روشنی میں وہ گھوم رہے ہیں۔ اس طرح اُچک کر چھین لیگی
کہ اُنہیں گھٹا ٹوپ اندھیرے میں سہنا پڑے گا۔

ع ۲ — ۲۱ - ۲۵ انسان سے کہا جاتا ہے۔ کہ وہ پروردگار کی بندگی سرانجام — ع ۲
۲۵-۲۱

دینے میں دور اندیشی سے کام لے پروردگار نے اس کو اور اس
کے بیشتر فتنوں کو بنایا ہے۔ انسان بخوبی جانتا ہے کہ پروردگار
نے اُس کے لئے زمین کو بچھایا اور بالائی کائنات کو ترتیب فرمایا ہے
اور آسمان سے بارش برسا کر انسان کے لئے غذا کے جوہر پروردگار
نے وافر فرمائے ہیں۔ لہٰذا انسان کو کوئی بھی چیز اللہ کے ہم پلہ
قرار نہ دینی چاہیئے۔ ہاں اگر کسی شخص کو اس بارے میں کوئی مغالط
ہو کہ اللہ نے اپنے اس بندے (انسان) کو کیا کیا عطا فرمایا ہے تو
اُسے کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے تمام میسر موجودات سے امداد لے کر
کسی غیر الٰہی طریقے سے انسان جیسی ہستی بنا لا کر اپنے گمان
کی تصدیق کرے مگر وہ اب تک ایسا نہ کر سکا ہے اور نہ وہ کبھی
کر ہی سکے گا۔ لہٰذا انسان کو چاہیئے کہ وہ مخالفوں کے لئے تیار کی گئی
اُس آگ کی نسبت دور اندیشی سے کام لے جو انسانوں کو کیا پتھروں
کو بھی بھسم کر سکتی ہے۔ جب کہ اپنی صلاحیتیں بروئے کار لانے
والے امن پسند لوگوں کو بہتی نہروں والے باغوں میں ہر قسم
کی نعمتوں کے ثمر اور اُن سے کبھی اُکتانے کے اظہار پر اُن کے
نعم البدل مہیا اور رشتہ سمات میں صالح ہمسایہ زندگی دستیاب

رہنے کی بشارت ہے۔

اللہ کو مچھر ہی سے لے کر اور کسی پیدائش کی مثل انسان سے طلب کرنے میں بھی کوئی جھجک نہیں ہے ہر چند امن پسند لوگ اپنے آسرے سے پرکھ کر یہ حقیقت سمجھتے رہیں گے مگر ہٹ دھرم لوگ کہا کریں گے کہ "اللہ نے کیسی معمولی مثالیں ہم سے طلب کر لی ہیں" اس طرح بعض لوگ رہنمائی پاتے رہیں گے اور بعض لوگ بھٹکتے رہیں گے لیکن غلط کار لوگ ہی بھٹک جائیں گے کیونکہ وہ اللہ کی اس ٹھوس پیشکش کے بعد اس کی یہ شرط ٹھکرا دیں گے اور ملاپ قائم رکھنے کے خدائی فرمان بالائے طاق چھوڑ کر دنیا میں فساد بپا کرنے سے اپنے لئے زوال کو بھگتاتے رہیں گے۔

۲۸-۲۱ اللہ کی مخالفت کرنے کو انسان کی کیا بساط ہے کہ وہ نابود تھا اللہ نے اس کو زندگی دی۔ اللہ انسان پر موت طاری کر کے اس کو پھر زندگی دے کر واپس اپنے پاس بلا سکتا ہے۔ دنیا میں جو کچھ بھی ہے اللہ نے وہ سب انسان کے لئے بنایا ہے اور دنیا کی طرف متوجہ ہو کر انسان کے لئے اُن کے متعدد مدارج مرتب ہوئے ع ۳ ۱۰

ہیں اللہ کو سب کچھ کرنا آتا ہے۔

ب۵ پروردگار نے جب فرشتوں سے کہا کہ "میں آدمی ۲۹-۳۰ ۵ب
کو دنیا کے لئے اپنا خلیفہ مامور کروں گا"۔ تو فرشتوں نے عرض کیا کہ "پروردگار!
ہم ہمہ تن تیرے فرمان بردار اور شکر گزار ہیں آخر خلافت کے لئے آدمی
کو مامور فرمانے میں کیا مصلحت ہے؟ کیونکہ آدمی دنیا میں فساد بپا
کر کے خون ریزیوں کا مرتکب ہوتا رہے گا"۔ پروردگار نے فرمایا
کہ "آدمی کی نسبت میں جو کچھ جانتا ہوں اُس کی تمہیں خبر نہیں ہے"
چنانچہ آدم کو کائنات کے ہر چیز کی جانکاری ودیعت فرما کر پروردگار
آدم کو فرشتوں کے روبرو لے آیا، اور فرشتوں سے جب
پروردگار پوچھنے لگا کہ "کیا تم آدمی کی نسبت اپنے اظہار کی تصدیق
کے آگے آدم کے اندر موجود مختلف موضوعات کی وضاحت پیش
کر سکتے ہو"؟ تو فرشتوں نے اپنی لاعلمی کا اعتراف کرتے ہوئے عرض
کیا کہ "پروردگار! اصل میں تو ہی دانائی اور آگاہی کا سرچشمہ
ہے۔ تو نے جتنی نمائش ہمیں عطا فرمائی ہے اُس کے علاوہ اور کچھ
ہمارا علم پیدا آگہی نہ سکتا ہے"۔ پھر پروردگار نے فرشتوں کی
نسبت مختلف موضوعات کی وضاحت اُس نے آدم سے پوچھی اور آدم

نے جب تمام موضوعات کی پوری پوری وضاحت بیان کی تو
پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ "کیا میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ
میں کائنات کے نامعلوم حقائق اور تمہارے ظاہر و باطن کو خوب
جانتا ہوں؟ تمہیں آدم کے آگے سر تسلیم خم کرنا چاہیئے"۔ تو ماسوائے
ابلیس کے سب فرشتوں نے آدم کو سجدہ کیا مگر ابلیس تکبر اور
مخالفت سے ہٹ دھرمی بن گیا۔ پروردگار نے آدم اور اُس
کی بیوی کو پُر سکون زندگی اور خاطر خواہ خوراک وافر فرما کر ایک
باغ میں رہنے کو کہا۔ اور چاہا کہ وہ اب کبھی اس شجرے کے
پاس بھٹک کر غلط کار نہ بنیں لیکن جب وہ شیطان اُن کو بہکا
کر اُس پُر سکون حالت سے باہر گھسیٹ لے آیا تو پروردگار
نے آدم سے کہا کہ "جب تک تم باہمی منافرت میں مُبتلا رہو گے
تمہارے لئے سکون اور مفاد ناپائیدار رہے گا"۔ آخر جب
آدم کو مہربان پروردگار سے معافی ملی اور اُس نے تلافی کے گُر پا
لئے تو پروردگار نے فرمایا کہ "اب تم سب آدمی آدم کی تقلید کرو۔
تم میں سے بھی جو میری رہبری کی پیروی کرتا رہے گا۔ اُس کو بھی خوف
اور غم سے چھٹکارا ملتا رہے گا لیکن فطری اصولوں کی مخالفت

سے منکر لوگ ہمیشہ عذاب میں ہی مبتلا ہوتے رہیں گے"۔

## خدائی خلافت کے وارثو! ٤٠-٤٦ ب ٦

قدرت کی اُن نعمتوں پر (جن سے تمہیں نوازا گیا ہو) ایسی ہی اظہار خیال کرتے رہ کر قدرت کی توقع پوری کرو اور اپنی توقع پوری کرانے کو ہمہ تن قدرت کی متوجہ رہو۔ اور قدرت کے اُن عطایات پر (جن سے تمہارے عقائد کی بھی تصدیق ہوتی ہے) اپنے یقین کی نبیاد بناؤ۔ اور پرکھنے سے قبل ہی اُن کے منکر نہ بن جاؤ۔ مظاہر قدرت کو معمولی نہ سمجھو بلکہ اُن کی نسبت محتاط بنے رہو حقایق جیسے تم نے سمجھ لئے ہوں ان کو چھپانے کی خاطر تم اصلیت کو غلط رنگ میں پیش نہ کیا کرو۔ عمل برپا رکھو اور امداد باہمی ادا کرتے رہو۔ جھک جانے والوں کے سامنے تم بھی جھک جاؤ۔ دوسروں کو جو کرنے کا حکم دو وہ خود بھی کیا کرو۔ منشوعہ کی تلاوت سے عقلمندی حاصل کر لو اور ضبط و عمل سے کام لو۔ دیکھو! جنہیں لگن نہ ہوا نہیں سب کچھ گراں بار ہی دکھائی دیتا ہے۔ اور وہ جنہیں اپنا مقصد پانے کی دھن ہوتی ہے وہ وہاں پہنچ ہی جاتے ہیں۔

خدائی خلافت کے وارثو! جن نعمتوں سے ٤٧-٤٨ ب ٧

قدرت نے تمہیں نوازا ہو اُن کے بارے میں تم دوسروں سے بھی تبادلہ
خیال کیا کرو۔ قدرت نے انسان کو باقی مخلوق پر یہی فضیلت بخشی
ہے مبادا تم پر ایسا دور مسلط ہونے پائے جس میں کوئی بھی کسی
کے کام نہ آسکے بلکہ باہمی ہمدردیاں ناقابل قبول اور انصاف
مفلوج ہو کر انسان بے یار و مددگار بن جائے!

۵۱۔۵۹ دیکھو! جن لوگوں کو قدرت نے فرعونی وارثوں کے
بدترین سامراجی عذاب سے چھٹکارا دیا تھا جب کہ فرعونیوں نے
اُن کے بیٹوں کو قتل اور اُن کی عورتوں کو زندہ چھوڑنے کے
جیسے مظالم ڈھا کر اُن کا امر اکڑی آزمائش میں ڈال رکھا تھا
تو قدرت نے سمندر میں اُن کے لئے ایسی تفاوت پیدا کی کہ
اُن کو نجات ملی اور فرعونی وارث اُن لوگوں کے سامنے غرق ہو
گئے تھے مگر اس کے باوجود جب موسیٰ پر قدرت نے تاریک
حیلہ مسلط کیا تو موسیٰ کو مبتلا پا کر وہ لوگ پھر درخشنی بیل کی
سنہری مورت پوجنے کی غلط کاری کے مرتکب ہوئے۔

۵۵۔۶۱ قدرت نے نعمت بخشنے کی قوت پھر اُن میں ابھارنے
کی خاطر اُن کی غلط کاری کے اثرات مٹا دیئے اور انہیں منزل

حکمت تک پہونچا سکنے کے لئے قدرت نے موسیٰ کو آئین اور امتیاز
عنایت فرمایا اور موسیٰ نے اس قوم سے کہہ دیا کہ تم نے انانیت کی
غلط کاری میں مبتلا ہوکر درشنی بیل کی سنہری مورت کو اپنایا ہے
اب تم اپنی یہ خواہشات مار کر پھر اپنے ضمیر کی طرف لوٹ آؤ۔ یہی
ضمیر کے نزدیک بھی تمہارے لئے بہتر ہے"۔ چنانچہ ضمیر نے بھی پھر
اُن کی طرف عَوْد کیا کیونکہ ضمیر میں مہربانیاں بحال کرنے کا شرف ہے
مگر اُن لوگوں نے پھر بھی موسیٰ سے کہا کہ "ہم تب تک باور نہ
کریں گے جب تک نہ ہم اللہ کو کھُلے بندوں دیکھ لیں"۔

۵۶-۵۷ اس طرح اُن لوگوں نے اعلانیہ طور خود اپنے آپ کو ۵۶-۵۷
مہلک عذاب میں مبتلا کیا تھا مگر اس کے باوجود بھی قدرت
نے اُن میں پھر نعمت پہچاننے کی قوت بحال بنانے کو گویا انہیں
موت کے مُنہ سے نکال لایا۔ اور اُن پر بادل کا سایہ پھیلانے
کے علاوہ اُنہیں ترنجبین اور بٹیر فراہم فرما کر اُن کے لئے کھانے
کو موافق خوراک بہم کیا۔ حالانکہ اس دردناک واقعہ میں قدرت
کی طرف سے کوئی زیادتی نہ تھی۔ بلکہ یہ خود اُن کی غلط کاری تھی۔

۵۸-۵۹ اُن لوگوں کو جب سکونت پذیر ہو سکنے کی خاطر عاجزی ۵۸-۵۹

کا اظہار کرتے ہوئے جائز راستوں سے انکساری کے ساتھ بستیوں میں داخل ہونے کی ہدائیت کی گئی تھی تاکہ وہ وہاں جو کچھ چاہتے سیر ہو کر کھاتے اور ان کی کمزوریاں رفع ہو جاتیں کیونکہ ترقی احسان مندی کا لازمی نتیجہ ہوا کرتی ہے۔ مگر وہ غلط کار وہاں خود ساختہ باتیں بتانے کی غلط کاری میں اس قدر مبتلا ہو گئے کہ اُن بدکرداروں پر پھر پریشانیاں لاحق ہو گئیں۔

۶۰۔۶۱ اس قوم کے لئے جب موسیٰ نے پانی طلب کیا تھا تو قدرت نے موسیٰ کو پتھریلے علاقے میں اپنے سہارے گھومنے کی ہدائیت کی جہاں موسیٰ نے باراں چشمے پاکر ہر قبیلے کو اپنا اپنا مشرب فراہم کیا تھا اور انہیں ہدائیت کی تھی کہ "اللہ کے رزق سے کھاؤ اور پیو مگر زمین پر فساد نہ پھیلاؤ" لیکن کچھ عرصہ بعد انہوں نے جب موسیٰ سے کہا کہ وہ اپنے معاشرے سے اُن کے لئے زرعی حقوق کا مطالبہ کرے تاکہ انہیں زمین کے تمام محاصل مثلاً پتے والی ترکاریاں، لکڑی والی سبزیوں۔ دانے دار اناج۔ دالوں اور زمین دوز ستونوں کا حصہ مل سکے تو موسیٰ نے جواب دیا کہ "تم لوگ بقا باہم کو نزاع باہم میں بدلنا چاہتے ع ۷

ہو لہذا تم شہر کو اُتر آؤ۔ وہاں ہی تمہاری یہ خواہش پوری ہو سکے گی
اُن لوگوں نے شہر میں بھی حد سے تجاوز کر کے نافرمانیاں کیں وہاں
وہ ناحق لیڈروں کے در پے آزادا ور احکام الٰہی کے بےجا انکار
پر تُلے رہے جس کے نتیجے میں انہیں ذلت اور ناداری کی خدائی پھٹکار
کا شکار بننا پڑا۔

۶۲۔ در اصل لوگ چاہے مُومن، یہودی۔ نصرانی یا اور کسی ۹
مذہب کے ہوں۔ اُن میں سے جو لوگ اللہ اور آنے والے دَور
پر یقین رکھ کر اپنی صلاحیت کے مطابق کارنامے کرتے رہیں
اُن کو اپنے پروردگار سے معاوضہ ملتا رہتا ہے اور اُن کیلئے
کوئی خوف یا ہراس باقی نہ رہ سکتا ہے۔

۶۳۔۶۲ باوجودیکہ اُن لوگوں کی باور دہیاں منظور فرمانے کے بعد
قدرت نے اُن کو ترقی کا پہاڑ فراہم فرما کر اُنہیں ہدایت فرمائی
تھی کہ قدرت کے عطایات کو مضبوطی سے تھامیں اور حفاظ
بن سکنے کو ہر ایک چیز کا آپس میں تذکرہ کرتے رہیں لیکن وہ انسے
روگرداں رہے۔ کہ اگر اللہ کا فضل اور مہربانی اُن کا ساتھ چھوڑتی
تو وہ سب تباہ ہو گئے ہوتے۔ تم بھی جان سکتے ہو کہ جب انہوں

نے سنیچروار کو ذلیل بندروں (کی طرح عبادت کی نقالی) کا دن
بنالیا تھا تو قدرت نے اُن اور اُن کے ہم عصروں کو دور اندیش
لوگوں کے لیئے تازیانہ عبرت بنالیا۔

۶۷-۷۱ اس جہالت سے چھٹکارا اللہ سے طلب کرتے ہوئے آخر ۷۱
موسیٰ نے اُس قوم کو جب درشتی بیل ہی ذبح کرنے کی فرمائش کی
تو موسیٰ کی قوم نے یہ ٹال سکنے کی خاطر اس حکم کو بھی تمسخر قرار دیا
تھا اور حیلہ تراشی کو موسیٰ سے مختلف سوال پیدا کرنے لگے تھے
کہ انہیں کیا، کس عمر، کس رنگ اور کس قسم کا بیل ذبح کرنے کا ارشاد
ہوا ہے تو جب موسیٰ نے انہیں (درشتی بیل کے ہی پورے پورے خدوخال
بتادیئے کہ بالکل جوان خوشنما ہی سنہرے زرد رنگ کا تندرست
بے داغ اور صحیح و سالم بیل جس کو کبھی ہل یا رہٹ میں نہ جوتا جاتا ہے"
تو ناچار موسیٰ کی قوم کو بادل ناخواستہ درشتی بیل ہی ذبح کرنا پڑا۔

۷۲ بیل ذبح کرنے میں اس قدر جھجک محسوس کرنے والی اسی ۷۲
قوم نے پھر ایک ایسی ہستی کو قتل کیا کہ جب اس کے (مارے جانے کی)
نسبت انہیں تذبذب رہا تو اللہ نے اُن کی اس پوشیدہ تشویش
کو عریاں بنا کر مقتولوں کے بعض (ہمدردوں) کو وہ (نیم مردہ لاش)

اُٹھائے جانے کا ارشاد کر کے مقتول زندہ ہو کر ان کی عقل ٹھکانے
لگانے کو اللہ نے اُن پر اپنا اصول واضح فرمایا۔
۷۹-۷۴ پتھروں سے نہریں بھی نکلتی ہیں چشمے بھی پھوٹتے ہیں اور
خوفِ الٰہی سے پتھر خود بھی لڑھکتے ہی مگر ایسے لوگ جن کے دل پتھر
سے بھی زیادہ سخت ہو چکے ہوں اُن کا اعتماد حاصل کرنے کی تمہیں
ضرورت ہی کیا ہے؟ اُن کے کردار اللہ سے چھُپے نہیں ہیں۔ ان
میں سے ایک گروہ کلام الٰہی سُن کر اُس کے قلمبند ہونے کی علمیت
رکھنے کے باوجود بھی اُس کی تحریف میں جھجک محسوس نہ کرتا ہے۔
ہر چند وہ بھی امن پسندوں سے ملتے وقت امن پسند ہونے کا
دعویٰ کرتے ہیں مگر وہ اپنے ہر فرد کو خفیہ خبردار کئے جاتے ہیں کہ
اُن میں سے کوئی نادان بن کر مومنوں کے پاس عطائی اسرار کا انکشاف
کر کے اپنا آسمانہ ٹھوائے۔ اُن کے ناخواندے ٹرھنانہ جاننے کے
باوجود بھی محض اناپ شناپ کی رٹ لگاتے ہیں۔ اور اُن کے
پڑھے لکھے آدمی بھی معمولی اغراض کی خاطر خود ساختہ تالیفات کو
اللہ سے منسوب مشتہر کر کے اپنے شرمناک تالیفات اور افسوسناک
کردار کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اُن غافلوں کے نہان و عیان سے اللہ

آگاہ ہے۔

۸۰-۸۲ وہ اس غلط گمانی میں بھی مبتلا رہتے ہیں کہ اُن کی سزا تھوڑے
عرصے کے بعد ملتوی کی جائے۔ بھلا اُن سے کوئی پوچھے کہ اللہ کے
کس ناقابلِ تنسیخ وعدے کے بل بوتے پر وہ ایسا کہتے ہیں؟ کیا وہ
مشیتِ الٰہی سے بے خبر ہیں کہ برائیاں سمیٹنے والوں کو اپنی شامتیں
پریشانیوں میں جکڑاتی ہیں اور امن پسندوں کو اپنی صلاحیتوں
کے کارنامے باعثِ افتخار منزل میں جاگزین بناتے ہیں۔

ر ب ۱۱ ۸۳-۸۶ اس یاددہی کے باوجود کہ "وہ اللہ کے بغیر کبھی کسی کی نہ پوجیں گے
اور والدین، ہمسایوں، بے سہاروں اور پسماندوں کی غمخواری
اور عوام کے ساتھ اچھے برتاؤ کے علاوہ وہ عمل بپا اور باہمی امداد
۵: ادا کرتے رہیں گے ماسوائے چند ایک کے خدائی خلافت کے وہ
وارث اُلٹی ہی چال چلتے آئے ہیں۔ حالانکہ خونریزی سے اجتناب
اور خانہ بدری سے پرہیز کرنے کے معاہدوں اور یاددہی کے خود
گواہ ہونے کے باوجود کبھی خون ریزی پر اُن کے ڈٹے رہنے اور
دوسرے فریق کے گھر اُجاڑنے کے درپے رہنے کے علاوہ وہ باہمدیگر
خطاکاریوں اور ستم رانیوں کی حوصلہ افزائی کرتے رہے ہیں۔ خانہ

بدری خود حرام ہوتے ہوئے بھی اگر گھروں سے اُجاڑے لوگ مُبتلا ہو
کر کبھی اُن کے پیش ہوا کرتے تو اُن مظلوموں سے بھی فدیہ وصول کرنے
کو انہوں نے عار نہ جانا ہے۔ اس طرح گویا انہوں نے (اپنی مطلب
برآری کو) جزوی اصول کا اقرار اور (خود غرضی کے وقت) جُزوی
اصول سے انحراف اپنا شعار بنا لیا ہے ان لوگوں کو اپنے اعمال
کی پاداش میں ذلت اور رسوائی کی زندگی کے علاوہ قیامت کو
بھی شدید عذاب ملے گا۔ وہ عارضی زندگی کے بدلے اپنی عاقبت
تاراج کر کے اپنے لئے ایسا طویل عذاب تیار کر رہے ہیں جس سے
پھر ان کو کوئی بھی نہ بچا سکے گا۔ اللہ یقیناً اُن کے حرکات پر کڑی نظر
رکھے ہوئے ہے۔

ب ۱۲　۸۷-۹۰　باوجودیکہ انسان کو قدرت نے موسیٰ کے ذریعہ آئین عطا　۸۷-۹۰　ب ۱۲
فرمایا تھا اور اُس کے بعد بھی پے در پے دوسرے مرسل بھی
نازل ہوتے رہے ہے یہاں تک کہ مریم کا بیٹا (عیسیٰ) جسکی
تصدیق روح القدس نے کی ہے) قدرت کے کھلے معجزے لے
کر آیا تھا مگر رسلوں کا پیغام اپنے ذاتی مفاد کے خلاف
محسوس کرنے والوں نے بالادستی سے کام لے کر نہ صرف گئی

رسلوں کو موت کے گھاٹ اُتارنے سے بھی گریز نہ کیا۔ بلکہ "ہمارے عقائد ہمارے لئے کافی ہیں" کے غلط نعروں سے بدکردار لوگ اپنے آپ کو لعنت میں مبتلا اور اکثر لوگوں کو ایمان سے محروم بناتے رہنے کے بعد آخر اب انسان میں پھر خدا کے منکروں پر فتحیاب ہونے کی تمنا اُبھرنے لگی تھی کہ اللہ نے یہ منشور نازل فرمایا جس کی تصدیق خود ان کے آئین میں بھی موجود تھی مگر یہ منشور اپنے آئین کے ساتھ پرکھنے کے باوجود اب وہ بدکردار اس منشور کے بھی مُنکر بن کر پھر لعنت میں مُبتلا ہو رہے ہیں۔ اللہ خواہشمند بندوں کے لئے مہربانیاں نازل فرماتا ہے مگر بدکردار لوگ اپنی ضمیر فروشی اور سینہ زوری سے ان باطنی مہربانیوں کو اکارت بنانے کے حرکات کر کے نہ صرف اپنی بدکرداری کا مظاہرہ کرتے ہیں بلکہ وہ انسان پر ایک کے بعد دوسرا خدائی غضب مُسلط بنا کر اپنے لئے رسوا کُن عذاب تیار کر رہے ہیں۔

۹۱-۹۲ اُن بدکرداروں کو جب کہا جاتا ہے کہ "وہ آؤ خدائی اصول کو ایمان کی بُنیاد بنالیں کیونکہ وہ ایسی حقیقت ہے جس میں تمہارے عقائد کی بھی تائید موجود ہے"، تو وہ پھر وہی جواب دیتے ہیں۔ کہ ہم نے ایمان کی بُنیاد کو اب جو اصول اپنا رکھے ہیں ہم اُن کے علاوہ اب اور کچھ ماننے پر تیار ۱۶-۹۱

نہیں ہیں" کوئی اُن سے پوچھے کہ پھر اُن رہنماؤں کو جن کے اصول وہ آج اپنانے کا دعوے کرتے ہیں۔ بھلا اُن کو قتل کرنے کے تب وہ کیوں درپے رہے تھے؟

۹۲_۹۳ واضح اصول لے کر موسیٰ بھیجنے کے باوجود بھی بدکردار لوگوں نے درشنی بیل کی سنہری مورت پوج کر ظلم کا ارتکاب کیا۔ حالانکہ اُن کے مطالبے قبول ہو کہ اُنہیں ترقی کی بلندیاں مل چکی تھیں اور انہیں ہدایت ہوئی تھی کہ اس خدائی عطیہ کتاب کو مضبوطی سے تھامے رہیں اور پیغام الٰہی سُنا کریں مگر درشنی بیل کی سنہری مورت ان کے دل میں رچے رہنے سے انہوں نے یہ سب سُنی اَن سُنی بنا ڈالی۔

۹۴ اُنہیں کہا جاتا ہے کہ اُن کے عقائد بالکل غلط ہیں اُن سے پوچھ لیں کہ "اگر تمہارا یہ عقیدہ درست ہوتا کہ عوام کو یکسو چھوڑ کر آخرت کی دنیا واقعی تمہارے ہی لئے مخصوص ہو چکی ہوتی۔ تو تم مرنے کی ہی کوشش کیوں نہ کرتے ہو"؟۔

۹۵_۹۶ اللہ خوب جانتا ہے کہ ان غلط کاروں میں سے کوئی بھی اپنی بدکرداری کے بمد نظر کبھی بھی مرنے پر رضامند نہ ہو جائے گا تم دیکھ لوگے کہ عوام میں سے ایسے لوگوں کو اپنی زندگانی زیادہ پیاری ہوتی ہے اور اُن مشرکوں

میں سے ہر ایک شخص ہزار سال زندہ رہنے کی تمنا رکھتا ہے یہ گر طویل عمر کا
بھی اُن کا عذاب نہ ہٹا سکے گی۔ اللہ اُن کے کرتوت پر کڑی نظر رکھے
ہوئے ہے۔

۹۷-۹۹ یہ جو وہ خیال کرتے ہیں کہ جبرئیل (جو اُن کا دشمن ہے) خدائی منصوبے
کے تحت پیغمبر کے دل میں ایسی باتیں ڈالتا ہے جس سے اُن کی موجود الہامی ۹۷-۹۹ ع ۱۲
کتابوں کی تائید ہونے کے ساتھ مسلمانوں کی رہنمائی اور حوصلہ افزائی
ہوا کرتی ہے۔ اُن سے کہا جاتا ہے کہ اللہ۔ اُس کے مرسلوں اور فرشتوں
(جبرئیل اور میکائیل) کی عداوت سے اُن منکروں کو اللہ کی مخاصمت
مول لینے کے سوا اور کچھ حاصل نہ ہوگا کیونکہ اللہ کو پیغمبر پر وہ اصول
نازل کرنا مطلوب ہے جس سے مخالفت برائے مخالفت کرنے والوں کے
سوا اور کوئی بھی منکر نہ ہوگا۔

۱۰۰-۱۰۳ انہوں نے جب کبھی بھی کسی معاہدے کا عہد کیا تو ان کی اکثریت ۱۰۰-۱۰۳
بے ایمان ہونے کے بل پر کوئی نہ کوئی طبقہ اس معاہدے کی دھجیاں
اُڑاتا رہا ہے۔ چنانچہ جب خدا کا ایک پیغمبر (عیسیٰ) ان کے ہی مسلمہ
اصولوں کی سچائی کو نازل ہوا تو ان دھارمک لوگوں میں سے ایک جماعت
نے اپنے اصولوں کے خدائی آئین کو ہی پس پشت ڈال کر اس کے ساتھ

لاتعلقی کا اظہار کیا۔ اور اُس کی جگہ اُن شیطانوں نے جادوگری کو سلیمان کی سلطنت کے ساتھ منسوب بنا کر جادوگری کو ہی اپنا مذہب بنا لیا حالانکہ سلیمان نے وہ غلطی کبھی نہ کی تھی بلکہ یہ خیانت اُن شیطانوں کی خودساختہ غلط کاری ہے جو دوسروں کو جادوگری سکھا رہے ہیں۔ ہاروت اور ماروت شاہانِ بابُل پر بھی کبھی کوئی جادو نازل نہ ہوا ہے اور نہ انہوں نے کبھی کسی کو جادُو کی تعلیم دی تھی۔ بلکہ وہ لوگوں سے کہتے رہے کہ "تم ہمارے نسبت کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو جاؤ ہم کچھ تجربے کر رہے ہیں"، مگر جادوگر لوگ ان دونوں (دبستانوں) کے ساتھ منسوب کر کے ایسی باتیں پھیلاتے رہے ہیں جن سے میاں بیوی میں بھی وہ ان بن ڈال سکنے کا دعویٰ کرتے ہیں) حالانکہ خدا کی مرضی کے بغیر جادو سے وہ کسی کا بال بھی بیکا نہ کر سکیں گے ایسی باتیں سیکھنے سے درِاصل کسی کو فایدہ نہ رہے گا۔ بلکہ خود اپنا ہی نقصان کرتے رہیں گے۔ وہ خوب سمجھتے نہیں ہیں کہ جو شخص ایسی درد سری مول لیتا ہے۔ آنے والی زندگی میں اُس کیلئے کوئی خاص درجہ نہ ہوگا۔ کاش! وہ جانتے کہ وہ کیسی بُری باتوں پر اپنی زندگی ضائع کر رہے ہیں۔ اُن کو سمجھنا چاہیے کہ اگر وہ ایماندار اور دور اندیش بنے رہیں تو وہ اللہ کے ہاں بہتر اجر حاصل کر سکتے ہیں۔

خیانت

۱۴ب ۱۰۴-۱۱۰

امن کے مجاھدو! تم غیر مہذبانہ مبہم کلام سے اجتناب کر کے صاف گوئی کو اپنا شعار بنالو۔ اور (توجہ دے کر) بات سنا کرو۔ بدکرداری زندگانی کو سخت دردناک بناتی ہے اللہ کا فضل بہت بڑا ہے۔ وہ جس کو چاہے خصوصی مراعات سے مستفید فرماتا ہے لیکن خدا کی طرف سے تمہیں کوئی خوبی ملنی دھادمک لوگوں اور تمیم پرستوں میں سے بدکردار لوگوں کو ناگوار گزرتی ہے۔ کیا تم جانتے نہیں کہ ہر ایک چیز اللہ کی قدرت میں جکڑی ہوئی ہے اور کسی منظر کی تبدیلی یا اختتام پذیری پر اللہ اُس جیسا بلکہ اس سے بہتر منظر مہیا فرماتا ہے؟ کیا تم نہ سمجھے ہو کہ زمین و آسمان پر اللہ کی حکمرانی ہے اور اُس سے بڑھ کر تمہارا کوئی مددگار دوست نہیں ہے؟ کیا تم بھی قبل ازیں موسیٰ کے ساتھ پیش آمدہ واقعات پھر دہرا کر اپنے پیغمبر کی نسبت ویسے ہی اعتراض بپا کرنے کا ارتکاب کر کے اپنے ایمان کو بدکرداری میں بدل کر راہ راست سے بھٹک جانا چاہتے ہو؟ ان دھادمک لوگوں میں سے اکثر لوگ اعترافِ حقیقت کے باوجود بھی اپنے دلوں کی گہرائیوں میں تمہاری عداوت سے یہ تمنا سمائے ہوئے ہیں کہ وہ تم کو بھی ایمان داری سے ورغلا کر پھر مرتد بنالیں۔ تم معافی اور درگزر سے کام لو یہاں تک کہ اللہ کا منصوبہ تکمیل کو پہنچ جائے کیونکہ

ہر ایک چیز یقیناً اللہ کی قدرت میں جکڑی ہوئی ہے تم عمل برپا اور امداد
باہمی ادا کرتے رہ کر جو بھی بھلائی حاصل کرو گے تم وہ اللہ کے پاس اپنے
لئے کار آمد پاؤ گے اللہ تمہارے کردار پر نگران ہے

وہ دھارمک لوگ جو یہ رٹ لگائے ہوئے ہیں کہ یہودیوں یا ۱۱۱ - ۱۱۰ ۱۵ب
۱۵ب ۱۱۰-۱۱۱ نصرانیوں کے بغیر کوئی بھی شخص جنت میں داخلہ نہ پا سکے گا۔ اُن سے کہا
جاتا ہے کہ اگر اُن کا یہ دعویٰ سچا ہے تو وہ اس کا کوئی ٹھوس ثبوت پیش
کریں حالانکہ دراصل جو بھی شخص اپنی توجہ خدا کی طرف دنیا تسلیم کر کے
احسان مندی پر ڈٹا رہے جنت اس کے لئے خدا کے پاس ایک ایسا معاوضہ
ہے کہ پھر وہاں اُس کے لئے کوئی بھی خوف وہراس باقی نہ رہے گا۔ مگر
دھارمک لوگوں میں سے یہودی کہتے ہیں کہ نصرانیوں کے پاس کوئی اصول
نہیں ہے اور نصرانی کہتے ہیں کہ یہودیوں کے پاس کوئی اصول نہیں
ہے۔ باہمی اختلافوں کی ایسی باتیں جو وہ بے خبر لوگ کہتے ہیں اُن میں
اُلجھنے کی بجائے تم ایسے اختلافوں کا فیصلہ قیامت کے دن ہونے کو
اللہ پر چھوڑ دو۔ کیونکہ اُن سے زیادہ اور کون خطا کار ہو سکتا ہے
وہ لوگوں کو عبادت خانوں میں یاد خدا کرنے سے منع کر کے عبادت
خانوں کا مقصد فوت کرتے ہیں۔ عبادت خانوں میں ایسی مداخلت

سے اُن کو ہراسان رہنا چاہئے تھا یا ایسا کرنے سے وہ اپنی زندگانی کو دنیا میں رسوا
اور آخرت میں اپنے لئے سخت عذاب بنا دیتے ہیں۔ عبادت گزاری کو جو جدھر
بھی رخ کرے اُس کو موضوع اختلاف نہ بنایا جائے کیونکہ مشرق اور مغرب
اللہ کے ہیں اور ہر طرف اللہ ہی اللہ ہے۔ وہ ہر جا موجود اور ہر شے سے
آگاہ ہے۔

۱۱۶-۱۱۷ وہ کہتے ہیں کہ اللہ کے اولاد بھی ہے بھلا اللہ کو اولاد کی کیا ضرورت ۱۱۴-۱۱۸
ہے؟ جب کہ جو بھی زمین اور آسمان میں ہے سب اللہ کے تابع ہے۔ وہ
زمین اور آسمان کا پیدا کرنے والا جب کچھ چاہے تو اُس کو ماسوائے اس کے
اور کچھ ضرورت نہ ہوتی ہے کہ وہ حکم دے کہ بن جاؤ تو وہ بن جاتا ہے

۱۱۸-۱۲۰ وہ نادان کہتے ہیں کہ خدا ہمارے ساتھ کیوں نہ باتیں کرتا ہے یا ۱۱۵-۱۲۰
ہمیں اپنے مظہر خود کیوں نہ دکھاتا ہے؟ اس طرح وہ اپنے آپ کو نفسیاتی
اُلجھنوں میں اپنے اُن غلط کار پیش رؤں کی طرح اُلجھا رہے ہیں جن کی
علامتیں اللہ نے یقین پرور قوم کو بتلا دی ہیں۔ آپ کو قدرت
نے حقائق کے مطابق لوگوں کی حوصلہ افزائی اور عاقبت اندیشی کیلئے
مامور فرمایا ہے۔ ایسے انتہا پسند لوگوں کی نسبت آپ سے کوئی باز پرس نہ
ہوگا کیونکہ وہ لوگ اپنی گروہ بندیاں منوائے بغیر آپ کے ساتھ ہرگز متفق

نہ ہوں گے۔ اُن سے کہہ دیجئے کہ "یہ خدائی انکشاف حقیقی انکشاف ہے اور اس
حقیقت کی آگاہی پانے کے بعد پھر اب تمہاری بوالہوسیوں کو تسلیم کرنا اللہ
کی امداد اور ہمدردی سے تم کو محروم بنادے گی۔ اللہ کے فراہم فرمائے اس
منشور کی مکمل پیروی کرنے والے اس کی متابعت سے اپنا ایمان تازہ بنا سکیں گے
اور اُس کا انکار کرنے والے اپنے عدم تعاون سے زیاں کار بن جائیں گے"۔

ع ۱۶ ۱۲۱-۱۲۳ خدائی خلافت کے وارثو! میری نعمتوں پر (جن کی نوازش تم کو ۱۲۱-۱۲۳ ع ۱۶
ہوئی ہے) آپس میں تبادلہ خیال کرتے رہو میں نے تم کو باقی مخلوق پر یہی فضیلت
بخشی ہے۔ مبادا تم پر پھر ایسا دور مسلط ہو جائے جس میں تم کوئی بھی کسی
کے کام نہ آسکو گے۔ اور باہمی ہمدردیاں ناقابلِ قبول اور انصاف مفلوج
ہو کر تم بے یار و مددگار بن جاؤ گے!

۱۲۴-۱۲۵ ابراہیم کو اپنے معاشرے نے کئی مسائل میں اُلجھا دیا تھا مگر جب ابراہیم ۱۲۴-۱۲۵
نے وہ گتھیاں پورے طور سلجھا دیں تو قدرت کا یہی منشا رہا کہ ابراہیم عوام
کا پیشرو بنا رہے۔ ابراہیم نے ہر چند یہ خواہش کی تھی کہ یہ سرداری اُس کی
ذریت کے لئے بھی موروثی ورثہ بنا رہے مگر قدرت نے بتا دی کہ ایسی
رعایت ہمیشہ غلط کاروں سے منقطع ہوا کرے گی۔ چونکہ ابراہیم کے ذریعے ہی کعبے کو
قدرت نے عوام کے لئے پھر امن و اتحاد کی جگہ قائم ہونا بحال فرمایا ہے۔ لہٰذا تم
بھی ابراہیم کا ہی دکھایا۔ مقام عبادت کے لئے مرکز کے طور پکڑے رکھو

۱۲۶۔ ۰ اسی کعبے کو گھومنے، ٹھہرنے، جھکنے اور ماتھا ٹیکنے آنے والوں ۱۲۶-۱
کے لئے صاف و پاک رکھنے کا اہتمام قدرت نے جب ابراہیم اور اسماعیل
(کی ذرّیت) کے ذمہ رکھا تو ابراہیم نے دعا مانگی تھی کہ "پروردگار! اُن میں
سے ہر ایک شخص کو (جو اللہ اور آنے والے دَوّر پر یقین رکھتا ہو) اس حد
بندی میں اچھی خوراک ملتی رہے" تو ندا آئی:... "مگر بدکردار یہ رعایت
گھٹوا کر خود کو پریشان کُن سختیوں میں بُری طرح اُلجھاتا رہے گا۔"

۱۲۷۔ ۱۲۹ اسی کعبے کی بنیادیں بلند کرتے ہوئے ابراہیم اور اسماعیل دعا کرتے ۱۲۷-۱۲۹
رہے کہ "اے ہمارے سننے اور جاننے والے پروردگار! اس تعمیر کو شرف
قبولیت فرما کر ہمیں اپنا فرمان بردار رہنے اور ہماری ذُرّیت کو فرمانبردار
بننے کی توفیق عطا فرما! اے مہربانیاں بحال کرنے والے پروردگار! ہمیں
اپنی نزدیکی حاصل کرنے کا طریقہ سکھا اور ہماری غلطیاں معاف فرما! اے ہمارے
غالب حکمت دان پروردگار ہماری ذُرّیت میں سے یہاں ایک ایسا رسول مبعوث
فرما۔ جو لوگوں کو تمہارے مظاہر کی فہمائش اور تمہارے منشور اور حکمت کی
شناسائی سے پاک و پاکیزہ بنائے۔"

۱۳۰۔ ۱۳۳ قدرت نے یقیناً ابراہیم کو دنیوی زندگی میں مخلص پایا اور ابراہیم کے ۱۳۰-۱۳۳
بعد بھی ابراہیم کا شمار صالحوں میں ہوتا رہا لہٰذا ابراہیمی طبقے سے کسی کا منہ

موڑ لینا اب خود اپنے آپ کو احمق بنانے کے مترادف ہے۔ ابراہیم جسکو حاکم
وقت نے جب حکومت کا فرمانبردار ہونے کو کہا تھا تو ابراہیم بول اٹھا کہ "میں
تمام مخلوقات کے پروردگار کا فرمانبردار ہوں بلکہ میں نے اپنے بیٹوں اور پوتے یعقوب
سے بھی کہہ رکھا ہے کہ بیٹو بچو! اللہ نے تمہارے لئے صالح نظام منتخب فرمایا
ہے تم عمر بھر اُسی پر کاربند رہنا!"

ب ۱۷ ۱۳۰-۱۳۲ "دھارمک لوگو! کیا تمہارا لٹریچر بھی اس واقعے کا زندہ گواہ نہیں ہے کہ ۱۳۴-۱۳۶
یعقوب نے بھی جب مرتے وقت اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ "میرے بعد تم کس کی
بندگی کروگے؟" تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا تھا کہ "ہم تمہارے اور تمہارے
بزرگوں (ابراہیم۔ اسماعیل اور اسحاق) کے واحد خدا کی بندگی کریں گے" ہرچند
پیغمبروں کی وہ جماعت اب رحلت کرچکی ہے مگر اُن کے لئے اُن کے کارنامے
لافانی ہیں اور تمہارے کرتوت بالکل تمہارے ذاتی ہیں۔ لہٰذا اُن پیغمبروں کے
کارناموں کی نسبت تم سے پرستش کرنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا ہے اور نہ ہدایت
پاسکنے کی خاطر خواہ مخواہ یہودی یا نصرانی بن جانا کچھ ضروری ہے

ہم ہی دراصل راست باز ابراہیم کے طریقے پر ہیں۔ ابراہیم ہرگز مشرک
نہ تھا۔ ہمیں اللہ کا اعتقاد ہے اور جو کچھ ہمیں نے ہمیں اور ابراہیم۔ اسماعیل اسحاق
یعقوب اور اس کے سلسلہ سے آنے والے پیغمبروں اور موسیٰ عیسیٰ اور تمہارے

تمام دوسرے رسولوں کو نازل فرمایا ہے اُس پر بلا کسی امتیاز کے ہم کو مکمل یقین ہے کیونکہ ہم مکمل فرماں بردار ہیں۔"

۱۳۶ - ۰ "دھارمک لوگو! اگر تم بھی ہماری طرح اعتقاد رکھو گے تو ہدایت پاؤ گے مگر منحرف رہنے کی صورت میں تم انتشار میں ہی پڑے رہو گے۔ اور تمہارے مقابلے میں سُننے اور جاننے والا پروردگار ہمیں مدد فرما رہے گا۔ ہم اللہ کے لئے تمہیں خلوص سے کہتے ہیں کہ اللہ کے پرستاروں کے لئے الٰہی رنگ سے بہتر اور کوئی رنگ نہ ہو سکتا۔ بھلا ہم اور تم سب کے پروردگار اللہ کے بارے میں جھگڑنا کیا معنی رکھتا ہے؟ جب کہ دراصل تم اور ہم میں سے ہر ایک کو اپنے ہی کرتوت کام آسکیں گے؟"

۱۴۰ - ۱۴۱ " دھارمک لوگو! تم کیونکر کہتے ہو کہ ابراہیم۔ اسماعیل یا اسحاق اور یعقوب اور اُس کی اولاد یہودی یا نصرانی تھے؟ کیا اللہ خوب جانتا ہے کہ تم؟ اللہ کی طرف سے فراہم کی ہوئی گواہی چھپانے والوں سے بڑھ کر اور کون غلط کار ہو سکتا ہے؟ حالانکہ پیغمبروں کی وہ جماعت اب رحلت کر چکی ہے مگر اُن کے لئے اُن کے کارنامے موجود ہیں لیکن تمہارے کرتوت چونکہ بالکل تمہارے ذاتی ہیں۔ لہٰذا اُن پیغمبروں کے کردار کے ساتھ تمہارا کوئی سوال ہی پیدا نہ ہوتا ہے۔"

١٨ب ١٤٢-٠ اے پیغمبر! یہ نادان لوگ آپ کا قبلہ بدلنے کو بھی نزاع کا موضوع ١٤٢-٠ ١٨ب
بنا دیں گے۔ اُن سے کہہ دیجیئے کہ "مشرق اور مغرب سب اللہ کے ہی ہیں۔
اور سیدھا راستہ چاہنے والے کو اللہ بھی سیدھا ہی راستہ دکھاتا
ہے۔ قبلے کی اس تبدیلی سے قدرت کو بنی نوع انسان میں ایسا ایک
متوسط طبقہ قائم کرنا مطلوب ہے۔ جو عوام کے لیئے ایک جیتی جاگتی سند
اور ساں کا پیغمبر اُن کے لیئے ایک جاگتا نمونہ بنا رہے ہیں۔ آپ جس قبلے
پر جم چکے تھے۔ وہ بھی قدرت نے آپ پر نہ ٹھونسا تھا البتہ اُس سے
قدرت کو یہی نمایاں بنانا مطلوب رہا ہے کہ کون سے لوگ کس پیغمبر کے
حقیقی پیرو اور کون اُس سے منحرف تھے۔ دراصل قبلہ بدلنا بجز توفیق
الٰہی کے لوگوں کو اکثر گراں بار ہی رہا ہے

١٤٣-١٤٧ اے پیغمبر! عوام کے شفیق اور مہربان پروردگار نے یہ ١٤٣-١٤٧
آپ کی ایمان داری کو اکارت نہ ہونے دیا ہے۔ کہ جب آسمان کی طرف
آپ کا مُڑھ مُڑھ کر دیکھنا اُس نے دیکھا تو اُس نے بھی آپ کے حسب پسند
طرف کو ہی عوام کے لیئے قبلہ ہونا منظور فرما لیا۔ لہٰذا (عبادت کو) آپ اپنا
رُخ کعبے کی طرف ہی پھیر دیجیئے۔ اور جہاں بھی آپ جائیں گے (عبادت کو)
اپنا منہ کعبے کی طرف ہی پھیرا کریں۔ دھارمک لوگ بھی اپنے آسرے سے یہ

حقیقت جانتے ہیں کہ اللہ انسان کے کردار کو نظر انداز نہ فرماتا ہے۔
اگر اصول کے ان دعویداروں کے پاس آپ تمام مظاہر بھی لے آئینگے
لیکن وہ آپ کے قبلے کو پھر بھی تسلیم نہ کریںگے۔ آپ ان دھارمک لوگوں
کے قبلوں کے ماتحت نہیں ہیں اُن کو خود آپسمیں ایکدوسرے کا قبلہ تسلیم کرنے میں تضاد
ہے۔ یہ حقائق سمجھتے ہوئے آپ اُن کی خوشنودی کے لئے ان کا قبلہ تسلیم کرنا آپکے
لئے غلط کاری ہوگی اُن میں سے جو لوگ آپکے قبلے کے حقائق اس طرح جانتے
بھی ہوں جس طرح کہ وہ اپنی اولاد کو پہچانتے ہیں پھر بھی اُن کی جماعت دانستہ
اُن حقائق پر پردہ ہی ڈالتی رہے گی۔ لہٰذا پروردگار کی فراہم فرمائی اس حقیقت کے
بارے میں اب آپ کو کسی تذبذب میں پڑنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں ہے۔

۱۹ ب — اسے کے مجاہدو! خوبیوں میں سبقت لے جانے — ۱۴۷ ۔ ۱۵۱ — ب ۱۹
کی خاطر ہر ایک شخص کو کسی جانب متوجہ ہونا ہی پڑتا ہے۔ تم جہاں بھی
ہوں گے انشاءاللہ تم سب کو سمیٹ لے گا۔ کیونکہ تمام قدرت کا سرچشمہ
اللہ ہی ہے لہٰذا تم جدھر بھی رہو گے اور جہاں بھی جاؤ گے (عبادت کو)
اپنا مُنہ کعبے کی طرف ہی پھیر اکرو۔ یہ ذمہ داری تمہیں پروردگار
کی طرف سے وہ تمہارے کردار کو کبھی نظر انداز نہ ہونے دے گا لہٰذا
تم جدھر بھی جاؤ گے (عبادت کو) اپنا مُنہ کعبے کی طرف کیا کرو
اور جدھر کہیں رہو گے اپنی توجہ کعبے کی طرف رکھا کرو

تاکہ ماسوائے غلط کاریوں کے عوام میں سے کسی کو بھی تمہاری نسبت کوئی غلط
فہمی باقی نہ رہنے پائے۔ غلط کاروں کی پرواہ نہ کرو۔ بلکہ اللہ کے فرمانبردار
بن کر اللہ کے فراہم فرمائے اپنے رسول کی طرح خدائی رہبری اور انعامات
حاصل کیا کرو۔ اُس نے تمہیں پاک و پاکیزہ بنانے کی خاطر قدرت کے
اصول سمجھا کر علم و دانش سے تمہیں روشناس کیا ہے اور ناقابل فہم
حقائق [illegible] کی تائید سے تمہیں قدرت نے اپنی تائید
[illegible] اور [illegible] بجا کرو اللہ کی شکر گزاری کرنے
[illegible]

جب [illegible] اپنی مدد ۱۵۲ / ۱۵۷
[illegible] اللہ [illegible] راہ حق میں مرنے والے
[illegible] نہیں ہوتے بلکہ [illegible] لیتے
[illegible] قدرت [illegible] میں
[illegible] نے
[illegible] نے
[illegible] استقبال کرتے ہیں کر
[illegible] اللہ [illegible]
[illegible]

ایسے لوگ اپنے پروردگار سے اعمال الہٰی اور رحمت خداوندی کے مستحق قرار پاکر نجات حاصل کرتے ہیں۔

158-162 سنگلاخ اور کنکریلی پہاڑیاں بھی اللہ کے مظاہر ہیں۔

لہٰذا جس کو کعبے کی اجتماعی یا انفرادی زیارت کا موقعہ ملے۔ تو اس کے لئے صفا و مروہ کی پہاڑیوں پر بھی گھومنے میں کوئی ہرج نہیں ہے جس کو بہبودی کی لگن ہو۔ اس کی دلجوئی کرنا اللہ خود جانتا ہے البتہ منشور میں حقائق کی وضاحت عوام کو مرحمت فرمانے کے بعد جو ایجادات و انکشاف قدرت فراہم کیا ہے۔ وہ پوشیدہ رکھنے والے لوگوں کو نہ صرف نقادوں کی ملامت کا ہدف بننا پڑے گا۔ بلکہ ایسے لوگوں پر اللہ کی طرف سے بھی لعنت ہی برسے گی مگر جو لوگ ایسے حرکات سے باز رہ کر درست روی اختیار کرکے وضاحت دیا کریں۔ تو قدرت اُن کی تلافی فرماتی رہے گی۔ کیوں کہ قدرت مہربانیاں بحال فرماتی ہے مگر جو لوگ مرتے دم تک روگردانی سے باز نہ آجائیں۔ اللہ، کارسازان قدرت۔ اور عوام سب اُن پر ایسی دائمی لعنت کی سختیاں برسائیں گے۔ جس میں انہیں کوئی تخفیف دکھنی کبھی بھی نصیب نہ ہوگی۔ آخر تم سب کا خدا ایک ہے اور

بجز اس کے اور کوئی خدا نہیں ہے۔ اور وہ مددگار اور مہربان ہے۔
ب ۲۱ ۱۶۴-۱۶۷ اونچائیوں اور گہرائیوں کی پیدائش۔ روشنیوں اور تاریکیوں ۱۶۴، ۱۶۷ ۲۱ ب
کا تعاقب۔ سمندر میں چلنے والے بیڑوں سے عوامی مفاد کا حصول۔
بلندیوں سے پانی کے قدرتی وسائل سے اجڑی اراضی کو احیار نو دے
کر اس میں (مفید) جانوروں کا پھیلاؤ۔ آندھیوں کے گھماؤ اور
آسمان اور زمین کے مابین تسخیر گشش وغیرہ دانشور اقوام کیلئے
اللہ کے مظاہر ہیں مگر غلط کار لوگ جن دیوتاؤں کے ساتھ ایسی
عقیدت وابستہ بنائے ہوئے ہیں۔ جیسی عقیدت مومنوں کو اللہ
کے ساتھ ہوتی ہے۔ اگر ان لوگوں کو ان دیوتاؤں کی محرومی دیکھنے
کا موقعہ ملا ہوتا تو انہوں نے بھانپ لیا ہوتا کہ اللہ کے پاس کیسی
(بے پناہ) قوت موجود ہے۔ اگر وہ دیوتا اس اقتدار سے برطرف
ہوئے ہوتے جس کی طفیل لوگ ان کی پیروی کرتے تو ان کی محرومی
مشتہر ہو جانے پر ان کے پیروؤں نے بھی ان دیوتاؤں کے ساتھ اپنی
وابستگی منقطع کرلی ہوتی اور ان دیوتاؤں نے پھر بھی تمنا کی ہوتی کہ "کاش
ہم پھر یہاں ہو جائیں تاکہ لوگوں کو اپنی مخالفت کا خمیازہ چکھا لیں"۔ ہر چند اس
صورت میں دیوتاؤں کو پریشانی سے چھٹکارا نصیب نہ ہوا ہوتا لیکن ان
دیوتاؤں کے حسرت ناک کردار ...

کو اللہ نے اس طرح ننگا بنالیا ہوتا۔

۱۶۸-۱۷۱ لوگو! دنیا بھر میں جو کچھ موافق قرار دیا گیا ہے۔ تم وہ کھا ۱۷۰-۱۷۱ ۲۲ ب
سکتے ہو۔ مگر شیطانی تقلید سے بچے رہو وہ تمہارے لئے تباہ کن ہوگی
اس سے بُرے اور ناشائستہ امور کا الہامی ہونا ایسا نقش بر سنگ
بن جائے گا۔ کہ پھر اگر لوگوں کو احکام الٰہی کی پیروی کی دعوت دی جائے
تو وہ بر ملا بول اُٹھیں گے۔ کہ خواہ ہمارے اجداد نادان یا گمراہ
ہی کیوں نہ ہوتے ہمارے لئے لکیر کا فقیر رہنا ہی بھلا ہے اور وہ
ناسمجھ اس دین کو بہروں۔ اندھوں اور گونگوں کی طرح (منتر) بڑ
بڑانے میں ماسوائے چیخ اور پکار سننے کے اور کچھ بھی نہ
سمجھیں گے۔

۱۷۲-۱۷۳ امن کے مجاؤ! قدرت نے تمہارے لیے جو رزق ۱۷۲-۱۷۳
فراہم فرمایا ہے۔ تم اُس میں سے موافق غذا کھایا کرو۔ تمہیں جو
اللہ کی فرمان برداری مطلوب ہے۔ تو اللہ کے لئے نعمت پہچاننے
کی قوت کو بیدار کر لو۔ تم کو مردار خوراک کے علاوہ سُؤر کے خون اور
اُس کے گوشت اور غیر الہامی طور مشتہر ہوئے (مُنکرات) کھانے کی
ممانعت ہے۔ ہاں بحالتِ مجبوری اُن کے بھی غیر باغیانہ اور غیر معاندانہ

استعمال میں کوئی گناہ نہیں ہے۔ اللہ تمہارا محافظ اور مہربان
ہے۔

۱۷۴-۱۷۶ جو لوگ اپنے معمولی مفاد حاصل کرنے کے پیش نظر منشور میں ۱۷۴-۱۷۶
مندرج خدائی عطایات دوسروں کو فراہم کرنے میں کنجوسی برتتے
ہیں وہ اپنے لئے نہ صرف پریشانیاں ہی سمٹ رہے ہیں۔ بلکہ اُن کو
قیامت کے دن اللہ کی بے رُخی کا شکار بننا پڑے گا۔ اُن کو بجائے
کسی قسم کی رعایت ملنے کے المناک دُکھ ہی اُٹھانے ہوں گے۔ وہ
بجائے ہدایت کے گمراہی اور بجائے بچاؤ کے پریشانی مول لے کر
اپنے لئے سختیاں تابوبار ہے ہیں کیونکہ اللہ کے منشور میں جو حق
انسان کو عنایت ہوئے ہیں۔ یہ لوگ اُن میں کبھی اختلاف کی خلیج
وسیع بنا رہے ہیں۔

۲۳ ب ۱۷۷-۱۷۸ تمہیں محض مشرق یا مغرب کی طرف مُنہ پھیر لینے سے ۱۷۷-۱۷۸ ۲۳ ب
ہی نجات نہ مل سکیگی۔ بلکہ نجات حاصل کرنے والے اللہ۔ آخرت،
فرشتوں، منشور اور نبیوں پر مکمل یقین رکھتے ہوئے پڑوسیوں، یتیموں،
مسافروں، محتاجوں اور مبتلا لوگوں کی حسب طاقت مدد کرنے کے
علاوہ عمل قائم رکھ کر باہمی امداد دیتے رہنے، قول و قرار پورا کرنے

اور خوف وہراس کا مقابلہ کرتے وقت ضبط سے کام لینے والے
سچّے اور دور اندیش لوگ ہیں۔

۱۷۹-۰ امن کے مجاھدو! قتل کا یکسان بدلہ لینے
کی تمہیں اجازت ہے اگر قتل کسی آزاد نے کیا ہے تو اُس آزاد سے
بدلہ لو، اگر غلام نے کیا ہے تو اُس غلام سے۔ اور۔ اگر عورت
نے کیا ہے تو اس عورت سے ہی بدلہ لو۔ البتہ اگر مقتول کی برادری
قاتل کو کوئی رعایت بخشنے پر آمادہ ہو جائے۔ تو مناسب نظرثانی
کر کے خوش اسلوبی سے خون بہا کی رعائیت دیدو۔ پروردگار کی
یہ رعائیت ایک رحمت ثابت ہو سکتی ہے لیکن اگر اس کے باوجود
بھی کوئی شخص کوئی زیادتی کرے۔ تو اُس کے نتائج المناک ہوں گے
گو انتقام لینا تو انسانی زندگانی کا فطری سرچشمہ ہے مگر اے
فہمیدہ قوم اس بارے میں بھی دور اندیشی سے ہی کام لیا کرو!

۱۸۰-۱۸۲ تم میں سے ہر مرتے آدمی کو اپنے والدین یا تعلق داروں کے
حق میں کسی مناسب رعائیت کی وصیت کرنے کی اجازت ہے اور
دور اندیش لوگوں پر یہ وصیت النفاذ کرانے کی ذمہ داری عاید ہے
اور وصیت کی آگاہی کے باوجود اس سے انحراف کرنے والوں پہ

گرفت ہے۔ لیکن اگر وصیت میں موصی سے کوئی ظلم یا زیادتی ناقابل
برداشت محسوس ہو جائے تو متعلقین کے مابین وصیت میں ترمیم کرنے
والوں پر بھی کوئی پابندی نہیں ہے۔ اللہ بخشنے والا مددگار
ہے۔

ع۲۴ب ۱۸۳-۱۸۵ ع۲۳ب

۱- امن کے مجاھدو! تم بھی دور اندیشی حاصل
۲- کر سکنے کو اپنے اسلاف کی طرح روزوں کا شمار بھی پورا کر سکتے ہو
① مگر تم میں سے بیمار یا مسافر روزوں کا یہ شمار بعد میں پورا
کرنے کو ملتوی کر سکتا ہے۔ اور روزہ داری کی طاقت رکھنے والا
آدمی بھی ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کے لئے ایک راتب
خوراک کفارہ دے سکتا ہے کیونکہ اوروں کی بہبودی چاہنے
۳- میں بھی خود تمہاری بہبودی ہے ۞ اور اگر تم میں سوجھ بوجھ ہو
۴- تو روزہ داری میں بھی تمہارے لئے فایدے ہیں ② چونکہ
انسانیت کی رہنمائی اور رہبری کے واضح ہدایات پر مشتمل حق اور
باطل میں امتیاز سکھانے والا یہ قرآن رمضان کے مہینے میں مرتب
ہوا ہے۔ للہذا تم میں سے جو یہ مہینہ پا سکے وہ اسی ماہ روزے
رکھا کرے۔ بیمار یا مسافر کے لئے روزوں کا شمار بعد میں پورا کر

سکنے کو ملتوی رکھنے میں اللہ کو ان کے لئے کوئی سختی نہیں بلکہ یہ سہولت
فراہم کرنا مطلوب ہے کہ اُن کو بھی (نزولِ قرآن کی) واضح رہنمائی ملنے کے
لئے خدا کی عظمت کا اعتراف اور اُس کا شکریہ ادا کرنے کا یہ مکمل موقعہ
مِل سکے ③

۲-۱۸۶ میرے جو عبادت گزار تم سے میرا پتہ پوچھیں تو کہہ دیجئے کہ "میں اُن کے -۴-
بالکل ساتھ ہوں جب بھی وہ مجھے پکاریں تو میں اُن کی سنتا ہوں اور مان لیتا ۱۸۶-
ہوں لہٰذا انہیں بھی اپنی کامرانی حاصل کر سکنے کو مجھ پر یقین رکھ کر میرا مان
لینا چاہیئے ④

۲-۱۸۷ ازدواجی رغبت پوری کر سکنے کو رات کی روزہ داری سے تمہیں بالکل -۵-
چھوٹ دی جاتی ہے۔ کیونکہ اس بارے میں میاں بیوی باہم ایک دوسرے ۱۸۷-
کی پردہ داری کیا کرتے ہیں اور اللہ بھی تمہاری شہوانی مجبوریوں سے
آگاہ ہے۔ جن کے پورا کر سکنے کو تمہیں یہ رعایت دی جاتی ہے۔ مباشرت
اور ایسے تمام دوسرے فطری تقاضے پورے کر سکنے کے علاوہ کھا پی سکنے
کو بھی رات کی تاریکی کے دھاروں سے صبح کی روشنی کے دھارے بالکل
نمایاں ہوتے دم تک تم روزوں سے بالکل آزاد ہو۔ لہٰذا صبح کی روشنی
نمایاں ہوتے دم سے رات کی تاریکی ظاہر ہونے تک ہی تم روزہ مکمل کر

لیا کرو۔ لیکن عبادت۔ خانوں میں مقیم رہنے کے بدوران مباشرت کرنے کو
از دواجی قربت کبھی اختیار نہ کیا کرو۔ کیونکہ عبادت خانے خدا کے احاطے ہیں
اللہ نے اپنے احکام کی یہ وضاحت اس لئے کی ہے۔ کہ لوگ دور اندیش
بن سکیں ⑤

۱۸۸ آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقوں سے نہ کھایا کرو۔ اور
نہ لوگوں کے حقوق پر بُرے ارادہ سے جان بوجھ کر چھاپہ مارنے کو حاکموں
کے ساتھ ناجائز راہ و رسم بنایا کرو۔

۲۵ع ۱۹۰-۱۸۹ لوگ تم سے مشتہر راستوں کی غرض پوچھتے ہیں۔ کہدیں کہ وہی
زائرین اور دوسرے لوگوں کے لئے (ملک میں) داخل ہونے کے مقرر راستے
ہیں۔ چوری چھپے بستیوں میں داخل ہونے کی کوشش کرنا جائز نہیں ہے بلکہ
جائز راستوں سے ہی بستیوں میں گھسنا محتاط لوگوں کے لئے روا ہے
اور کامیابی پا سکنے کے لئے خدائی احکام کا پابند رہنا ہی اچھا ہے۔ اس
بارے میں اگر درانداز تم سے لڑائی کبھی شروع کریں تم اللہ کا نام لے
کر جس (عیاری) سے ہو سکے اُن سے لڑو۔ اور جہاں وہ داخل ہوئے ہوں تم
وہاں سے اُن کو بدر کرو مگر زیادتی نہ کرو۔ کیونکہ اللہ کو زیادتی کرنے
والے لوگ پسند نہیں ہیں۔

۱۹۱-۱۹۴ چاہے فتنہ انگیزی خون ریزی سے بھی زیادہ ناقابل برداشت ۱۸۱-۱۸۴
ہی ہو۔ مگر پھر بھی جب تک مسجد حرام (جنگ بند علاقہ) میں فتنہ پرداز تم
سے لڑنے کو پہل نہ کریں۔ تم اُن سے لڑائی نہ کرو۔ لیکن جب وہ تم سے
لڑائی شروع کریں۔ تو تم لڑ کر اُن بدکرداروں کو سزا چکھاؤ۔ اور فتنے
کا مکمل قمع کرتے دم تک لڑائی جاری رکھو تاکہ الٰہی نظام قائم رہے۔
البتہ اگر وہ باز آجائیں تو اُن پر مہربان ہو کر معاف کرو۔ کیونکہ اللہ
بھی معاف کرنے والا مہربان ہے۔ اور اُس کے بعد اُن میں سے ظلم
کرنے والوں کے سوا کسی پر دراز دستی روا نہ رکھو۔ اگر تمہارے مخالف
کسی مہینے کے لئے جنگ بند کریں تو تم بھی اُس ماہ جنگ بند رکھو جنگی
پابندیوں پہ یکساں پابند رہو۔ البتہ اس عرصہ میں انفرادی طور جو شخص
تم پر کسی قسم کی زیادتی کرے۔ تم بھی اُس پہ اتنی ہی زیادتی کر سکتے
ہو۔ جتنی کہ اس نے تمہارے ساتھ کی ہو۔ اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ
اللہ دور اندیشوں کا ساتھی ہے۔

۱۹۵-۱۹۶ بیرونِ حرم رہنے والوں کو چاہیے۔ کہ وہ بھی بدامنی کے حالات ۱۸۵-۱۸۶
میں پاسِ الٰہی اہل حرم تک پہنچنے کا راستہ بنالیں۔ اور اپنے تائیدیوں
کا زیادہ دیر بدامنی میں مبتلا رہنا گوارا نہ کریں۔ بلکہ اُن پہ احسان مندی

کو اقدام اُٹھائیں۔ کیونکہ اللہ کو احسان کرنے والے پسند ہیں۔ اُن کو
چاہیے کہ وہ اللہ کے لئے حج یا زیارت کا ہنگامی سفر مکمل کرنے کا ارادہ
کر کے اپنے گھروں سے نکلیں۔ اور اگر انہیں کہیں روکا جائے۔ تو وہ
وہاں سے ہر ممکن پیش کش مقررہ مقام کو بھیج سکنے تک اپنے سر کے
بال نہ سنواریں اور جو بیمار ہو یا جس کے سر میں کوئی تکلیف ہو۔ تو وہ
فاقہ خیرات یا اور کسی عبادت کے ذریعہ اپنی پریشانی کا مظاہرہ
کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اہلِ حرم کی پریشانی دور ہو جائے۔ بیرون
حرم جو شخص زیارت کے اس ہنگامی سفر کے بدوران حج کو پہنچ سکے
تو وہ بھی اپنی ممکن پیش کش خود وہاں پہنچادے اور اگر پیش کش
کرنے کو اُس کے پاس کچھ بھی دردست نہ رہ سکا ہو۔ تو بھی وہ اپنے
سفر کے دس راتب خوراک کے زادِ راہ کی پیش کش کو اس طرح بچا
کر پیش کرے کہ وہ بدورانِ حج تین روز فاقہ رہے اور واپسی
سفر میں سات دن فاقہ کرے۔ اللہ کے لئے دور اندیش بنے
رہو۔ اور خیال رکھو کہ شامت الٰہی ناقابل برداشت بھی ہوا کرتی
ہے۔

۲۶ ب ۱۹۷/۱ حج کے مشہور مہینوں میں جو شخص حج کرنے کی ۱۹۷۔ ۱/

ذمہ داری اپنے سر لے تو بدنی اور ذہنی آوارہ گیوں اور لڑائی جھگڑوں سے باز رہ کر جو خوبیاں وہ کرتا ہے وہ اللہ کے منظورِ نظر رہتی ہیں سفر کا زادِ راہ ہمراہ رکھو مگر احتیاط زادِ راہ سے زیادہ اہم ہے۔

ہوشمندو! اللہ کے لئے محتاط رہو!

۱۹۸-۱۹۹ حج کے دوران روزگار کی خاطر ذاتی مفاد اُٹھانے میں ۱۹۸-۱۹۹
بھی تمہیں کوئی پابندی نہیں ہے لیکن وہ ہدایات جن کا اعلان عرفات میں تمہارے متعلق کیا جائے۔ ہرچند اُس بارے میں تم (اعلان سے قبل) خدبِ مخالف میں ہی کیوں نہ ہوتے لیکن اللہ کے لئے (اپنی مخالفت کا) یہ تذکرہ بھی مشعر الحرام تک ہی محدود رکھو پھر اپنی گفتگو میں اُن ہدایات کی ہی تائید کیا کرو (جن کا اعلان عرفات میں کیا گیا ہو) بلکہ اُس کا اعلان تم بھی اُسی طرح کرنے لگو جس طرح کہ دوسرے لوگ کیا کرتے ہوں۔ اور اللہ سے بخشش مانگو وہ مددگار محافظ ہے۔

۲۰۰-۲۰۲ مراسم حج سے پوری فراغت پاکر تم اُس خدائی پیغام کی ۲۰۰-۲۰۲
تشہیر اپنے بزرگوں کے ارشاد کی طرح بلکہ اس سے بڑھ کر کیا کرو

ہر چند عوام میں سے کچھ لوگ مستقبل کی پرواہ کئے بغیر محض اپنے لئے
دنیا طلبی کے خواہاں ہوا کرتے ہیں۔ مگر کچھ لوگ اپنے پروردگار سے دنیوی
مفاد کے علاوہ مستقبل کی بہبودی اور پریشان حالی کا بھی تدارک
چاہتے ہیں۔ ہر ایک شخص کو اپنے کردار کا خمیازہ ملے گا۔ اللہ کو
حساب چکانے میں دیر نہیں لگتی ہے لہٰذا اس چند روزہ خدائی
پروگرام (حج) میں حصہ لیا کرو۔ اور اس میں دو دن کم یا دو دن
زیادہ لگ جانے کی پرواہ نہ کیا کرو۔ مگر اللہ کے لئے محتاط بنو اور
آگاہ رہو۔ کہ تم اللہ کے ہی پاس ہانکے جا رہے ہو۔

۲۰۴-۲۰۷ جو شخص اپنے من گھڑت تصورات کو الہامی رنگ دے کر ۲۰۴-۲۰۷
اپنی گفتگو سے دوسروں کو دنیا کی زندگی کشمکش و پیچ میں مبتلا بنا
رکھتا ہے۔ وہ اکثر باز جھگڑالو ہوتا ہے۔ اور اگر ایسا آدمی کہیں
اقتدار پاتا ہے۔ تو وہ ملک میں فساد بپا کر کے دوسروں کی نسل اور
علاقے کو ہتھیا لیتا ہے۔ حالانکہ اللہ کو کبھی فساد پسند نہیں ہے اگر
ایسے آدمی کو کبھی خوفِ خدا یاد بھی دلایا جائے۔ تو وہ اپنی ناگفتہ بہ
حرکات کو اپنے لئے عزت کا سوال بنا لیتا ہے در اصل اس طرح وہ
اپنے لئے زوال کا بُرا ٹھکانا خود بنا رہا ہے۔ کوئی آدمی ایسا بھی ہوتا

ہے جو اپنی خواہش خدا کی رضامندی کے تابع بنا لیتا ہے اور
اللہ کو ایسے ہی فرمانبرداروں کی شفقت ہے۔

۲۰۸-۲۱۲ امن کے مجاہدو! اللہ غالب حکمت دان ہے
لہٰذا تم ہر پہلو سے اسلام میں داخل ہو جاؤ۔ اور شیطان کے
نقش قدم پہ نہ بھٹکو۔ وہ تمہارا عیاں دشمن ہے۔ یہ ہدایات
ملنے کے بعد اب تم پھر کہیں نہ ڈگمگاؤ تمام معاملات آخر کار
اللہ ہی کے حضور میں پیش ہونے والے ہیں۔ لہٰذا جو لوگ
اپنی ذمہ داریاں نبھانے میں اللہ اور فرشتوں کو بادل کے سایوں
کی طرح اپنے پاس اُتر آنے کے منتظر رہتے ہیں۔ انہیں بنی اسرائیل
سے پوچھ لینا چاہیے کہ قدرت سے یہ واضح اصول ملنے کے
بعد اس انعام الٰہی میں تغیر و تبدل کرنے سے انہیں اللہ کی کیسی
سخت سزا میں مبتلا ہونا پڑتا تھا۔ بدکردار لوگ محض اپنی دنیوی
زندگی کی زیب و زینت میں مبتلا ہو کر جو ایمان دار اور دوراندیش
لوگوں کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں وہ قیامت کے روز ان کے مقابلے
میں عالی مقام ہوں گے رہا دنیا کا رزق جو چاہے اللہ اس کو
بے حساب رزق دے سکتا ہے۔

انسانوں کو واحد طبقہ بنانے کی غرض سے اللہ انسان میں حوصلہ ۲۱۳-۲۱۴
افزائی اور عافیت اندیشی پیدا کرنے والے پیغمبروں کے ذریعہ
حقوق نامے فراہم فرماتا آیا ہے۔ تاکہ انسان اُن کے مطابق باہمی اختلاف
طے کراتے رہیں۔ اور یہ واضح دلائل پانے کے بعد سرکش لوگوں کے
سوا، جب اور کسی کو کوئی اختلاف باقی نہ رہتا ہے۔ تو اللہ اپنے
حسب منشا ان حقوق ناموں سے ایمان داروں کی رہنمائی فرماتا ہے۔
جن کی مخالفت وہ سرکش کرتے ہیں کیونکہ جو چاہے اللہ اس کو درست
راستہ منکشف فرماتا ہے۔ یہ سرکش لوگ آرام میں جاگزین رہنے
کی غلط گمانی میں مبتلا ہوتے ہیں۔ انہیں یہ گمان ہی نہ رہتا ہے۔ کہ
انھیں اپنے اسلاف کی طرح پھر ناداری، بیماری اور دیگر انقلابوں
کے ساتھ پالا پڑے گا۔ جن سے مایوس ہو کر اُن کے اسلاف اپنے
وقت کے پیغمبروں اور ایمان دار لوگوں سے اُس خدائی امداد
کی نسبت پوچھ پاچھ کرتے رہے تھے۔ حالانکہ امداد خداوندی ہمیشہ
بالکل قریب رہا کرتی ہے

کوئی پوچھے کہ دولت کیونکر خرچ کریں کہدیں کہ "والدین ۲۱۵
پڑوسیوں، بے کسوں، پسماندوں اور مسافروں کی بہبودی پر خرچ

کر کے تم جو بھی خوبی کرو کہ اللہ اس سے باخبر رہتا ہے"!

۲۱۶ "تمہارے لئے جنگ روا رکھنا گو تمہیں اچھا نہ لگتا ہے ۔مگر
اللہ ہی جانتا ہے اور تم نہیں جانتے کہ جو کچھ تمہیں ناگوار گزرتا ہے کبھی تمہارے
لئے وہ مفید اور جو کچھ تمہیں اپنے لئے مفید نظر آتا ہے کبھی تمہارے
لئے وہ مضر ثابت ہوتا ہے"!

۲۱۷-۲۱۸ جنگ بندی میعاد میں لڑائی چھیڑنے کو اگر تم سے پوچھا جائے تو کہدیں
کہ اس میں نہ صرف جنگ چھیڑنا شدید گناہ ہے ۔بلکہ آمدورفت کے خدائی
راستوں کا مسدود یا مخدوش بنانا یا جنگ بند علاقہ (حرم) سے
بکینوں کو بدر کرنا بھی اللہ کے پاس بڑی برائیاں ہیں کیونکہ فساد بھڑکانا
خون ریزی سے بھی زیادہ برا ہے خواہ تمہارے مخالفوں میں اگر سکت
ہوتی کہ وہ تب تک تمہارے ساتھ لڑائی بند نہ کرتے جب تک نہ وہ تمہارا
نظام درہم برہم ہی کر دیتے سپھر بھی تم میں سے جو شخص (جنگ بندی کے)
اصول سے منحرف ہو کر (لڑتے لڑتے) ہلاک بھی ہو جائے ۔ وہ بدکردار
اپنے کردار سے موجودہ دنیا اور مستقبل کی زندگانی خود رائیگاں بنا
دیتا ہے ایسے لوگ تمہارے دائمی پریشان کن ساتھی ہیں ۔اور امن کے
مجاہد جو گھر بار چھوڑ کر اللہ کے لئے جہاد کرتے ہیں ان کو اللہ کی

رحمت پر بھروسہ ہوتا ہے۔ اور اللہ یقیناً ان کے لئے مددگار محافظ
ہے۔
۲۱۹ منشیات یا قمار بازی کی نسبت جو تم سے پوچھیں تو کہہ دیں کہ ان ۲۱۹۔
میں عوام کے لئے کافی نقصان اور مفاد ہیں۔ مگر ان کا نقصان ہمیشہ
مفاد سے بڑھ کر ہے۔
۲۱۹ تم سے جو پوچھا جائے کہ کتنی دولت مصرف میں لائی جائے کہہ دیں ۲۱۹۔
کہ جو بھی تمہارے پاس فالتو ہے۔ سب مصرف میں لے آو اس طرح
اللہ موجودہ اور مستقبل کی زندگی کے مظاہر تم پہ واضح فرما کہ تم فہم و فراست
سے کام لے سکو گے۔
۲۲۰ تم سے پسماندگان کی نسبت جو پوچھا جائے تو کہہ دیں کہ ان کا سدھار ۲۲۰۔
کرنا افضل ہے۔ وہ تمہارے بھائی ہیں۔ ان کو اپنے برابر بنالو۔ ان کے بارے
میں غالب اور حکمت دان پروردگار تم پر کڑی پابندیاں عائد کرنا چاہتا
ہے۔ اللہ ان کی اصلاح اور ان کی مخالفت کرنے والوں سے بخوبی
واقف رہتا ہے۔
۲۲۱ تمہارے لئے جاذب نظری کے باوجود تم میں سے کوئی بھی مومن ۲۲۱۔
مرد کسی توہم پرست عورت کے ساتھ یا کوئی مومن عورت کسی توہم پرست

مرد کے ساتھ تب تک شادی نہ کرے جب تک کہ وہ بھی ایمان داری کو
نہ اپنا لے۔ توہم پرست سے مومن بہتر ہے۔ کیونکہ توہم پرستی پریشانیوں
کو دعوت دیا کرتی ہے جبکہ اللہ انسان کے لئے اپنی عنایت سے آرام
اور بچاؤ وافر بنا کر لوگوں کے مفاد کی خاطر اپنے مظاہر عیاں بنانا
چاہتا ہے۔

عورتوں کی ماہواری کے بارے میں جو پوچھیں تو کہہ دیں کہ "ماہواری ۲۲۲-۲۲۴ ب ۲۹
گندگی ہے۔ اس دوران عورتوں کے ساتھ مباشرت کرنے سے کنارہ کش
رہو۔ ماہواری سے پاکیزگی پانے تک عورتوں کے ساتھ شہوانی قربت
نہ کرو۔ اللہ باز رہنے والے پاک باز لوگوں کو پسند کرتا ہے۔ جب بیویاں
ماہواری سے فراغت پایا کریں تو اُن کے خاوند فطری تقاضوں کے مطابق
اُن کے ساتھ قربت اختیار کیا کریں۔ کیونکہ بیویاں خاوندوں کی کھیتیاں ہیں
جب چاہیں وہ اپنی کھیتی پر جا سکتے ہیں۔ اور اپنی ذاتی خواہشات کے اقدام
لے سکتے ہیں مگر انسان کو اللہ کے لئے دور اندیش بن کے رہنا چاہیے
اور جان لینا چاہیے کہ اُس کو اللہ کے پاس پہنچنا ہے اور فرض شناس
لوگ ہی آفرین کے مستحق ہوا کرتے ہیں۔

آپسی صلح جوئی کی راہ میں خدا کی قسم کھانے کو حائل نہ بنانا چاہیے۔ ۲۲۵-۲۲۶

ایسے بے ہودہ قسموں پہ کوئی خدائی گرفت نہ ہوا کرتی ہے۔ باز پرس دراصل سنجیدگی سے کھائی قسموں پر ہی ہوا کرتی ہے۔ اللہ متحمّل محافظ ہے۔ لہٰذا ایسی بیویاں اپنے خاوندوں کا جنہوں نے اُن کے ساتھ قطعِ تعلق کیا ہو چار ماہ تک انتظار کریں۔ ہو سکتا ہے کہ خاوند اُن کی طرف پھر رجوع کر کے اللہ سے معافی اور مدد چاہیں اور اگر خاوند بدستور جدائی پر ہی اڑے رہیں تو وہ بھی اللہ سنتا اور سمجھتا ہے گا۔

۲۲۸-۰ وہ بیویاں جن کو خاوند طلاق دیدیں اُن کو تین بار کی ماہواری سے فراغت پانے کی عدت تک بھی طلاق دینے والے خاوندوں کا ہی پھر انتظار کرنا چاہیے۔ اور ایسی جو بھی بیوی تائیدِ الٰہی سے حاملہ ہوئی ہو۔ اُس کو اللہ اور آنے والے روشن دور پر یقین رکھتے ہوئے اپنے حاملہ ہونے کا بھی بلا تامّل اظہار کر لینا چاہیے۔ گو خاوندوں اور بیویوں کے درمیان تمام مناسب حقوق یکساں ہیں مگر یہ خاص رعایت خاوندوں کو بخشنے میں اللہ کی غالب حکمت کارفرما ہے۔ کہ طلاق زدہ بیویوں کو ازدواجی تعلقات پھر بحال بنانے میں طلاق دینے والے خاوندوں کا میعادِ عدت میں فائق حق تسلیم کر لینا چاہیے۔

۲۳۱-۲۲۹ طلاق کے صرف دو ہی موقعے مِل سکیں گے۔ دوسری بار کی

طلاق کے بعد خاوند کو پھر پاتو وہ بیوی دائمی طور پر باقی پڑے گی ورنہ ہر خوش اسلوبی کے ساتھ ہمیشہ کے لئے اس بیوی سے جدائی اختیار کرنی پڑے گی کیونکہ تیسری بار طلاق دینے کے بعد طلاق والے خاوند کے لئے مطلقہ بیوی پھر حلال نہ ہو سکتی ہے۔ البتہ اگر اس عورت نے ازاں بعد اور کسی مرد کے ساتھ نکاح کر لیا ہو اور پھر اس نئے خاوند نے بھی اس عورت کو طلاق دیدی ہو۔ تو اگر پہلے خاوند اور اس عورت کو یہ جانچ آگئی ہو کہ اب وہ دونوں خدائی پابندیوں پر قائم رہ سکیں گے تو ان کے لئے بھی باہم پھر شادی کرنے میں کوئی مضائقہ نہ ہوگا۔ خدائی پابندیوں کی یہ وضاحت فہمیدہ قوم کے لئے ہے مگر خاوندوں نے جو کچھ بیویوں کو کبھی عطا کیا ہو۔ وہ پھر کبھی بیویوں سے واپس لینا خاوندوں کے لئے روا نہیں ہے۔ البتہ اگر میاں بیوی کیلئے خدائی پابندیوں کا نبھاؤ مخدوش بن جانے اور تعلقات برقرار رکھنے میں خدائی بندشوں پر قائم نہ رہنے کا اگر بیوی کو ہی اندیشہ لاحق ہو جائے تو معاوضہ دے کر خاوند سے خلع حاصل کرنے میں بیوی کے لئے بھی کوئی پابندی نہیں ہے خدائی بندشوں سے تجاوز نہ کیا کرو۔ کیونکہ خدائی پابندیوں سے تجاوز کرنے والے لوگ غلط کار ہی ہوا کرتے ہیں۔

۲۳۲۔۔ عورتیں جن کو تم نے طلاق دی ہو - جب ان کی عدت پوری
ہونے کے قریب آجائے تو اُن کو یا تو موزون طریقے پہ بسہر بساد۔ ورنہ
اُن کو مناسب طور پر رخصت کر دو مگر اُن کو اُن کی مرضی کے خلاف رُکانے
کی کوشش مت کیا کرو کیونکہ ایسا کرکے تم خود اپنا ہی نقصان کرو گے۔
تم اظہار الٰہی کو تمسخر کے طور نہیں بلکہ خدائی تحفے کے طور یاد رکھو کہ
اصول اور حکمت کے نزول سے اللہ کو تمہاری سبق آموزی مطلوب
ہے اللہ کے لئے دور اندیش بنو اور خوب جان لو کہ اللہ ہر بات
سے آگاہ رہتا ہے۔

۲۳۳۔۔ وہ شوہر جن کو روشن مستقبل پر یقین ہے اُن کو اپنی شائستگی
اور پاکیزہ بن برقرار رکھنے کے لئے نصیحت کی جاتی ہے۔ کہ عدت
مکمل کر کے اپنی رضامندی سے جدید شوہروں کے ہمراہ نکاح کرنے
ہیں وہ طلاق زدہ بیویوں کے ساتھ خلل اندازی نہ کیا کریں۔ اور اگر
شیر خوار بچے کو پوری میعاد تک اُس کی (طلاق یافتہ) ماں سے
دودھ پلوانا مطلوب ہو تو ایسی ماؤں کو بچوں کی دوسری سالگرہ مکمل
ہونے تک دودھ پلانا چاہیئے اور شیر خوار بچے کے باپ کو دودھ
پلواتی ماں کا کچھ مناسب خوراک اور پوشاک دینا چاہیئے مگر شیر خوار

بچے کو اُس کی ماں یا باپ یا اُن کے اور کسی قائم مقام پر وبال نہ بنانا چاہیئے اور نہ اُس کا بوجھ کسی پر اُس کی وسعت سے زیادہ ڈالنا چاہیئے شیر خوار بچے کو دُودھ چھڑوانے یا دُودھ پلوانے کا اور کوئی بندوبست کرنے پر فریقین سے مشورہ کر کے کسی بات پر رضامند ہونے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے مگر تسلیم کی ہوئی ذمہ داری کا نبھاؤ ضروری ہے۔ اللہ کے لئے دور اندیش بنے رہو۔ جو کچھ بھی تم کرتے رہو گے اللہ کی نظر سے کبھی وہ چھپا نہ سکے گا۔

۲۳۴ ۔ ۲۳۵ تم میں سے جو لوگ مر جائیں اور اُن کی بیویاں زندہ ہوں تو ایسی بیویوں کو چار مہینے اور دس دن اپنا آپ قابو میں رکھنا چاہیئے اس عدت کی تکمیل کے بعد انہیں اپنی ذات کے متعلق نکاح کے مناسب اقدام لینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اللہ ہر ایک کے کردار سے آگاہ ہے۔ بیوہ عورتوں کو عدت کے عرصے میں منگنی کا پیغام دینے یا ایسے ارادے کا کنایہ کرنے میں بھی کوئی مضائقہ تو نہیں ہے۔ اللہ سب کچھ جانتا ہے لہٰذا کسی بیوہ کا تذکرہ جب تمہارے پاس اُٹھا کرے تو اُس کا نکاح باندھنے کا اس وقت تک فیصلہ نہ لو۔ جب تک کہ اُس کی آئینی عدت ختم نہ ہوئی ہو آگاہ رہو

کہ اللہ تمہارے دروں و بیروں سے آگاہ ہے اُس سے ڈرو اور جان لو
کہ اللہ اُ متحمل محافظ ہے۔

۳۲ب ۲۳۶،۲۳۷ بیویاں جن کو خاوندوں نے ابھی چھوا بھی نہ ہو اور نہ ان کا مہر ۳۲ب
ہی اپنے ذمہ لیا ہو۔ ان کو طلاق دینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ مگر
طلاق دینے والے ایسے خاوندوں کی فارغ البالی یا اُن کی تنگ دستی
کے حسب مقدور ایسی بیویوں کو بھی کچھ مناسب معاوضہ دلانا نیک
آدمیوں کا کام ہے۔ لیکن اُن بیویوں جن کو خاوندوں نے ابھی چھوا
نہ ہو مگر ان کے مہر ادا کرنا خاوندوں نے اپنے ذمہ لیا ہو۔ تو طلاق دینے
کی صورت میں ان کو نصف مہر دینا خاوندوں پر لازم ہے۔ اس میں
بیویاں کچھ رعایت بھی کر سکتی ہیں یا خاوند (جن کے ہاتھ نکاح کی بندھن
ہو) اس پر کچھ بخشائش بھی دے سکتے ہیں۔ آپسی بخششیں دور اندیشی
کے لگ بھگ ہوا کرتی ہیں لہٰذا آپس میں نیک سلوک کرنا نہ بھولو۔ اللہ
تمہارے کردار پر نگراں ہے۔ اعمال کے محافظ بنے رہو خاص کر جب کہ
ابھی عمل عبوری مرحلے پر ہی ہو۔ خدا لا ہمہ تن متوجہ رہو اور احتمال کی
صورت میں خود اپنے پیروں پر اُٹھو یا دوسروں کا سہارا لے کر آگے
بڑھو۔ اور اطمینان بہم ہونے پر خدا کا نام لے کر اُس آگاہی سے کام لو جس سے

تم تب تک آگاہ نہ تھے۔

۲۴۰-۲۴۲ بیوہ عورتیں جن کے حق میں ان کے متوفی خاوندوں نے اُن کے گھر ٹھہرنے کی مدت تک کسی مخصوص رعایت کی وصیت کی ہو اگر وہ خود ترک سکونت کر کے اپنے بارے میں آپ جو مناسب سمجھیں کریں۔ تو تم پر وصیت کی گرفت نہ رہے گی۔ اللہ غالب حکمت دان ہے۔ اسی طرح طلاق زدہ بیویوں کے مخصوص مراعات کی پابندی بھی محتاط لوگوں پر عائد ہے۔ اللہ نے تمہاری سوجھ بوجھ اُبھارنے کو اپنے یہ منظاہر تم پہ واضح فرمائے ہیں۔

۲۴۳-۲۴۵ کیا تم نے اُن لوگوں پر غور کیا ہے جو اپنے گھروں سے ہزاروں کی تعداد میں نکلے تھے مگر چونکہ وہ مرنے سے ڈرتے تھے لہٰذا اللہ نے اُن کے لئے موت کو ہی مقدر فرمایا اور اُن کے بعد اُن کی قوم کو زندگی ملی۔ دراصل اللہ لوگوں کی فضیلت کا خواہاں ہے لیکن اکثر لوگ انعامِ الٰہی پانے سے قاصر رہتے ہیں۔ لہٰذا تم یہ جان کر راہِ حق میں مقابلہ کیا کرو۔ کہ یقیناً اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔ اللہ کو جو کوئی جتنا بہتر قرضہ دے گا اللہ سے اُس کو اس سے کئی گنا بہتر معاوضہ ملے گا۔ اللہ کے پاس ہم سب کو پلٹ کر جانا ہے۔ اور

۳۲ ۲۴۳-۲۴۵

اُس کو اُتار و چڑھاؤ کرنا آتا ہے۔

۲۴۶-۲۴۸ کیا تم نے غور کیا ہے کہ موسیٰ کے زمانے کے بعد راہ حق میں جنگ
لڑ سکنے کے لئے خدائی خلافت کے حق وارثوں نے اپنے رہنما سے جب
ایک سپہ سالار نامزد فرمانے کا مطالبہ کیا تھا اور اُس رہنما کے یہ
پوچھنے پر کہ "پھر کہیں ایسا نہ ہونے پائے کہ تم کو جنگ کرنے کا حکم دیا جائے
اور تم جنگ کرنے سے گریز کرو گے" انہوں نے اپنے رہنما کو یقین
دلایا کہ "ہم راہ خدا میں کیوں نہ لڑیں گے جب کہ ہمیں اپنے گھروں سے بدر
اور اپنے بچوں سے جدا کیا گیا ہے؟" لیکن پھر جب اُن کو جنگ کرنے
کی اجازت دی گئی تو ماسوائے چند لوگوں کے وہ سب مُنہ موڑ گئے
اللہ ایسے غلط کاروں کو خوب جانتا ہے چنانچہ جب اُن کے رہنما
نے اُن سے کہہ دیا کہ "اللہ نے تم ہی سے طالوت کو سپہ سالار
بننے کی صلاحیت بخشی ہے" تو انہوں نے اعتراض کیا کہ "طالوت
کی بہ نسبت ہم سپہ سالار بننے کے زیادہ مستحق ہیں کیونکہ طالوت
سرمایہ دار نہیں ہے" اُن کے رہنما نے اُن کو جواب دیا کہ "تم میں سے
طالوت کو اللہ نے دماغی اور جسمانی اہلیت بخش کر تم پر فضیلت
عطا فرمائی ہے اور یہ اثاثہ اللہ کی دین ہے اللہ ہی وسعت بخشنے

۲۲۹-۲۵۲

والا جانکا ہے"۔ اُن کے رہنما نے یہ بھی کہہ دیا کہ" طالوت کے سپہ سالار بننے کی طفیل سے تمہیں سکون بھرا وہ صندوق بھی پھر مل سکے گا جسکو موسیٰ اور ہارون گھے قبیلوں کے تبرکات لے کر فرشتے تھامے ہوئے ہیں۔ اگر تمہیں یقین ہو گیا یہ تمہارے لئے ایک بڑی نشانی نہ ہوگی"؟

آخر کار جب طالوت لشکر لے کر نکلا اس نے اعلان کیا کہ" میرے ساتھیو! تمہارے لئے خدائی امتحان اب نہر پر ہوگا۔ تم میں سے جو کوئی اس نہر میں سے پانی نہ پئے گا یا صرف ایک ہاتھ سے پانی کا چلو چکھے گا وہی میرا ساتھی بنے گا"۔ لیکن ماسوائے ایک قلیل گروہ کے ان سب نے نہر میں خوب پانی پی لیا۔ نہر پار کرنے کے بعد طالوت کا اعتماد حاصل کرنے والوں نے بھی یہ اظہار کیا کہ" ہم میں بھی دشمن کی لشکر کا مقابلہ کر سکنے کی سکت موجود نہیں ہے"۔ مگر ہم لوگ یہ سمجھ چکے ہیں کہ آخر ہمیں اللہ کے پاس جانا ہی ہے اور اُس کی مشیت سے بسا اوقات تھوڑی سی جماعت بھی بڑی جماعت پر غلبہ پا سکتی ہے کیونکہ اللہ ضبط رکھنے والوں کا حامی ہے، چنانچہ جب وہ جالوت اور اُس کی فوج کے مقابلے میں آنکلے اور انہوں نے اپنے پروردگار سے استقلال کی فراوانی اور غیر متزلزل اقدام سے دشمنوں پر فتحیابی

طلب کی ۔ چنانچہ مشیتِ الٰہی سے انہوں نے نہ صرف دشمن کو مار بھگایا
بلکہ داؤد نے جالوت کو قتل کرنے کے بعد اللہ سے حکومت اور حوصلہ
مندی حاصل کر کے پھر جو چاہا سیکھ لیا ۔ اللہ اس طرح بعض لوگوں کے
ذریعے دوسرے لوگوں کو اگر نہ ہٹواتا رہتا تو دنیا پر خرابیاں ہی جمی
رہتیں مگر اللہ ساری مخلوق کو بڑھاوا دینا چاہتا ہے تمہیں حقائق
کی روشنی میں اللہ کے مظاہر کی یہ فہمائش اس لئے کی جاتی ہے ۔
کیونکہ اصل میں تم بھی ایک پیامی ہو ۔ مگر پیامیوں میں قدرت سے ایسی
فوقیت ملتی ہی ہے ۔ کہ ان میں سے کئی ایک اللہ سے ہم کلام بھی ہو سکے ہیں
اور کئی دوسرے پیامی امتیازی مدراج حاصل کر سکے ہیں ۔ چنانچہ
مریم کے بیٹے عیسٰی کو قدرت نے معجزے عطا فرمائے اور اس کو پاک
روح کی تائید سے ممتاز فرمایا ۔ اللہ لوگوں کی باہمی کشت و خون نہ چاہتا
ہے ۔ لیکن انکشافات بہم ہونے کے بعد بھی وہ آپس میں اختلافات
پر ادھار کھائے ہوئے ہیں ہر چند ان میں کچھ لوگ امن پسند بھی بنتے ہیں
مگر کچھ لوگ اپنی مخالفت پہاڑ جاتے ہیں ۔ حالانکہ اللہ چاہتا ہے کہ
لوگوں میں تصادم باقی نہ رہنے پائے ۔ آخر کار اللہ کا ہی منصوبہ بھل
اُگر رہے گا ۔

تیسرا پارہ

۲۵۴-۲۵۵ امن پسند و انا سمجھ لوگ غلط کار رہا کرتے ہیں لہٰذا تاوقتیکہ وہ دَور آ پہنچے جس میں کسی بھی شخص کو کسی لین دین مہربانی یا سفارش کی ضرورت ہی باقی نہ رہے گی تم اپنے دستیاب وسائل رزق کو مصرف میں لاتے رہو۔ اللہ کے بغیر اور کوئی معبود نہیں ہے۔ اللہ زندہ اور حاوی ہے اللہ پر کوئی لغزش یا غفلت غالب نہ آ سکتی ہے بلندیوں اور پستیوں میں جو کچھ بھی ہے سب اللہ ہی کا ہے۔ اللہ کی جانب کے برعکس کوئی بھی شخص اللہ کا تعاون حاصل نہ کر سکتا ہے۔ وہ ہر انسان کے دردست اور امکانی ماحصل سے آگاہ ہے مگر جب تک انسان نہ چاہے وہ اللہ کے علم میں سے کوئی بھی چیز دریافت نہ کر سکے گا۔ اُس کا اقتدار زمین اور آسمانوں پر حاوی ہے اور ان کا تحفظ بلند اور عظمت والے اللہ کے لئے کچھ گراں نہیں ہے۔

۲۵۶-۲۵۷ دین میں کوئی بھی جبر روا نہیں ہے کیونکہ حق اور باطل کی نمایاں وضاحت کے بعد جو شخص باطل کو لات مار کر سُننے اور جاننے والے اللہ کا اعتقاد رکھے گا وہ ایک باوثوق اور اٹوٹ کڑے کی گرفت سے اپنے آپ کو تھام سکے گا کیونکہ اللہ کو سرپرست ماننے والے تاریکی سے بچا کر روشنی میں آ پہنچے ہیں۔ مگر ہٹ دھرم لوگ باطل کی گمراہی میں

اپنے آپ کو روشنی سے تاریکی کی طرف دھکیل کر باہمدیگر روزافزوں
پریشان کن ساتھی بن جاتے ہیں

۳۶ ۲۵۸ کیا تم نے اس شخص کی تمثیل پر غور نہ کیا جس کو خدا نے حکومت ۲۵۸۔
عطا کی تھی مگر جب وہ حکمران ابراہیم کے ساتھ پروردگار کی نسبت
بحث کرنے لگا تو ابراہیم نے اُس کو کہا کہ میرا پروردگار زندگی اور موت
دیتا ہے تو اس حکمران نے جواب دیا میں بھی جو چاہوں کسی کو قتل کر سکتا
ہوں اور کسی کی جان بخشی بھی کر سکتا ہوں لیکن جب ابراہیم نے اُس
کو کہا کہ اللہ سورج کا طلوع مشرق اور غروب مغرب میں کرتا
ہے۔ تو پھر تم برعکس اس کے کر دکھاو۔ اس پر وہ منکر حکمران
مبہوت ہو گیا کیونکہ غلط کاروں کو اللہ کی رہنمائی بہم نہ ہوا کرتی
ہے۔

۲۵۹ کیا تو نے اُس شخص کی تمثیل پر بھی غور نہ کیا ہے جس کا گزر ایک ۲۵۹۔
اُجڑی ہوئی بستی پر ہوا تھا اور اُس نے کہا تھا کہ بھلا اس ویرانی
کے بعد اللہ یہ بستی کیونکر پھر آباد کر سکے گا۔ تو اللہ نے سو سال
موت جیسی نیند سلا کر اُس کو اس طرح پھر اٹھایا کہ اُس کو محسوس
رہا کہ وہ دن بھر بھی نہ سویا ہو گا چنانچہ جب اُس کو معلوم ہو گیا

کہ وہ سو سال سویا تھا اور اُس نے اپنے کھانے پینے کے سامان اور اپنے گدھے کو دیکھ کر یہ حقیقت خود بھی بھانپ لی اور وہ لوگوں کے لئے ایک تمثیل بن گیا تو اُس کو کہا گیا کہ "تم ہڈیوں کا مطالعہ کرلو کہ وہ کیونکر ابھرتی ہیں اور اُن پر کیسے گوشت مونڈھا جاتا ہے اُس پر جب یہ حقیقت مُنکشف ہوگئی تو وہ بول اُٹھا کہ "میں اب سمجھ گیا کہ اللہ کو سب کچھ کر سکنے کی قدرت ہے"۔

۲۶۰۔ کیا تم نے اس تمثیل پر بھی غور نہ کیا ہے کہ جب ابراہیم نے کہا تھا کہ "پروردگار! مجھے بھی دکھاؤ کہ مُردوں کو کیونکر زندہ کیا جاتا ہے"۔ ابراہیم سے جب پوچھا گیا تھا کہ کیا تمہیں اس کا یقین نہیں ہے؟ تو اس نے اقرار کرتے ہوئے کہا تھا کہ "ہاں مگر میں آنکھوں سے دیکھ کر دل کی تسلی کرنا چاہتا ہوں"۔ تو ابراہیم سے پوچھا گیا کہ "جب تم چار پرندوں کو پالتو بنا کر اُن کو اپنے ساتھ اس قدر مانوس بنا سکتے ہو کہ اگر اُنہیں الگ الگ پہاڑوں پر بھی چھوڑا جائے تو تمہاری پکار سُننے پر وہ تمہارے پاس آجاتے ہیں تو بھلا یہ بھی سمجھ لے کہ اللہ سب سے زیادہ حکمت جانتا ہے"۔

خدا کی راہ میں سرمایہ لگانے والے لوگوں کے لئے زمین میں
بوئے بیج کے اُس دانے کی تمثیل ہے جس سے سو دانوں والی سات
بالیاں بھی اُگ سکتی ہیں اللہ وسعت کرنا بھی جانتا ہے اور وہ
خواہشمندوں کو اُن کے مصارف سے کئی گنا بھی دے سکتا ہے۔"
جو لوگ راہِ حق میں سرمائے کے مصارف کو شیخی لگاڑنے ۲۶۱-۲۶۶
یا کسی کی دل آزاری ہونے کا باعث نہ ہونے دیں اُن کو اپنے پروردگار
سے معاوضہ اور خوف و ہراس سے چھٹکارا ملتا رہے گا۔ دل آزاری
پیدا کرنے والی مالی مدد سے بہتر مناسب اور موزون خالی
بات سے امداد کرنا ہی ہے۔ اللہ بے نیاز بُردبار ہے مومنوں
کو لہذا چاہیئے کہ وہ اپنے مالی امداد کو شیخی بگاڑنے اور دل آزاری
کرنے سے اکارت نہ ہونے دیں۔ کیونکہ جو شخص اللہ اور آخرت
کا یقین نہ رکھتے ہوئے محض دکھاوے کی خاطر اپنا سرمایہ خرچ کرتا
ہے اُس کی مثال مٹی کی لپائی سے خوشنما بنائے پتھر کی سی ہے جس
کے گھر درے پن کو بارش ننگا کرتی ہے۔ ایسے لوگوں کی کمائی رائیگان
بن جاتی ہے کیونکہ غلط روا اقوام کو اللہ کی رہنمائی مہیا نہ ہوتی ہے
مگر جو لوگ اپنی ثبات کے لئے منشائے حق کے مطابق سرمایہ

لگاتے ہیں اُن کی مثال زرخیز زمین میں لگے ہوئے سینچائی والے
کئی گنا مفاد دینے والے اُس باغ کی سی ہے جس کی سینچائی کو معمولی
بارش بھی کافی ہو۔ اللہ تمہارے کرتوت پر نگراں ہے۔ بھلا تم میں سے
چھوٹے چھوٹے بچوں کا کوئی بوڑھا باپ کیونکر چاہے گا کہ اُس کا رنگا
رنگ اقسام کے خشک و تر میووں کا شاداب باغ آگ کے بگولے
سے جل کر راکھ ہو جائے۔ اللہ کے مظاہر کی یہ وضاحت تمہارے
غور و فکر کے لئے کی جاتی ہے۔

۲۶۷-۲۷۴ امن کے مجاہدو! اپنی اچھی کمائی اور دنیا کے ۲۶۷-۲۷۴ ب ۳۸ ب ۲
قدرتی محصولات مصرف میں لاؤ۔ ایسی ردّی چیزوں کو مصرف
میں نہ لاؤ جو خود تم کو اچھی نہ بھلتی ہوں۔ آگاہ رہو کہ اللہ
قابلِ تعریف بے نیاز ہے۔ شیطان تمہیں غربت سے خوفزدہ
بنا کر ناگفتہ بہ طور طریقوں پر آمادہ بنا لیتا ہے لیکن اللہ تمہیں اس سے
نجات بخش کر اپنے انعام کا وعدہ دیتا ہے۔ اللہ سب انتہا
وُسعتوں سے آگاہ ہے۔ وہ جسے چاہے عقلمندی بخشتا ہے۔
اور جس کو عقلمندی ملتی ہے تو اس کو سب سے بڑی خوبی ہاتھ
آگئی ہے۔ کیونکہ بیشتر مفاد دماغ دار لوگ ہی حاصل کر سکتے

ہیں تمہارے مصارف میں سے ہر مصرف اور رعائتوں میں سے
ہر رعایت سے اللہ باخبر رہتا ہے۔ غلط کاروں کا کوئی مددگار نہیں
ہے۔ مالی امداد اعلانیہ دنیا بھی گوا چھا ہے مگر مسکینوں کو ایسی
امداد پوشیدہ طور ہی دینے میں تمہاری خوبی ہے کیونکہ ایسا برتاؤ
تمہاری برائیوں کو محو کر دیگا۔ اللہ تمہارے کرتوت سے باخبر رہتا
ہے۔ لہٰذا تم ایسا برتاؤ امداد مانگنے والوں کی فرمائش کے لیے
نہیں بلکہ ارشادِ الٰہی جان کر جس سے ہو سکے تم اُس کی امداد کیا
کرو۔ جو بھی سرمایہ تم اپنی بہبودی کے لئے لگاتے ہو آخر وہ بھی رضائے
الٰہی کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ غرض جو کچھ بھی تم بہبودی کے لئے مصرف
میں لاتے رہو گے وہ تمہیں مل کر ہی رہے گا۔ یہ تمہاری کوئی غلط
کاری نہ ہوگی کہ اگر تم اپنے مصارف اُن غریبوں کی بہبودی کیلئے
لگاؤ گے جن کو راہ حق میں کسی بندش نے پکڑ لیا ہو یا جو زمین پر
چلنے پھرنے کے قابل نہ رہے ہوں یا جن کی پریشان حالی کو تم نے
علامتوں سے بھانپ لیا ہو یا وہ نقصان رسیدہ لوگ جو دوسروں
سے مانگ نہ سکتے ہوں تمہاری ایسی سرمایہ کاری سے بھی اللہ باخبر
رہتا ہے۔ اور ایسے لوگ جو اپنے اموال کے اخراج میں روز و شب

۳۹ ب

خفیہ اور اعلانیہ لگے رہیں اُن کو اپنے پروردگار سے معاوضہ
ملتا رہے گا اور انھیں رنج و غم سے کبھی چھٹکارا حاصل ہوتا رہے گا۔

۲۷۵-۲۷۷ سود خوار لوگ قایم نہ رہیں گے گو وہ محض شیطانی اثرات سے
خرد باختہ لوگوں کی طرح کھڑے ہیں اور کہتے ہیں کہ خرید و فروخت اور
سود یکساں ہے حالانکہ اللہ خرید و فروخت کو حلال اور سود کو
حرام قرار دیتا ہے پس یہ خدائی مشورہ ملنے کے بعد سود خواری سے
جو باز نہ رہا اُس کی ماقبل سود خواری معاف ہو کر اُس کا معاملہ
اللہ کے سپرد ہو گا۔ اللہ نے سود کو تنزل اور امداد کو ترقی قرار
دیا ہے۔ اُس کو بدخواہ اور منکر لوگ پسند نہیں ہیں مگر امن پسند
لوگ جو اپنی صلاحیت کے کام سر انجام عمل بر پا اور باہمی امداد
ادا کرتے رہیں ان کا معاوضہ پروردگار کے پاس موجود رہے گا
اور اُن کے لئے کوئی خوف یا پریشانی نہ ہو گی۔

۲۷۸-۲۸۱ امن کے مجاھدو! اللہ کے لئے دور اندیش بنے
رہو۔ جو کچھ سود تمہیں ابھی لینا باقی ہے اگر تم واقعی امن چاہتے ہو تو
وہ چھوڑ دو۔ اور اگر تم ایسا نہ کرو گے تو اللہ اور رسول کی جانب
تم بدامنی سے آگاہ رہو۔ لیکن اگر تم بچاؤ چاہتے ہو تو اصل زر ہی اپنا لے

سے تم نہ کبھی ظالم ہی کہلاؤ گے اور نہ کبھی مظلوم ہی ہو گے بلکہ اگر
مقروض تنگ دست ہو۔ تو اُس کو اصل زر بہم ہونے تک کے لئے بھی
مہلت دیتے رہو۔ تم جانتے نہیں کہ مالی امداد دینے میں خود تمہارے لئے
خوبی ہے تم اس روشن دور کیلئے محتاط بنے رہو جس میں ہر ایک شخص آخر
اپنے ہی کردار کا معاوضہ پائیگا ظلم نابود ہو گا تم یہاں اللہ کی طرف رجوع کرتے رہو۔
۲۸۲-۲۸۳ امن کے مجاہدو! اگر تمہیں کسی مخصوص میعاد کے لئے
کوئی لین دین کرنا مطلوب ہو تو اُس کو کم از کم اپنے دو واقف کار
گواہوں کے روبرو قلم بند کرا لیا کرو۔ جس کے اُوپر جو ذمہ داری
اُس میں عائد ہوتی ہو وہ اپنی ذمہ داری زبان سے کہہ کر لکھوائے اور
اگر ذمہ دار ضعیف یا کم فہم ہو کہ اُس کو معاہدے کا مطلب بیان کرنا
نہ آتا ہو تو اُس کی جانب سے اُس کا ولی درست طور مطلب بیان
کر کے لکھوائے۔ کاتب معاہدہ کو بھی اللہ کی عطا کردہ سوجھ بوجھ
کے مطابق مضمون بلاکم و کاست اللہ کے لئے حقوق کی نگہداشت
رکھتے ہوئے درست طور لکھنے سے انحراف نہ کرنا چاہیئے۔ اور اگر
دو مرد نہ ہوں تو کم از کم ایک مرد اور دو عورتیں جیسا تم چاہو گواہ رکھنے
چاہئیں تاکہ اگر کوئی ذرا خلا یا بھی جائے تو باقی گواہ درست اظہار

کرلیں۔ گواہوں کو جب طلب کیا جائے تو انہیں منحرف نہ بننا چاہیئے اور
عند الطلب معاملہ چاہیئے کتنا بھی چھوٹا یا بڑا ہو بضبط تحریر لانے میں
سہل انگاری نہ کرنا اللہ کو بہت پسند اور لین دین کا ایک درست ثبوت
ہونے کے علاوہ کم از کم خود تمہارے لئے بھی بھول چوک کا ازالہ ہے البتہ
نقدا نقد خرید و فروخت جو تم وقتاً فوقتاً آپس میں کرتے ہو۔ اس کے
قلم بند نہ کرنے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے مگر جب تم لین دین کیا
کروگے تو اس کا ثبوت رکھ دیا کرو گواہ یا کاتب پر کبھی دباؤ نہ ڈالا
کرو۔ کیونکہ ایسا کرنا تمہارے لئے نازیبا ہے۔ اللہ کے لئے محتاط بنے
رہو اللہ جو تمہیں سکھاتا ہے۔ وہ ہر چیز جانتا ہے اور اگر بدوران سفر
باہمی حاجت مندی کے وقت کاتب دستیاب نہ ہوسکے تو گرو پکڑ کر
لین دین کیا کرو مگر اس طرح جو گروی چیز امانت رہا کرے۔ اللہ
کے لئے امانت دہندہ کے حقوق کی نگہداشت رکھتے ہوئے اسکی
امانت اس کو واپس کیا کرو حقائق کو کبھی نہ چھپایا کرو۔ حقائق پس
پشت ڈالنے والے کے دل میں بُرا ارادہ ہوا کرتا ہے مگر اللہ تم میں
سے ہر ایک کے کرتوت سے آگاہ رہتا ہے۔

۲۸۴۔۲۸۶ کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں جو کچھ بھی ہے سب اللہ

کا ہے خواہ تم اس کو ظاہر ہونے دو گے یا اندر چھپائے رکھو گے
تمہارے دل کی گہرائیوں میں بھی جو کچھ ہے اُس کا بھی تم پر الٰہی محاسبہ
لگتا رہتا ہے۔ لہٰذا جو چاہے اپنا بچاؤ کرے اور جو چاہے اپنے
لئے عذاب تیار کرے اللہ کی قدرت میں سب کچھ موجود ہے
پیغمبر اور اُس کے عقیدت مندوں کو پروردگار سے بہم شدہ
ماحصل پر بھروسہ ہوا کرتا ہے۔ وہ سارے اللہ اور اللہ
کے فرشتوں۔ اللہ کی کتابوں اور بلا امتیاز اللہ کے تمام
پیامبروں کا اعتقاد رکھتے ہوئے اپنے پروردگار کو پکار کر یقین
دیتے ہیں کہ "ہم نے جو کچھ سُنا ہم اُس پر کاربند رہیں گے۔ اللہ
تو نے جو چاہا ہے کہ کسی پر اُس کی مقدور سے زیادہ ذمہ داری نہ ڈالے
اور ہر ایک اپنے لئے کمائے اور کمانا ہر ایک کے ذمہ ہو۔ لہٰذا
ہمارے پروردگار! ہمیں بھول چوک اور مغالطوں پر نہ پکڑ!
ہمیں معافی سے نواز! ہمارا بچاؤ کر! ہم پر رحم فرما اور ہمیں
بدخواہ اقوام پر غالب بنا دے!

# خاندانی کُنبے

## مددگار اور مہربان اللہ

## کے نام

الف۔ لام۔ میم۔ اللہ زندگی اور بقاء کا سرچشمہ ہے ۱ - ۶
اُس کے بغیر اور کوئی خدا نہیں ہے۔ اس نے تجھ کو حقیقت پر مبنی
ایسا منشور فراہم فرمایا ہے جو اپنا ثبوت آپ ہے تجھ سے پہلے
لوگوں نے اپنی رہنمائی کے لئے تورات اور انجیل حاصل کیے تھے
اور نہیں جانچنے کی قوت ملی ہے قوانین قدرت کے خلاف ورزی
لوگ شدید پریشانی میں مبتلا رہیں گے کیونکہ تادیب الٰہی اٹل ہوتی
ہے کائنات کی کوئی بھی چیز اللہ سے چھپی نہیں ہے۔ اُس غالب
حکمت دان نے جیسا چاہا تمہاری شکل ماں کی پیٹ میں ہی بنائی
ہے۔ اُس کے بغیر اور کوئی خدا نہیں ہے۔

۱۲-۷ اللہ نے اِس منشور میں تمہیں پابندیوں کے اصول فراہم
فرمائے ہیں لیکن نفسیاتی اڑچنوں میں مبتلا لوگ ایسے مبہم مسایل
کی کھوج لگانے اور اُن کو آزمانے کے درپے لگ جاتے ہیں جن کا علم
اللہ کے بغیر اور کسی کو حاصل نہیں ہے اور جن کی نسبت بہتر منشور عالم
کہتے آئے ہیں کہ "اس بارے میں سماج کے اندر تمام موجود نظریوں کا
ہمیں احترام ہے"۔ اور صاحبان رائے نے بھی اُن کی نسبت
ماسوائے اس کے اور کوئی تذکرہ نہ کیا ہے کہ "راہ راست پانے
کے بعد اب پروردگار ہمیں ان نفسیاتی اڑچنوں میں مبتلا
ہونے سے بچا کر رحم کرے کیونکہ پروردگار کو بلا مغالطہ روشن
دَور میں عوامی اجتماعیت قائم کرنا مطلوب ہے"۔ چونکہ اللہ
کا وعدہ نہ بدلے گا لہٰذا اُس دَور کی مخالفت کرنے والوں کو غضب
الٰہی کا شکار ہونے سے دولت، اولاد یا اور کوئی چیز نہ بچا
سکیگی۔ وہ لوگ دراصل اصول الٰہی کی مخالفت کرکے اپنے آپ
کو فرعون اور اُس جیسے زندگاں کی طرح شامت الٰہی کا شکار
بناتے رہیں گے۔ کیونکہ اللہ کی پکڑ شدید ہوا کرتی ہے۔ ان نافرمانوں
کے بارے میں اعلان کر کہ اُن کو مغلوب ہو کر زوال کی جھکڑن

میں فرشِ ذلالت پر گھسیٹا جائے گا۔ قدرت کا یہ اصول حق اور
باطل کے لئے دو لڑتی فوجوں سے یوں نمایاں ہوتا رہا ہے کہ باطل
پہ اڑا اُتی فوج کو حق پر لڑتی فوج اپنے سے دو بالا دکھائی دیتی ہے
اور اس طرح حق پر قائیم فوج کی فتح مندی میں تائید الٰہی شامل رہتی
ہے صاحبانِ بصیرت کو عبرت کا درس ملتا رہا ہے۔

۱۴-۱۸ بیویاں بیٹے سونے چاندی کے ذخیرے کار آمد چوپائے اور
مخصوص کھیتیاں عوام کی مطمعِ نظر تمنائیں ہیں لیکن یہ سب حالیہ
زندگی کے ساز و سامان ہیں۔ ان سے کہہ دو کہ میں اس سے بہتر
تصوّر دیتا ہوں کہ تم اپنے معاشرے کی نسبت محتاط رہو
اُس سے تمہیں ایسی جنت دستیاب ہو سکے گی جو تمہارے لئے
مسرّت کی تا ابد جاری رہنے والی نہریں۔ شستہ سماج اور اللہ
کی رضا فراواں بنا دے گی۔ اللہ اُن لوگوں کا نگہبان ہے
جو اعلان کرتے ہیں کہ ہمارا ایمان ہمارا خدا ہے وہی لغزشوں کو
درگزر اور ہماری پریشان کن سنتیوں کا تدارک کرتا رہے گا"
وہ ثابت قدم، راست باز، فرمان بردار، فیاض اور محافظ
آدمی ایسے انوار پیدا کر سکتے ہیں کہ خود اللہ جس کے بغیر اور کوئی

معبود نہیں ہے) اُس کے فرشتے اور غیر جانبدار اہلِ علم اُن کے لئے
زندہ ثبوت بنے رہتے ہیں۔ اللہ (جس کے بغیر اور کوئی معبود نہیں
ہے) تمام داناؤں کا عظیم ترین سرچشمہ ہے۔

۱۹-۲۵ اسلام فطری نظام ہے۔ لہٰذا دھاندلی لوگوں کو تاوقتیکہ
آپسی عداوت کی تربیت نہ ملنے اُن کو اسلام کے بارے میں کوئی
اختلاف پیدا نہ ہو سکتا ہے۔ گو فطری اصولوں کے منکروں کا حساب
چکانے اللہ کو کچھ دیر نہ لگتی ہے۔ لیکن اگر وہ منکر تمہارے خلاف
احتجاج بلند کریں تو اُن دھاندلی اور لاعلم لوگوں کو جواب دیں
کہ "میں اور میرے ساتھی رضاءِ الٰہی کے لئے مسلمان ہیں اگر تم
بھی ایسا ہی کرو گے تو تم بھی نجات پاؤ گے۔" اللہ ہر بندے کو خود
دیکھ رہا ہے اگر وہ تمہارا کہا نہ مانیں تو اُن کو تبلیغ کرنے کی تمہیں
مجبوریت نہیں ہے کیونکہ فطری اصولوں کے ایسے ہی منکر لوگ
لیڈروں کے ناحق شہید اور عوام میں یکسان انصاف قائم رکھنے
کی نصیحت کرنے والوں کو قتل کرنے کے در پے رہتے ہیں۔ البتہ
اُن کے لئے پریشان کن دُکھ کی پیشین گوئی کرے کیونکہ وہ اپنے
کردار سے اپنے لئے موجودہ دُنیا اور مستقبل کی زندگی رائیگان

بناتے ہیں) آخر کار کوئی بھی اُن کی مدد نہ کرے گا۔ دیکھ! یہ لوگ منشور نصیب ہونے کے باوجود باہمی فیصلوں میں خدائی احکام کی پابندی سے پہلوتہی کر کے منشور کے منکر بن جاتے ہیں اُن کو دراصل کبھی خود تراشیدہ مذہب کی فریب نے اس خوش فہمی میں مبتلا بنا لیا ہوتا ہے۔ کہ اُن کے کئے کی سزا چند دنوں کے اندر ملتوی کی جا سکے گی لیکن اُس بلا مغالطہ روزِ روشن میں یہ کیسے ممکن ہو گا جس میں اُن کے سمیت ہر تن واحد کو اپنے کئے کا خمیازہ بلا کم و کاست بھگتنا ہو گا۔

آواز دو! کہ ملک کا مالک اللہ ہے۔ لہٰذا جو ملک چاہتا ہے ۲۶-۲۷
اُس کو وہ ملک دیتا ہے جو عزّت چاہے اُس کو وہ عزّت دیتا ہے اور جو ذلت چاہے اُس کو وہ ذلت دیتا ہے۔ اللہ کے ہاتھ ہر قسم کی امداد ہے۔ اور وہ ہر چیز کی قدرت رکھتا ہے وہ رات سے دن اور دن سے رات نکالتا ہے، وہ بے جان کو جاندار اور جاندار کو بے جان بناتا ہے۔ اور جو چاہے اللہ اُس کو غیر محدود ترقی دے سکتا ہے۔ لہٰذا تاوقتیکہ اپنا ذاتی خوف مدِ نظر رکھ کر تمہارے سامنے کوئی دور اندیشانہ مصلحت نہ ہو، مومن

کی جگہ منکر کے ساتھ ملنساری کو ترجیح دے کر اللہ کی امداد سے
ہاتھ نہ دھو بیٹھو۔ آخر کار تم کو اللہ کے پاس جانا ہے اُن سے کہہ دیں
کہ جو کچھ تم سے سرزد ہوتا ہے یا تمہارے دل کی گہرائیوں میں چُھپا رہتا
ہے جو کچھ زمین یا آسمانوں میں ہوتا رہتا ہے۔ اللہ سے کچھ پوشیدہ
نہیں ہے۔ اللہ تمام قدرت کا سرچشمہ ہے اور جس روز تمہاری
خوبیاں تمہارے استقبال کو آئیں گی اُسی روز بدکاروں کو بھی
بادلِ ناخواستہ اپنی برائیوں کے ساتھ کڑوا پالا پڑے گا۔ لہٰذا
تم اپنے ہی آپ سے ڈرتے رہو اللہ کو تمام بندوں کی شفقت
ہے"۔ اُن سے کہہ دیں کہ "اللہ جو مہربان محافظ ہے۔ لہٰذا اگر تم کو
اللہ کا پیارا ہے تو تم مجھ سے پیار کرو تاکہ اللہ بھی تم سے پیار
کرے۔ اور تم غلطیوں سے بچ جاؤ گے اللہ اور اُس کے رسول ؑ
کا کہا مان لو۔ نہیں تو ہٹ دھرمو! تم اللہ کو پسند نہیں ہو۔ آخر اُس
سُننے اور جاننے والے اللہ نے اگر آدم، نوح۔ اور ابراہیم کے
خاندانی کُنبوں کو مخلوق پر کوئی فوقیت بخشی ہوتی، تو تم میں سے بھی
ہر ایک آدمی اُن میں سے ہی کسی نہ کسی کی ذرّیت ہو۔

۳۵-۴۴ جب ایک خاندانی عورت نے اپنے معاشرے سے کہا تھا ۳۵-۴۵ ب۴۵

کہ "تم نے سُنا بھی ہے اور جانتے بھی ہو کہ میں جو بھی جُونگی وہ میں نے تہہ دل سے معاشرے کے لئے نذر رکھا ہے لہٰذا تمہیں وہ قبول کرنا ہی ہوگا"۔ مگر وضع حمل پر جب اس سے بیٹی پیدا ہوئی تو اس نے کہا کہ "اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ مجھ سے بیٹی ہی کیوں پیدا ہوئی ہے۔ بہرحال میں نے اس لڑکی کا نام ع۱ خدائی خدمت گار رکھ دیا۔ لیکن چونکہ لڑکے اور لڑکی کا معاملہ یکساں نہ ہوتا ہے لہٰذا مجھے اس لڑکی اور اُس کی نسل کو ہر کوب شیطانی تسلط سے تحفظ کرنے کی تجھ سے پوری توقع ہے"۔ اُس عورت کے معاشرے نے لڑکی کو بڑی خوشی سے قبول کیا۔ اور اُس کی پرورش کا اچھا انتظام کر لیا انہوں نے اس لڑکی کی نگرانی زکریا کے ذمے رکھی۔ چنانچہ زکریا جب بھی اُس لڑکی کو دیکھنے محراب میں آتا تو اس کے پاس کھانا موجود پاکر وہ جب مریم سے پوچھتا کہ "تمہارے لئے یہ کھانا کس نے بھیجا ہے"۔ تو مریم کہتی کہ "روزی تو اللہ دیتا ہے اور اللہ جو چاہے تو بے شمار روزی دے سکتا ہے"۔ یہ دیکھ کر زکریا اپنے معاشرے کے لئے دُعا کرتا ہے اور تمنا کرتا تھا کہ کاش دُعا قبول کرنے والے پروردگار نے اُسے بھی ایسی ہی مہذب نسل عطا فرمائی ہوتی!

ایک بار جب زکریا محراب میں کھڑے یہی دُعا مانگتا تھا تو اُس نے
اچانک فرشتوں کی آواز میں یہ خوشخبری سُنی کہ تمہیں اللہ
ایک بیٹا یحییٰ عطا فرمائے گا جو کلامِ الٰہی کا مؤید بہ ہجری سردار اور
مُصلح رہنما ثابت ہوگا" تو زکریا نے پوچھا کہ "بھلا مجھے اب بیٹا
کیسے مِل سکتا ہے جب کہ میں بوڑھا ہو چکا ہوں اور میری بیوی بھی
رانڈ ہے تو فرشتوں نے جواب دیا کہ "اللہ جو چاہے کر سکتا ہے"۔
زکریا نے یہ باور کرنے کو علامت جو پوچھی تو فرشتوں نے کہا کہ تم
لوگوں کے ساتھ تین دن ماسوائے اشاروں کے کچھ بھی نہ بول سکو گے
تب اپنے پروردگار کا یہ تذکرہ اکثر لوگوں سے کرنے دن رات
گھومتے رہنا"۔

۴۵-۴۷ ہر چند تم نہ اُس زمانے میں موجود تھے جب کہ فرشتوں ب۴۶ ۴۲-۵۲
نے مریم سے کہا تھا کہ "اللہ سے اپنے آپ برگزیدہ اور پاکبازہ
بنوا سکنے اور دُنیا بھر کی عورتوں میں اعلیٰ مقام پانے کو تم اپنے
معاشرے کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو وقف بنائے اور سجدہ
ریزی کے علاوہ تعلیم تم کرنے والوں کے ہمراہ جُھکتی رہ"۔ اور
نہ تم تب وہاں موجود تھے جہاں کہ مریم کا کفیل بن سکنے کی رقابت


ع۱۔ یوحنا

میں اپنے تیر ڈالی کرتے ہوئے وہ لوگ آپس میں سر پھٹول رہے تھے
یہ غیب کی باتیں تمہیں وحی سے ملتی ہیں کہ جب فرشتوں نے مریم سے کہا
"ہم تمہیں صنعِ الٰہی کی بشارت دیتے ہیں کہ تمہارے بیٹے کا نام عیسٰی مسیح
ہوگا اور اُس کا شمار موجود اور آنے والے زمانوں کے معزز اور مقرب
لوگوں میں ہوگا وہ لڑکپن سے بوڑھاپے تک لوگوں کو صلاحیت
کے بھاشن دیتا رہے گا"۔ مریم کے یہ پوچھنے پر کہ وہ بیٹا مجھے کب
ملے گا جب کہ ابھی میری شادی بھی کسی شخص کے ساتھ نہ ہوئی ہے"
فرشتوں نے جواب دیا کہ "اللہ جو کرنا چاہے تو ہونے کا حکم ملنے پر وہ
ہو جاتا ہے"۔

۴۸-۵۴ جب آئین و احکام توراۃ اور انجیل جاننے والے پیغمبر
عیسٰی نے یہودیوں کے معاشرے میں منشائے الٰہی سے مٹی کی
گڑیوں کو پھونک کر پرندے بنالیا تھا۔ مادر زاد اندھوں اور
کوڑھ کے بیماروں کو شفایاب کر کے مُردوں کو زندگی بخشی
تھی لوگوں کو تناول کیے خوراک اور گھروں میں چھپائے ذخیروں
تک کی خبریں بتا دینے کے معجزے دکھائے تھے اور اپنے زمانے
کی مُروج توراۃ کی تائید کرنے کے علاوہ قوم پر کئی ایک پابندیاں

نرم بھی کر دی تھیں تو جب عیسیٰ نے اُس قوم سے کہا تھا کہ "خدا کے بارے
میں محتاط بن جانے کو تم میرا مان لو کہ میرا اور تم سب کا خدا اللہ ہے اور
پوجا اُس کی ہی کرنا درست ہے" اس پر عیسیٰ کو قوم کا ایمان بدلتا کیوں نہ دکھائی
دینا اور اس کو اُن لوگوں سے کیوں یہ پوچھنا پڑتا کہ "اللہ کی راہ میں تم
میں سے اب کون کون میرا ساتھ دو گے"؟ اور اس پر حواریوں کے یہ
اظہار کرنے کے باوجود کہ ہم تمہارے خدائی مددگار اللہ پر ایمان
لائے ہیں اور ہم ماننے والے ہیں خداوند ہمیں تجھ سے جو نازل ہوا ہے ہم اس
پر ایمان لائے ہیں ہم پیغمبر کے فرمانبردار رہیں گے ہمیں اپنے منظور
نظروں میں درج فرما"!
۵۵-۵۷ مگر جب یہ بھی حواریوں کا فریب ہی ثابت ہوا تو چونکہ فریب کاروں ۵۵-۵۷ ع۴
کو آخیر کار قدرت سے بھی انکو فریب ہی ملتا ہے لہٰذا اللہ کی طرف
سے عیسیٰ کو یہ پیغام ملا کہ "تمہارا مارا جانا یقینی ہو جانے کے بعد
قدرتی بلندی پر پہنچا کر تمہیں مخالفوں سے چھٹکارا دلوایا جائے گا اور
تا قیامت تمہارے پیروؤں کو تمہارے مخالفوں پر مسلط بنایا جائے گا
اور اللہ میں اس تمہاری مراجعت کے بعد تمہارے ساتھ کیے گئے
اختلافات کی نسبت جب اللہ فیصلہ صادر فرمائے گا تو جو لوگ
تمہاری توہین کریں گے اُن کو زندگی بھر اور اس کے بعد

زبردست عذاب ملے گا اور جو لوگ ایمان داری سے اپنی صلاحیت کے کام کرتے رہیں گے اُنہیں مکمل معاوضہ دینے سے اللہ غلط کاروں کی مذمت کرتا رہے گا۔"

۴۸ ب　۵۸-۶۴ مذکورہ صدر دانائی کے اصول اور اقوال سے تمہیں دراصل یہی سبق ملتا ہے کہ عیسیٰ کو بھی اللہ نے اُسی طرح پیدا کیا ہے جس طرح بن جانے کا ارشاد ملنے پر ابتدائی انسان مادے سے بن گیا ہے تمہارے ارتقائی حقیقت بھی یہی ہے لہٰذا تم اِس کی تردید کرنے والے نہ بنے رہو۔ اب تم حقیقت سے روشناس ہو لہٰذا اب اگر کوئی شخص اس بارے میں تمہارے ساتھ بحث کرنے لگے تو تم اُس کے ساتھ یہ شرط لگاؤ کہ "آؤ ہم تم اپنے بچوں اور بیبیوں سمیت جمع ہو کر دُعا کریں کہ جھوٹے پر لعنت برسے!" چونکہ دھادمک لوگوں کے پاس حقائق کے محض افسانے ہیں اور حقیقتاً غالب اور حکمت دان اللہ کے بغیر کوئی بھی قابلِ پرستش نہیں ہے لہٰذا جب وہ تمہارے شرط سے کترائیں تو اللہ ان کے مفسدانہ عزائم طشت از بام کر دے گا۔ ان دھادمک لوگوں سے کہہ دیجئے کہ "آؤ! اور صرف اللہ کی پرستش کرنے پر ہمارے ساتھ اس

طرح متفق ہو جاؤ کہ ہم سب اللہ کے بغیر اور کسی کی پرستش نہ کریں گے اور اللہ کے بغیر اور کسی کو خدا نہ مانیں گے"۔ اگر وہ یہ مان لیں تو اُن سے اس بات پر گواہ رہنے کو کہہ دیں کہ "پھر ہم تم سب مسلمان ہیں"۔

۷۴-۶۵ اسی طرح ان دھارمک لوگوں کا ابراہیم کے بارے میں بحث کرنا بھی اُن کی نادانی پر مبنی ہے کیونکہ توراۃ اور انجیل ابراہیم کے بعد نازل ہوئی ہیں۔ دھارمک لوگوں کو اپنے علمی حد تک ہی بحث کرنی چاہیے تھی مگر اُن کا اپنے علمی حدوں سے باہر کی بحث کرنا خود ان کی بے علمی ہے اللہ خوب جانتا ہے کہ ابراہیم یہودی یا نصرانی نہیں تھا بلکہ وہ ایک ثابت قدم مسلمان تھا۔ کیونکہ وہ توہم پرست نہیں تھا۔ لہذا ابراہیم کے ساتھ نسبت رکھنے کا زیادہ حق اُنہی لوگوں کو پہنچتا ہے جو ابراہیم کے طریقے پہ چلتے ہیں۔ ابراہیم کے طریقے پہ چلنے والے نبی (محمدؐ) اور اس کے پیرو ہیں جن کا سرپرست صرف اللہ ہے اور دھارمک لوگوں کی ایک جماعت نے دراصل مسلمانوں کو گمراہ بنا سکنے کی خاطر اس کج بحثی کو اپنایا ہے۔ حالانکہ وہ یہ نہیں جانتے ہیں کہ

ایسا کرکے وہ پہلے اپنے ہی آپ کو گمراہ بنا رہے ہیں۔ یہ دھارمک لوگ مشاہدہ کرنے کے باوجود قوانین الٰہی کا انکار کرتے ہیں اور حقائق چھپانے کو دیدہ ودانستہ حقیقت پر غلط لباس پہناتے ہیں اور اُن میں سے ایک طبقہ اپنی جماعت میں یہ پرچار کرتا ہے کہ مسلمانوں کا غلبہ نظر آنے پر مسلمانوں کو نازل ہوا دستور مان لیا کرو اور مسلمانوں کا غلبہ گھٹتے ہی اس کا انکار کرکے مسلمانوں کو اسلام سے بدظن بناتے رہو۔ لہٰذا ان دھارمک لوگوں میں سے ماسوائے اُس شخص کے جو صالح نظام کی مکمل پیروی کرے اُن پر بھروسہ ہی نہ کیا کرو بلکہ ان سے کہہ دو کہ "اللہ کے ہی ہدایات حقیقی ہدایات ہیں لھذا تم کو بھی وہی حقوق دئے جائیں گے جو ہر شخص کو حاصل ہیں"۔ اور اگر یہ دھارمک لوگ تمہارے معاشرے میں اپنے لئے کوئی ترجیح طلب کرنے کو حجت پیش کرنے لگیں تو ان سے کہہ دیں کہ ترجیح اللہ کے ہاتھ ہے اور اللہ بھی ترجیح اُس کو ہی دیتا ہے جو اپنے آپ کو ترجیح کا اہل ثابت کرتا ہے۔ اللہ آگاہی کا وسیع سرچشمہ ہے اور وہ اپنی رحمت اُس کے لئے وقف بناتا ہے جو اپنے آپ

رحمت کے لئے اہل ثابت کرتا ہے اللہ ہی سب فضیلتوں کا سرچشمہ ہے۔

۷۵-۸۰ دھادنگ لوگوں میں کوئی شخص ایسا بھی ہوا کرتا ہے کہ اگر تم اعتماد پر اس کو خزانہ بھی دو گے تو وہ یہ واپس دیتا ہے مگر کسی کا یہ حال ہوتا ہے کہ اگر اس کو ایک دینار بھی بھروسہ پر دو گے تو وہ تنگ طلبی کے بغیر تمہیں کچھ بھی واپس نہ دے گا اور ایسی بداخلاقی کی وجہ وہ یہ بتا دیں گے کہ ہمیں پرائیوں کے ساتھ بدمعاملگی کرنے پر کوئی پابندی نہیں ہے وہ ان ایسی خود ساختہ فریب کاریوں کو بھی اپنے خدا کی طرف منسوب بتلاتے ہیں حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ اپنی ذمہ داریاں سنبھالنے والے دور اندیش لوگ اللہ کو پسند ہیں۔ لیے وہ لوگ جو اللہ کی سونپی ذمہ داریاں اور اپنی دیانت معمولی معاوضوں کے عوض نیلام کر رہے ہیں آنے والے دور میں ایسے لوگوں کو کوئی کلیدی درجہ نہ مل سکے گا بلکہ ایسے لوگوں کے لئے قیامت کے دن بھی اللہ سے ہم کلام ہونا تو در کنار انہیں دیدار الٰہی سے بھی محروم ہی رہنا ہوگا وہ کبھی پاک نہ ہو سکیں گے بلکہ اُن کو سخت دردناک سزا ہی ملے گی۔ اُن میں

سے کوئی گروہ ایسا بھی ہوا کرتا ہے جو منشورِ الٰہی کو توڑ مروڑ کر یوں
پیش کرتا ہے کہ تم غیر منشوری باتیں بھی منشور ہی باور ہوں اس
طرح وہ لوگ اپنی من مانی باتوں کو کلامِ الٰہی کہنے سے جان بوجھ کر
غلط باتیں اللہ کی طرف منسوب بناتے ہیں۔

چاہیے اللہ نے کسی شخص کو آئینِ حکومت اور سربرآوردہ ۷۹ - ۸۲
شخصیت ہونے سے بھی کیوں نہ سرفراز ہی فرمایا ہو مگر کسی بھی
فردِ بشر کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ لوگوں سے کہدے کہ "تم
بجائے اللہ کے میری پوجا کرو"۔ تم حق پرست بنے رہو جبکہ تم
خود منشور سمجھ بھی سکتے ہو اور پڑھ بھی سکتے ہو۔ کسی کو یہ حق نہیں
ہے کہ وہ تمھیں فرشتوں یا سربرآوردہ شخصیتوں کو خدا ماننے
کا حکم دے دے کوئی تمہیں بیوقوف بننے کا کیسے حکم دے سکتا
ہے جب کہ تم مسلمان ہو۔

بنی نوعِ انسان کو جب اللہ نے علم اور عقل عطا فرمائی
تو اُن کی برگزیدہ شخصیتوں نے عہد کیا کہ انسان کو اللہ کی عطا
کردہ اس عنایت کی تائید کو جو بھی پیامی آیا کرے گا بنی نوعِ انسان
پوری یقین سے اُس کی تائید کرتی رہے گی۔ جب اس معاہدے



۵۰

کی بوجھل ذمہ داری تمہاری اُن برگزیدہ ہستیوں نے اپنے سر لی تو اُن
کے اقرار پر اللہ نے اُن سے فرمایا کہ "اب نہ صرف تم ہی اس معاہدے
کے زندہ ثبوت ہو بلکہ میں بھی تمہارے ساتھ اُس کا ایک زندہ ثبوت
ہوں" لہٰذا اس معاہدے سے منحرف ہونے والا انسان بدعہد
ہے۔ وہ اُس نظام الٰہی سے بغاوت کرتا ہے جس پر زمین اور
آسمانوں کی تمام موجودات دانستہ و نادانستہ عمل پیرا ہے
اور ہر ایک کو واپس اللہ کے پاس پہنچنا ہے۔

۸۳-۹۱ کہدے! کہ ہم اللہ کو مانتے ہیں اور جو کچھ ہمیں اور ع ۹/۱۶
ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب اور اس کے اولادوں کو ملا
ہے اور جو کچھ موسیٰ عیسیٰ اور دوسرے سربرآوردہ شخصیتوں نے اپنے
پروردگار سے حاصل کیا ہے وہ بھی ہم مانتے ہیں ان سب کو
ماننے میں ہمارے پاس کوئی فرق نہیں ہے کیونکہ ہم مسلمان ہیں اور وہ
جو اسلام کے بغیر اور کسی نظام کی پیروی کرے گا کامیاب نہ ہوگا
بلکہ آخر کار وہ ناکام ہو جائے گا کیونکہ رسول کے برحق ہونے کی
شہادت اور وضاحتیں دستیاب ہونے کے باوجود اُس قوم کو بھی
اللہ کی رہنمائی کیسے مل سکتی ہے جو ایمان داری سے منحرف ہو جائے

ظالم اقوام کو اللہ کی رہنمائی نہ ملتی ہے بلکہ اُن کو اللہ، فرشتوں اور عوام سبھوں کی طرف سے بلا کسی تاخیر و تخفیف کے ملامت کے دائمی عذاب کا شکار ہونا پڑے گا۔ مگر وہ لوگ جو باز آکر اپنی اصلاح کریں اُن کے لئے اللہ مہربان محافظ ہے لیکن جو لوگ بے ایمانی کریں اور بے ایمانی پر ہی مرجائیں تو اُن میں سے کسی ایک کی بے ایمانی کا دردناک عذاب ٹالنے کو سونے بھری دنیا کا صرفہ بھی پھر مددگار ثابت نہ ہو سکے گا۔

۹۲- چونکہ حصولِ آزادی کو عزیز ترین اثاثے کا صرفہ لابدی ہے لہٰذا اس کے لئے جو کچھ بھی تم صرف کرتے رہو گے اللہ اس سے یقیناً باخبر رہا کرتا ہے۔ ۹۲-۱ ب ۵۱

۹۳-۹۹ خدائی خلافت کے وارثو! تمہارے لئے ہر ایک غذا حلال ہے اور بیرکئی چیزوں کا کھانا دراصل اسرائیل نے نزولِ تورات سے قبل اپنے ہی لئے خود حرام کیا ہے (اگر کوئی شخص اس واقعے کی تصدیق چاہے تو اُس سے کہہ دیں کہ وہ خود تورات پڑھ لے) ایسی غلط باتوں کا اللہ سے منسوب بنانا ظلم ہے اور دھارمک لوگوں سے کہہ دیا جاتا ہے کہ "فرمانِ الٰہی درست ہے۔ آؤ! ابراہیم ہی ۹۳-۹۹

وہ مخلص تھا وہ کوئی توہم پرست تو نہیں تھا اور
کا مذہب اپنا لیں۔ وہ مخلص تھا وہ کوئی توہم پرست تو نہیں تھا اور
عوام عالم کے لئے ہدایت یابی اور مبارک بادی کا پہلا گھر جو مکے
میں ہے اس میں ابراہیم کا مقام بھی موجود ہونا (اس اشتراک
کے لئے) واضح نشانی موجود ہے۔ اور اس گھر (کعبہ) میں ہر شخص آزادی
کے ساتھ داخل بھی ہو سکتا ہے اور عوام میں سے جو بھی لوگ اس
جگہ تک پہنچنے کا مقدور رکھتے ہیں وہ اس جگہ خدا کے لئے حج
بھی کر سکتے ہیں،، آپ کی یہ پیشکش ماننے سے جو دھارمک لوگ
انکار کر لیں گو اللہ اُن مخلوق کا تو محتاج نہیں ہے پھر بھی اُن سے
پوچھ لیجئے کہ" دھارمک لوگو! تم خدائی اصول ماننے سے آخر
کیوں انکار کیا کرتے ہو؟ تمہاری یہ حرکتیں تو اللہ دیکھ رہا ہے
یہ تمہاری کیا روش ہے کہ تم ایمان داروں کو راہِ الٰہی سے روک
کر انہیں بھی گمراہ بنانا چاہتے ہو؟ خدا تمہاری اِن حرکتوں سے تو بے
خبر نہیں ہے"۔

۱۰۰-۱۰۱ (امن سے کے مجاہدو! تم ہی اِن دھارمک
لوگوں میں سے کسی گروہ کا کہا مان لیتے مگر وہ ایمان داری سے
منحرف بنا کر تمہیں پھر بے ایمان بنا دیں گے۔ بھلا اب با ایمان

بننا تم کیسے گوارا کرو گے۔ جب کہ تم میں سے ہی اللہ کے رسول نے
تمہیں اصولِ الٰہی کی فہمائش کر لی ہے اور اللہ کا دامن جو مضبوطی سے
تھام لیتا ہے وہ راہ راست پا ہی لیتا ہے۔
۵۲ ب ۱۰۲-۱۰۹ امت کے مجاہدو! اللہ کے بارے میں شایانِ ۱۰۲ - ۱۰۹
شان حد تک دُور اندیش بنے رہو۔ اور مسلمان بنے بغیر
زندگی کو رائیگان نہ ہونے دو۔ سب مل کر اللہ کے احکام کو مضبوطی
سے تھامے رہو۔ تفرقے میں نہ پڑو۔ اور اللہ کے جو احسان تم پر
ہوں اُن کا تذکرہ کرتے رہو۔ تم بھی ایک دوسرے کے خلاف تھے
اُس نے تمہارے دل جوڑ دئے اور تمہیں بھائی چارے کی نعمت
سے سرفراز فرمایا۔ اُس نے تمہیں پریشانی کے دہانے سے بچا لا کر
تمہاری رہنمائی کو اپنے اصول تم پر واضح فرمائے۔ اب تم کامیاب
رہنے کو خوبیوں کی طرف راغب بنانے اور برائیوں کا تدارک
کرانے کے لئے مناسب اختیارات استعمال کرنے کو ایک
جماعت مامور کر لو اور واضح ہدایت ملنے کے بعد فرقوں میں
بٹے اور اختلافوں میں آئے لوگوں کی طرح خود کو بڑے عذاب
کا شکار نہ ہونے دو۔ روشن دن میں کچھ چہرے روشن اور کچھ

رسوا ہوں گے۔ جو لوگ خود کو ایمان دار کہہ کر بے ایمانی کریں وہ رسوا
ہوں گے۔ اُن کی بے ایمانی اُن کو پریشانی میں مبتلا کرے گی۔ جب کہ روشن
رو لوگ اللہ کے دامن رحمت میں ہمیشہ رہنے کو جاگزین ہو جائیں گے
یہ اصولِ الٰہی جو تمہیں تلاوت کئے جاتے ہیں حقیقت ہیں۔
اللہ مخلوق پر کوئی ظلم ہونا نہ چاہتا ہے۔ زمین اور آسمانوں
کی ساری چیزوں کا مالک اللہ ہے۔ اور سارے معاملات
اللہ ہی کے حضور میں پیش ہوا کرتے ہیں۔

ع ۱۱ ب ۳ ۱۱۰-۱۱۱-۱۱۲ تم خود کو عوام کے لئے ایک بہترین گروہ ثابت کرو اور
مناسب اختیارات کے استعمال سے خرابیوں کے تدارک کو اللہ
کا اعتقاد قائم کرو۔ دھاڑمک لوگوں کو تمہارا امان لینا اپنے
لئے بہتر تھا کیونکہ اُن میں بھی ایمان دار ہوا کرتے ہیں اگرچہ اُن کی
اکثریت فاسق ہوا ہوتی ہے۔ پھر بھی وہ تمہیں ستانے سے زیادہ
کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔ کیونکہ اگر وہ تمہارے ساتھ جنگ کریں تو وہ
مقابلے میں پیٹھ دکھا کر بے یار و مددگار بن جائیں گے۔ دھاڑمک
لوگ (ماسوائے اللہ اور عوام کا امان حاصل کرنے والوں کے)
نافرمانی میں حد سے نکل کر اصولِ الٰہی سے انحراف اور لیڈروں کے

بے جا قتل کی پاداش میں خود کو ذلت غضب الٰہی اور نادانی کا شکار بناتے رہیں گے۔

۱۱۲-۱۱۷ دھارمک لوگ سب کے سب ایک جیسے نہ ہوتے ہیں ان میں سے کچھ لوگ اصولِ الٰہی کا خفیہ طور مطالعہ کر کے حقائق مان لیتے ہیں۔ انہیں اللہ اور قیامت کا اعتقاد ہوتا ہے اور وہ برائیوں کے تدارک کو مناسب اختیارات کا استعمال کرتے ہیں اور اچھے کاموں میں سرگرم عمل رہتے ہیں۔ ایسے دھارمک لوگ صالح ہوا کرتے ہیں اُن کے اچھے کام کبھی اکارت نہ ہوں گے کیونکہ اللہ دور اندیشوں سے اچھی طرح واقف رہا کرتا ہے مگر جو دھارمک لوگ بے ایمان بنے رہیں اُن کو ان کا مال اور اولاد اللہ کے پاس اُن کے لئے کسی کام نہ آئے گا۔ وہ تمہارے لئے دائمی پریشان کُن ساتھی ثابت ہوں گے۔ اپنی زندگانی شدید سردی کی طرح گزار کر وہ نہ صرف اپنے آپ پر خود ظلم ڈھاتے ہیں بلکہ اپنی قوم کی کھیتی کو بھی برباد کر رہے ہیں۔ اُن پر یہ اللہ نہیں بلکہ وہ خود اپنے آپ پر ظلم کر رہے ہیں

۱۱۸-۱۲۰ امن کے چاہنے والو! اپنا راز دار اپنوں کے

تمہاری غلطی کے کسی بھی
کے سوا دوسروں کو نہ بناؤ۔ دوسرے
موقعے سے فائدے اُٹھانے سے نہ چوکیں گے۔ انہیں وہی چیز
پسند ہوگی جس میں تمہارا نقصان ہو۔ تم خود بھی سوچ سکتے ہو
اور قدرت کا یہ اصول بھی تم پر واضح ہے کہ جن کی باتوں سے قلبی
کدورت ٹپکتی ہو۔ وہ اپنے دلوں میں کیسے گناؤنے عزائم چھپائے
ہونگے تمہیں اُن کی محبت ہو مگر اُنہیں کبھی تمہاری محبت نہیں ہوتی
تم اُن کے اصول مان بھی لو گے تو تم سے ملتے وقت وہ بھی کہہ
دیں گے کہ "ہم بھی تمہارے اصول مانا کرتے ہیں"۔ لیکن تم سے
الگ ہو کر وہ پھر تمہاری عداوت سے انگلیاں چباتے رہیں گے۔
انہیں اسی غصّے میں جل مرنے دو! اللہ اُن کے دلوں میں چھُپے راز
خوب جانتا ہے۔ تمہاری ترقی اُن کو بُری لگتی ہے۔ تمہاری
پریشانی اُن کو پسند آتی ہے۔ لیکن اگر تم صبر اور دُور اندیشی
سے کام لیتے رہو گے تو اُن کا کوئی منصوبہ تمہارے خلاف کارگر
نہ ہو سکیگا کیونکہ وہ جو کچھ کر رہے ہیں۔ اللہ اُس پر حاوی
ہے۔

۵ع　　۱۲۹-۱۲۱　　اللہ دانا و بینا ھے! اے پیغمبر جب آپ امن کے

مجاہدوں کو مورچوں میں مُتعین کرنے گھر سے نکلے تھے تو اُن کے اُن
مجاہدوں میں سے بھی دو گروہ بُزدلی کے مرتکب ہوئے۔ حالانکہ
ان کو اپنا سرپرست اللہ مان کر اللہ پہ بھروسہ ہونا چاہیئے تھا
جب کہ بدر میں کمزور ہونے کے باوجود فتح مندی واقعی آپ کو
ہی بخشی گئی تھی لہٰذا اُن اِن مجاہدوں کو اللہ کے بارے میں محتاط
اور شکور رہنا چاہیئے تھا۔ خاص کر جب کہ آپ نے اُن کے اُن
مجاہدوں کو کہہ رکھا تھا کہ "کیا یہ تمہارے لئے کافی نہیں ہے کہ
تمہارا پروردگار تمہیں تین ہزار فرستادہ فرشتوں کے برابر قوت
دے گا بلکہ اگر تمہارے مخالف ہی جوش میں آ کر تم پہ حملہ شروع
کر دیا اور اگر تم ثابت قدم اور محتاط بنے رہے تو پروردگار تمہیں
گویا پانچ ہزار تباہ کُن فرشتوں سے بھی بڑھا دے گا۔" تمہاری
حوصلہ افزائی اس لئے کی گئی تھی تاکہ یہ مکمل اطمینان رہے کہ
فتح مندی غالب حکمت دان اللہ کے بغیر اور کسی کے ہاتھ نہ
ہوا کرتی ہے لیکن اُن کے مجاہدوں میں سے جنھوں نے بے ایمانی
کر کے اپنی ذلالت سے نامراد واپس بھاگ کر میدانِ جنگ کا
ایک بازو اکارت بنا لیا، اُن کو پھر بحال کرنا یا اُنہیں سزا

دینا اب آپ ہی کے اختیار میں نہیں ہے کیونکہ وہ خود ظلم کا ارتکاب
کر چکے ہیں اور زمین و آسمانوں میں جو کچھ ہے وہ سب اللہ ہی کا
ہے اور جو چاہے وہ بچاؤ حاصل کرتا ہے اور جو چاہے وہ عذاب
حاصل کرتا ہے۔ اور اللہ مہربان محافظ ہے۔

۵۵ب ۱۳۰-۱۴۱ امن کے مجاہدو! چڑھا ہوا سود پھر بڑھا ۱۳۰-۱۴۱ ۵۵ب
کر نہ کھاؤ۔ اللہ کے لئے محتاط بنے رہو تاکہ تم کامیاب بنے رہو گے
اور اُس آگ کے بارے میں بھی دور اندیشی سے کام لو جو دُشمنوں
کے لئے تیار کر رکھی گئی ہے۔ اللہ اور رسول کا مشورہ مان کر اپنے
لئے رحم بہم کرو۔ اور زمین و آسمانوں میں محتاط لوگوں کے لئے خلا
کی تیار رکھی وسیع مسرت اور تحفظ کے حصول کو سُرعت سے
کام لو۔ محتاط لوگ کسی بھی استعمال میں آئے بغیر رنج و راحت
کی گھڑیوں میں لوگوں کی امداد پر مستعد رہ کر عوام کے لئے عافیت
وافر بنائے رہتے ہیں اور اللہ بھی ایسے احسان مند لوگوں کو پسند
فرماتا ہے۔ ہر چند وہ جانتے ہیں کہ اللہ کے بغیر غلطیاں در اصل
اور کوئی معاف کر ہی نہ سکتا ہے۔ پھر بھی خدا یاد رکھنے کے باوجود
ایسے محتاط لوگوں سے اگر کبھی کوئی قصور یا غلطی سرزد بھی ہو جائے

تو اگر وہ اپنی غلطیوں پر ہٹ نہ کریں اور ایسی غلطیوں کے لئے وہ معافی کے طلب گار ہو جائیں تو پروردگار اُن کو معافی دیتا ہے۔ در اصل محنت کرنے والوں کو ایک ایسا عمدہ اجر مل جاتا ہے جس کے تحت مسرت کی دائمی نہریں بہتی رہتی ہیں۔ تم اِس قبل گزرے حق کی تکذیب کرنے والے اقوام کا حشر اگر دیکھنا چاہتے ہو تو دنیا بھر میں گھوم کر دیکھ آؤ یہ بیان عوام کے لئے مشعلِ راہ اور محتاط لوگوں کے لئے درس عبرت ہے کہ "کبھی ہمت نہ ہارو۔ اور مایوس نہ ہو جاؤ۔ کیونکہ اگر تم ایمان دار ہو تو تم سربلند رہو گے اور قدرت عوام میں زمانے کو اس طرح پلٹا دے گی کہ اگر تمہیں کوئی چوٹ بھی آئے تو تمام قوم اُسکو اپنے اوپر لگی چوٹ محسوس کرے گی اللہ دیکھنا چاہتا ہے کہ تم میں سے ایمان دار لوگ کون ہیں تاکہ اُن کو تم میں سے نمونے کے طور پکڑا جائے۔ اللہ کو کبھی غلط کار لوگ پسند نہیں ہیں بلکہ اللہ بے ایمانوں کو ایمان داروں کے خلوص سے مٹاتا رہے گا۔"

۱۴۲-۱۴۸ بے ایمان لوگ کیونکر یہ اندازہ لگاتے ہیں کہ ۵۶ ب
وہ یونہی بہشت کو سدھاریں گے اور اللہ کے پاس اُن کے جہاد

۵۶ ب الرکوع ۔ الرکوع

اور ثابت قدمی کا کوئی حساب نہیں ہے؟ وہ اپنی جان پر کھیلنے کی ڈھینگیں مارنے والے اپنے جوہر دکھانے کا موقعہ پہنچنے پر اس تاک میں رہے کہ "محمدؐ کیا ہے۔ وہ بس ایک رسول ہے۔ اس سے پہلے تمام رسول بھی مر چکے ہیں۔ اگر وہ بھی مر جائے یا مارا جائے تو ہم اُلٹے پاؤں بھاگ نکلیں گے"۔ ایسے بھگوڑے اللہ کا کچھ بگاڑ نہ سکتے ہیں جبکہ قدر شناس لوگ اللہ سے بھرپور معاوضہ حاصل کر لیتے ہیں کوئی بھی شخص مُعین اور اٹل موت سے اذنِ الٰہی کے بغیر نہ مر سکتا ہے بلکہ اپنے لئے نتیجۂ عمل یہ دنیا چاہنے والا یہ دنیا پاتا ہے اور اگلی دُنیا چاہنے والا اگلی دنیا بھی پاتا ہے ہر قدر شناس بھرپور معاوضہ حاصل کر لیتا ہے کتنے ہی لیڈر گزر چکے ہیں جن کی قیادت میں بے شمار حق پرست لوگ لڑے ہیں مگر راہِ حق میں کبھی عاجز کمزور یا بُزدل نہ بننے والے ثابت قدم لوگ ہی اللہ کو منظور رہتے ہیں۔ وہ پروردگار سے مانگتے ہیں کہ ہم ثابت قدم رہ کر بے ایمان اقوام پر غالب رہیں! چنانچہ ان کے نتیجۂ عمل میں اللہ نے اُن کو یہ دُنیا خوب اور اگلی دنیا خوبتر عطا فرمایا کیونکہ ایسے احسان مند لوگ اللہ کو پسند ہیں۔

۵۷ | ۱۴۹-۱۵۵

امن سے کے جھاڑ دو! ہٹ دھرم لوگوں کے اشاروں پر چل
کر بُری طرح پھر پیچھے نہ لُڑھک جاؤ۔ اللہ تمہارا حامی اور بہترین مددگار
ہے۔ بے ایمانوں میں قدرت فوراً بزدلی پیدا کرتی ہے کیونکہ وہ بہت
سے خود ساختہ پروردگاروں کو اپنے اوپر مسلط بنانے سے پریشانی کی
جھگڑوں میں مبتلا رہتے ہیں۔ اُن کو منشائے الٰہی سے تمہارے ہاتھوں
شکست ملنے میں اللہ کا وعدہ پورا ہونے کے بعد بھی جب تم میں بزدلی
اور اختلاف پیدا ہوتے اور دنیوی لالچ نے تمہارے قدم ڈگمگائے
تو تم میں کچھ عاقبت اندیش لوگ موجود ہونے کی طفیل سے تمہیں
کڑوی آزمائش میں پڑنے پر ہی بس کیا گیا اور مغلوب ہونے سے
اللہ نے تمہیں بچا لیا کیونکہ ایمان داروں پر اللہ کے بڑے عنایات
ہوا کرتے ہیں۔ عقب میں پیغمبر کی للکار کی پرواہ نہ کرتے ہوئے یہ
میدانِ جنگ سے تمہارے (بھگوڑوں کے) فرار کی ندامت تھی کہ
تم پر غموں کی ایسی بھرمار ہوئی کہ تمہارے پچھلے غم بھلانے کو تم پر
نئے غم وارد ہوتے رہے۔ آخر اللہ ہر شخص کے کردار سے آگاہ رہا
کرتا ہے مگر اس صدمے کے خاتمے سے اللہ نے تم میں سے
ایک گروہ کو اطمینان کی پُرکیف حالت نصیب فرمائی اور دوسرا

گروہ جو خوفِ جان سے اپنا حوصلہ ہار گیا وہ اپنے دلوں میں پوشیدہ
یہ حقیقت اب تم سے چھپا سکنے کو اللہ کے بارے میں بے بنیاد اور جاہلانہ
قیاس آرائیاں کرتے ہوئے تم سے پوچھتا ہیں کہ "ہمارے بس میں
کیا تھا؟" کہہ دے کہ "سب کچھ اللہ ہی کے بس میں ہوتا ہے" تو پھر
وہ جو یہ سوال کرتے ہیں کہ "بھلا اگر ہمارے بس میں کچھ ہوتا۔ تو ہمارے
لوگ کیوں مارے جاتے؟" کہہ دے کہ "اگر تم میں سے بھی کسی
کا مارا جانا بھی مقدر رہی ہوتا تو وہ بھی خود ہی اپنی قتل گاہ کی طرف
نکل آیا ہوتا۔ یہ دراصل اللہ کو تمہارے دلی ارادے پرکھنا اور
بزدلی عیاں بنانا تھا۔ ورنہ اللہ تمہارے دل کی باتوں سے خوب
آگاہ ہے۔ تم میں سے اُن بھگوڑوں کو دراصل بعض کمزوریوں کی
وجہ سے شیطان نے مقابلے کے ہی دن ڈگمگا لیا تھا۔ اور
اب انہیں اللہ ہی معاف کر سکتا ہے۔ کیونکہ اللہ بُردبار محافظ
ہے۔

۵۸ ب　۱۵۶-۱۶۴　امن کے مجاہدو! تم میں سے جو لوگ سفر　۱۵۶-۱۶۴　۵۸ ب
یا جہاد کو گئے ہوں اُن کے متعلق تم بھی کافروں کی طرح یہ نہ کہا کرو کہ
"اگر وہ ہمارے ہی پاس رہے ہوتے تو وہ مرجاتے یا مارے جاتے
۔

سے بچ جاتے"۔ اللہ نے ایسی باتوں کو کافروں کے لئے نفسیاتی حسرت کا باعث بنا دیا۔ در اصل مارنے اور زندہ رکھنے کا مالک اللہ ہی ہے اور وہی تمہاری تمام حرکات پر نگران ہے۔ راہِ حق میں مارے یا مارے جانے سے تمہیں جو تحفظ اور رحمت اللہ سے ملتی ہے وہ اُن ساری چیزوں سے یقیناً زیادہ بہتر ہے جو کافر جمع کرتے ہیں۔ تم کو آخر مر کر یا مارے جا کر ہی اللہ کے پاس پہنچنا ہے۔ اللہ کی مہربانی سے تم ایک دوسرے پر مہربان بن گئے۔ اگر تم میں نفرت کا ہی جذبہ قائم رہا ہوتا تو تمہارا ماحول ہی پراگندہ ہو جاتا۔ لہٰذا تم دوسروں پر مہربان رہو۔ دوسروں کو بچاؤ اور اپنے کام کا دوسروں سے مشورہ کر کے مصمم ارادہ کر کے اللہ پر توکل کیا کرو۔ ایسا توکل کرنے والے اللہ کو پسند ہیں۔ اگر تمہیں اللہ کی مدد ملے تو تم پر کوئی غالب نہ آ سکے گا۔ اور اگر وہ مدد نہ کرے تو تمہاری مدد کوئی نہ کرے گا۔ لہٰذا امن کے مجاہدوں کو اللہ پر توکل کرنا چاہے۔ اور خیانت ورزی کے لئے کبھی پیشوا نہ بننا چاہیئے۔ کیونکہ خیانت کا بوجھ قیامت تک خیانت کار سے نہ اُتر سکتا ہے۔ قیامت کے دن ہر شخص کو اپنے اعمال کا منصفانہ معاوضہ ضرور ملے گا۔ لہٰذا خدا کی رضامندی

ڈھونڈ نے والے اور خدا کی نافرمانی سے اپنے آپ کو جہنم کے
بدترین ٹھکانے کے مستحق بنانے والے لوگ کیونکر یکساں بن سکتے
ہیں۔ تمام لوگوں کو اللہ کے ہاں الگ الگ درجے ہیں اور اللہ
ہر ایک کے کارناموں پر نگران ہے۔

یہ اللہ کی بڑی عنایت ہے کہ اُس نے امن کے مجاہدوں
میں سے ہی اُن کے لئے اپنا رسول مبعوث فرمایا جس نے اُن کو
سدھایا۔ اور انہیں عقل و آئین سے روشناس فرمایا۔ ورنہ وہ
سبھی پہلے صریح گمراہ ہی تھے۔

۱۶۵-۱۶۸ مخالفوں پر کئی گنا مصیبت ڈھانے کے باوجود جب تم کو
سختی جھیلنی پڑتی ہے تو تم پوچھنے لگتے ہو کہ یہ سختی ہم پر کہاں سے آئی
ہے تم سے کہا جاتا ہے۔ کہ ہر چند اللہ ہی ہر چیز پر قادر ہے
مگر یہ سختی تمہاری اپنی لائی ہوتی ہے۔ ہاں دو فوجوں کے لڑنے
کے روز جو کچھ تم لوگوں کو جھیلنا پڑتا ہے۔ اُس میں اللہ کا منشار
یہ نمایاں بنا رہا ہے کہ تم میں ایمان دار کون اور منافق کون ہے۔
چنانچہ جب منافقوں سے کہا جاتا ہے کہ آؤ! اور اللہ کی راہ میں
جنگ یا مدافعت میں حصہ لیں تو یہ منافق کہتے ہیں کہ اگر ہمیں

پہلے کہا گیا ہوتا ہے کہ جنگ لڑنی ہے تو ہم ضرور تمہارے ساتھ آجاتے وہ دراصل اپنی دلی خواہش کو ایسی باتوں سے چھپا کر اپنے آپ کو بجائے ایمان کے کفر سے ہم کنار بنا رہے ہیں اُن کی چھپی باتیں اللہ کو سب معلوم ہوا کرتی ہیں۔ ایسے لوگ ایک تو خود بیٹھے رہتے ہیں اور دوسرے اگر ان کے بھائی بند جنگ میں کہیں مارے جائیں تو اُن کے متعلق بھی وہ کہتے پھرتے ہیں کہ انھوں نے بھی ہمارا ہی مانا ہوتا تو وہ بھی نہ مارے گئے ہوتے۔ ان سے کہہ دیں کہ بھلا اگر تمہاری یہ بات درست ہے تو جب تمہیں موت آجائے تو اُسے ذرا ٹال کر ہمیں دکھا دینا۔"

۱۶۹-۱۷۱ راہِ حق میں قتل ہونے والوں کو مردے تصوّر نہ کرو۔ وہ زندہ ہی رہتے ہیں اور اُن کو اپنے پروردگار سے رزق ملتا رہتا ہے اُن کو اللہ کی مہربانی سے جو کچھ مل رہا ہے۔ وہ اس پر مطمئن ہو کر جہاد میں پسماندہ مجاہد ساتھیوں (جن کو اُن کے ساتھ جامِ شہادت پینا نصیب نہ ہوا تھا) خوشی کا یہ پیغام دیتے ہیں کہ کبھی "غم نہ کرو۔ اور کسی حالت میں خوف نہ کھاؤ" شہید خدائی انعاموں اور فضیلتوں سے سرفراز ہو کر دُنیا کو خوشی کا یہ پیغام دے رہے ہیں کہ "اللہ کے یہاں ایمانداروں کے کارنامے کبھی بھی اکارت نہیں ہوتے ہیں۔"

۱۷۲-۱۷۷ ۵۹ب

اللہ اور رسول کے اس فرمان (جہاد) کی تعمیل میں زخمی ہونے
والے مجاہدوں پر عوام میں سے جو لوگ احسان کیا کریں اور اُن کی نگہداشت
رکھا کریں اُنہیں بھی اللہ سے بہت بڑے اجر ملیں گے۔ اور وہ لوگ
جن کے ایمان کو دشمن کی کثرت کے پرچار کی دھمکیوں نے ایسا اُبھارا کہ
انہوں نے حسبنا اللّٰہ نعم الوکیل کہکر رضائے الٰہی کے لئے لبیک
کیا۔ اور بعنایتِ الٰہی وہاں سے بخیر و عافیت پلٹ آئے انہوں
نے بھی اللہ سے بہت بڑی فضلیت حاصل کر لی دراصل شیطان
وہی ہے جو ہمدردی کی آڑ میں تمہیں جہاد سے خوف زدہ بنا رہا ہے
لہٰذا اگر تم مومن ہو۔ تو اللہ سے ہی ڈرو۔ کافروں سے کبھی خوفزدہ
نہ ہو جاؤ اور کُفر کی راہ میں لوگوں کی دوڑ دھوپ کی سرگرمیوں
سے مایوس نہ ہو۔ وہ اللہ کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔ بلکہ اسطرح
وہ لوگ دائمی زندگانی میں اپنا ہی حصہ گنوا کر اپنے ہی لئے بڑا عذاب
تیار کرتے رہیں گے۔ اسی طرح جو لوگ ایمان نظر انداز کر کے اپنے
لئے کُفر ہی مول لیں وہ بھی اللہ کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے بلکہ وہ اپنے
ہی لئے دردناک عذاب تیار کرتے رہیں گے۔ وہ لوگ یہ عذاب
اُن کو پہنچنے میں تاخیر ہونے کو اپنے حق میں کچھ اچھا تصوّر نہ کریں۔ بلکہ

قدرت کی طرف سے ایسی مہلت اُن کو اس لئے بھی ملتی ہے تاکہ
اگر وہ یہ بُرائیاں بدستور سمیٹتے رہے تو اُن کو رسوا کُن عذاب سے
دوچار ہونا پڑے ۔

ب ۹۰ ۱۷۸-۱۸۲ **امن کے مجاہدو !** تم میں سے نیک اور
بدفطرت لوگوں میں فرق نمایاں بنانے کے ساتھ ساتھ یہ سختیاں جن میں
تم مُبتلا ہو۔ اللہ رفع کرتا رہے گا چونکہ کوئی بھی پیامی یا تم میں سے کوئی
بھی شخص پوشیدہ اسرار کی آگاہیوں پر کسی بھی قسم کی دسترس خدائی
منشا کے بغیر پا ہی نہ سکتا ہے لہٰذا عظیم مفاد حاصل کرنے کو تم اللہ
اور اُس کے پیامیوں پر اعتماد کر کے دور اندیش بنے رہو۔ اور
وہ لوگ جنہیں اللہ سے کوئی ایسی فضیلت دستیاب ہوئی ہو۔ وہ عوام
کو اس سے فیض یاب نہ ہونے دینے کو اپنے لئے کچھ مفید تصور نہ کریں
ایسا کرنا خود اُن کے لئے بُرا ہے۔ کیونکہ اس قسم کی کنجوسی قیامت کے
روز اُن کے لئے گلے کا طوق بن کر رہے گی۔ آخر یہ زمین اور آسمان
اللہ کی ہی میراث ہیں۔ اور انسان جو کچھ بھی کر رہا ہے اللہ اس
سے باخبر رہتا ہے۔ اور اللہ ان کی باتیں سنتا رہتا ہے وہ غلط فہمی
میں مُبتلا ہو کر خیال کرتے ہیں۔ کہ ہم کو اتنے معلومات ملے ہیں کہ اب

اللہ کے پاس کچھ رہا ہی نہ ہوگا۔ اور یہ غلط گمانی ان پر اس قدر ثبت ہو جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے اُن رہنماؤں کو ہی ناحق قتل کرنے لگتے ہیں پھر قدرت کی طرف سے اُن کو دردناک عذاب کا وہ جواب ملتا ہے جو اُن کے کرتوت کا خمیازہ ہوتا ہے۔ اللہ اپنے بندوں پر کبھی ظالم نہیں ہے۔

۱۸۳-۱۸۶ جو لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں خدا کا حکم ہے کہ ہم تب تک کسی کو پیغمبر نہ مانیں جب تک وہ ہمارے سامنے سوختنی قربانی پیش نہ کرے۔ ان سے کہہ دیں کہ لوگوں کے لئے مجھ سے پہلے یقیناً بہت سے پیغمبر واضح دلائل لا چکے ہیں مگر جن پیغمبروں کا یہ حکم تم بیان کرتے ہو۔ اگر تمہارا کہنا درست ہوتا بھلا پھر اُن پیغمبروں کو کیوں قتل کیا گیا ہوتا؟ دراصل یہ لوگ جو تمہیں جھٹلائیں، وہ تم سے پیشتر فقط اُن سب پیغمبروں کو جھٹلا رہے ہیں۔ جو تم سے پہلے واضح دلائل ہوتے اصول اور روشن منشور لا چکے ہیں۔ آخر کار ہر شخص کو مرنا ہے اور ہر ایک شخص قیامت کو اپنا پورا معاوضہ پانے والا ہے۔ دراصل کامران وہ ہے جو قیامت کے روز دوزخ سے بچ کر بہشت میں داخل ہو سکے ورنہ یہ دنیا محض ایک نمایشی فریب ہے۔ یہاں ہر شخص کو جان

اور مال کی آزمائشیں آتی رہیں گی اور دھارمک اور توہم پرست لوگوں سے تم کو تکلیف دہ باتیں سُننی ہی پڑیں گی مگر تمہارا دور اندیش بن کر صبر کرنا بڑے حوصلے کا کام ہوگا۔

۱۸۷۔۱۸۹ دھارمک لوگوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ وہ عوام پر اصول الٰہی واضح کرنے میں کچھ بھی پس پردہ نہ رکھیں گے مگر وہ اس عہد سے منحرف بن کر معمولی مقصد براری کی خاطر اپنے اصول نیلام کر کے جو بُرائیاں سمیٹ رہے ہیں۔ وہ ایسے کارناموں پر کتنا بھی ناز کریں اور چاہیں کہ اُن کے اُن بیکار کارناموں پر اُن کی تعریفوں کے پل باندھے جائیں، تم گمان نہ کرو کہ اس طرح اُنہیں پریشانیوں سے خلاصی ملے گی بلکہ یہ ان کے لئے دردناک عذاب بن جائیں گے کیوں کہ زمین و آسمان کا مالک اللہ ہی ہے اور دراصل اُس کی ہی قدرت ہر ایک چیز پر حاوی ہے

۱۹۰۔۱۹۴ بلند و پست کائنات اور روشنی و تاریکیوں کے تصادم میں ہوشمندوں کے لئے یقیناً بڑے مظاہر موجود ہیں چنانچہ ہوش مند لوگ اُٹھتے بیٹھتے اور لیٹتے اللہ سے التجا کرتے رہتے ہیں کہ "پاک پروردگار! تو نے یہاں کوئی بھی چیز فضول نہ بنائی ہے

رکوع ۱۱ ب

ہمیں پریشان کن سختیوں سے بچالے (کیونکہ جب کوئی شخص پریشانیوں میں خود گھس آئے تو جب پروردگار بھی اُس کو ذلیل بناتا ہے تو اُس غلط کار کا کوئی مددگار بھی باقی نہ رہتا ہے) پروردگار! ہمیں غلطیوں سے بچالے اور ہمارے قصور معاف فرما! ہمیں موت سے پہلے آزادیوں کے ساتھ ہمکنار کرلے۔ پروردگار! انہیں وعدے اٹل ہوا کرتے ہیں۔ تو نے جن رعائتوں کا عہد اپنے پیغمبروں کے توسط سے کر رکھا ہے ہمیں اُس کا مستحق بنادے تاکہ ہم قیامت کے روز پریشان نہ ہونے پائیں"۔

195- پروردگار نے اس استدعا کو شرفِ قبولیت بخشتے ہوئے وعدہ کیا ہے کہ "خواہ تم میں کوئی مرد ہو یا عورت میں تم میں سے کسی کا کیا اکارت نہ ہونے دوں گا لیکن وہ لوگ جو میری راہ میں ستائے جائیں۔ جلاوطن یا خانہ بدر کئے جائیں یا لڑنے مرنے پر مجبور بنائے جائیں میں اُن کے سب قصور معاف کروں گا اور انہیں ایسی مسرتوں میں جاگزین بناؤں گا جو اُن کے لئے مزید مسرتوں کے منبعے بنتے رہیں گے۔ یہ میری بہترین رعایت ہے اور یہ رعایت میں نے اُن کیلئے ہی مخصوص فرمائی ہے"۔

۱۹۹-۲۰۰ ممالکِ عالم میں ہٹ دھرم لوگوں کی چہل پہل پر حیران نہ ہو جا۔ ان کے لئے یہ مزے عارضی ہیں۔ آخر کار اُن کے لئے دائمی ٹھکانے زوال کی غلیظ گہرائیاں ہوں گی۔ جب کہ محتاط بندوں کے لئے پروردگار کی ضیافت میں ایسی مسرتیں ہیں جو ان کے لئے دوسری مسرتوں کے منبع بنتے رہیں گے اللہ کی بہترین ضیافت آزاد لوگوں کے لئے ہی ہے۔ مگر دھارمک لوگوں میں بھی کچھ لوگ ایسے بھی ہوا کرتے ہیں کہ وہ اپنے اور تمہارے سبھی اصول مانا کرتے ہیں۔ انہیں اللہ کا اتنا احترام ہوتا ہے۔ کہ وہ کسی معمولی کام میں بھی اصولِ الٰہی کبھی نظر انداز نہ ہونے دیتے ہیں وہ بھی پروردگار سے اپنا بدلہ ضرور پالیتے ہیں اللہ کے ہاں حساب چکاتے کچھ دیر نہیں لگتی۔

امن کے مجاہدو! ثابت قدم رہو۔ ایک دوسرے کو برداشت کیا کرو۔ آپس میں رابطہ قائم رکھو۔ اور کامیاب رہنے کی خاطر اللہ کے لئے احتیاط سے کام لیتے رہو!

۞ ۞ ۞

# عورتیں

## مددگار اور مہربان اللہ کے نام

۴۲ ب

۱-۲ انسانو! تم اپنے معاشرے کی ترتیب میں دور اندیش بنے رہو۔ تم مردوں اور عورتوں کی کثرت پر مشتمل ایک ہی کنبے کے افراد ہو۔ اللہ اور باہمی حقوق کی نسبت شدید احتیاط سے کام لو اور بے کس لوگوں کے حقوق بحال بتلاتے رہو۔

۳-۴ عورتوں کی تشویشناک بے کسی کی صورت میں تم اُن میں سے دو۔ دو، تین تین یا چار۔ چار کو نکاح میں لا سکتے ہو۔ لیکن اگر کوئی اُن میں یکساں برتاؤ نہ ہو سکنے کی تشویش رہے تو ایک بیوی یا باندی ہی رکھنا ناانصافی سرزد ہونے سے بہتر ہے۔ آخر بیویوں کو مفت گزارہ دینا خاوند کے ذمہ ہوتا ہے۔ گو اگر کوئی بیوی خوشی سے اس

میں کوئی کمی بھی کرے تو اُس رعایت کا فایدہ اٹھانے میں بھی کوئی ہرج نہیں ہے۔

۵-۶ سرمائے پہ اللہ نے انسان کی ترقی کا انحصار رکھا ہے۔ یہ ناتجربہ کاروں کو نہ سونپو۔ اور اگر تمہاری تحویل میں کسی یتیم کا سرمایہ ہو تو تم اُس سرمائے سے اُس یتیم کو خوراک اور پوشاک دینے کے علاوہ یتیم کے مفاد میں اگر کچھ سوزدان ہو کر سکتے ہو۔ لیکن شادی کی حدِ بلوغ سے پہلے جونہی تم کو یتیم کی عقل میں پختگی نظر آنے لگے تو تم بلاتاّمل یتیم کا سرمایہ یتیم کو سونپ دو۔ یتیم کی نابالغی میں یتیم کا سرمایہ فضول خرچیوں میں اُڑانے کا کسی کو اختیار نہیں ہے بلکہ یتیم کا سرپرست اگر امیر ہو تو اُس کو یتیم کی پرورش مفت کرنی چاہیے لیکن اگر سرپرست خود غریب ہی ہو۔ تو مناسب صرفہ کاٹ کر باقی سرمایہ گواہوں کے روبرو یتیم کو سونپنا چاہیے یتیم کا حساب لینے کو اللہ خود بھی کافی ہے

۷-۱۰ والدین اور اقربا کا ترکہ (خواہ کم ہو یا زیادہ) اس میں سے ہر مرد اور عورت مقررّہ حصہ پانے کے حق دار ہیں۔ وراثت بانٹتے وقت متوفی کے دوسرے رشتہ داروں، بےکسوں اور ناداروں

کے گزارے کو بھی کچھ دلوانے کی نسبت مناسب بات کیا کرو۔ دیکھو! اپنے پس ماندوں کو ناتوان چھوڑنا تمہیں کتنا پریشان بناتا ہے۔ لہٰذا اللہ کیلئے دور اندیش بن کر درست روی کی بات کیا کرو۔ کیونکہ بیکسوں کی دولت ہڑپنے والے لوگ گویا اپنا پیٹ آگ سے بھر کر پریشانی کی طرف لپک رہے ہیں۔

ب ۶۳ ۱۱-۱۴ اللہ داناو بینا ہے۔ اُس کی تجویز ہے کہ متوفی کی بے باقی قرضہ اور اطلاقِ وصیت کے بعد اُس کی وراثت اُس کے اولاد اور اجداد میں بلاتمیز افادیت اس طرح تقسیم ہو۔ کہ مذکر کا حصہ مؤنث کے حصے سے دُوہرا ہے۔ اور اگر متوفی کی پسماندہ صرف بیوی ہو تو وہ نصف اگر کئی بیویاں ہوں تو وہ دو تہائی، اولاد والے متوفی کے والدین چھٹا حصہ، بے اولاد متوفی کی ماں تیسرا حصہ، بھائی والے متوفی کی ماں چھٹا حصہ، لاولد متوفی بیویوں کے خاوند نصف، بااولاد بیویوں کے خاوند چوتھا حصہ، بے اولاد خاوندوں کی بیویاں چوتھا حصہ، بااولاد خاوندوں کی بیویاں آٹھواں حصہ، بلا اولاد و اجداد متوفی کا اکلوتا بھائی یا بہن چھٹا حصہ اور اگر بہن بھائی ایک سے زیادہ ہوں تو وہ ایک تہائی حصہ متوفی کے غیر معاندانہ قرضوں کی بے باقی اور وصیتوں

کے اطلاق کے لیے بدلے سکیں گے۔ اللہ آگاہی اور تحمل کا سرچشمہ ہے
خدائی حد بندیاں اپنانے میں خدا اور رسول کے فرمانبردار بہت کامیاب
رہیں گے وہ ایسی جنّت کے ہمکنار بنیں گے جس کے تحت دائمی مسرّت کی نہریں
جاری ہوتی رہیں گی مگر خدا اور رسول کے نافرمان لوگ ان حد بندیوں میں
تجاوز کر کے اپنے لئے ہمیشہ عذاب دینے والی ذلالت کی آگ بھڑکاتے
رہیں گے۔

۱۵، ۱۸ ان عورتوں کو جنہوں نے کھلے بندوں (چار کس کے روبرو) ۶۴ب
کسی غلط روی کا مظاہرہ کیا ہو۔ اُن کو تب تک کبھی پھر اپنے گھروں سے
باہر جانے کی اجازت نہ دو جب تک خدا اُن کا کوئی چارہ نہ فرماتے اور
اُن مردوں کو بھی جو اس قسم کی غلط روی کے اس طرح مرتکب ٹھہریں
اُن کی بھی مذمت کرتے رہو لیکن اگر وہ باز آ کر راہ راست اختیار
کریں تو پھر اُن سے تعرض نہ کیا کرو۔ کیونکہ اللہ تلافی کرنے والا مہربان
ہے اللہ دانا و بینا ہے۔ وہ ناسمجھی سے غلطی کے مرتکب ہو کر فوری طور
نادم ہونے والے لوگوں کو معاف کیا کرتا ہے لیکن آخر دم تک بدکرداری
پر ڈٹے رہے لوگوں کی معافی کے لئے پکار جب اکارت بن جاتی ہے تو
وہ ہٹ دھرمی کی موت مرکر اپنے لئے دردناک عذاب تیار کر رہے ہیں۔

۱۹-۲۲
امن سے کے مجاہدو ! عورتوں پر زبردستی مسلط بنا
رہنا یا اُن کو بخشی چیزوں کے آزادانہ استعمال سے اُن کو روک لینا تمہارے
لئے زیبا نہیں ہے۔ عورتوں کے ساتھ شایانِ شان برتاؤ کیا کرو بیوی
سے اگر کوئی ایسی غلطی بھی سرزد ہو جائے جو تمہیں پسند نہ ہو۔ ہو سکتا ہے
کہ اللہ اُس کو بے پناہ خوبی میں بدل دے لیکن اگر تمہیں ایک بیوی کی جگہ
کوئی دوسری بیوی کا بیاہ رکھنی ہو۔ تو خواہ تم نے پہلی بیوی کو خزانہ ہی کیوں
نہ بخشا ہو تم کسی بھی حیلے سے کوئی بھی چیز اس سے واپس نہ لے سکو گے
ایسا کرنا واضح گناہ ہے آخر ایک مضبوط معاہدے میں جکڑنے اور ایک
دوسرے سے فیض یاب ہونے کے بعد اب تم اُس بیوی سے کچھ کیسے
واپس لے سکو گے ؟

۲۳-۲۸ — ۶۵
عورتیں جن کے ساتھ تمہارے باپ شادی کر چکے ہوں۔ اُن
کے ساتھ تم نکاح نہ کرو یہ شدید بے حیائی اور بدچلنی ہے۔ اسی طرح
ماں۔ بیٹی، بہن۔ پھوپھی۔ موسی۔ بھتیجی۔ بھانجی، رضاعی ماں رضاعی
بہن۔ ساس۔ سوتیلی بیٹی۔ بہو۔ موجودہ بیوی کی بہن اور اپنی بیوی
باندیوں کے بغیر تمام خاوند والی عورتوں کے ساتھ نکاح حرام ہے
اب تک اگر کچھ غلطی تم کر چکے تو وہ ہو چکی ہے لیکن اب اللہ تمہارا مدد گ

محارتا ہے اور اللہ کی یہی تجویز ہے کہ ان اور خاوند والی بیویوں کے بغیر جن کے ساتھ بھی چاہو جنسی بے راہ روی کے لئے نہیں بلکہ مقدس ازدواجی زندگی بنانے کو تم اپنے مصارف سے نکاح کر سکتے ہو اور مصارف کے بل پہ تم اُن سے لطف اندوز ہو سکتے ہو مگر اس سلسلے میں تم نے جو کچھ دینا ذمہ لیا ہے وہ بیویوں کو ادا کرنے کے تم پابند ہو۔ البتہ اس میں باہمی رضامندی سے کبھی کچھ ترمیم کرنے میں کوئی ہرج بھی نہیں ہے۔ اللہ دانا و بینا ہے اور اللہ ہی جانتا ہے کہ تم میں سے کون کس سے زیادہ ایمان دار ہے۔ لھذا اگر تمہیں کسی آزاد مسلمان عورت کے ساتھ شادی کر سکنے کی مقدور نہ ہو تو کسی مسلمان باندی ہی کے ساتھ اُس کے مربیوں کی آمادگی سے نکاح کر لو۔ اور اُس کو مناسب لوازمات ادا کرتے رہو۔ لیکن شادی کا مدعا کوئی خفیہ سازو باز یا جنسی بے راہ روی نہیں بلکہ مقدس ازدواجی زندگی بنانا ہی مقصد ہونا چاہیئے۔ پھر اگر ایسی عورت کسی ایسے قصور کی مرتکب بھی ٹھہرے جس سے تمہیں کسی طرح کی ندامت سے دوچار ہونا پڑے تو بھی تم اس کو آزاد عورت کی نصف ہی سزا دے سکتے ہو۔ اگر تم اُس کا قصور برداشت ہی کر لو گے وہ تمہارے

ہی لئے اچھا ہے گا۔ اللہ مہربان محافظ ہے۔ اس وضاحت سے اللہ
تمہیں قدیم انسانی تجزیوں کی طرف مراجعت کی رہنمائی فرما کر تمہاری تلافی
کرنا چاہتا ہے۔ اللہ علم و حکمت کا سرچشمہ ہے اور وہ تمہاری بھلائی کا
متمنی ہے مگر تم میں سے شہوت کے متوالے جنسی بے راہ روی میں بڑھ
چڑھ کر مبتلا رہتے ہیں اس بارے میں اللہ تمہیں سبکسار بنے رہنا چاہتا ہے
کیونکہ انسان میں دراصل یہ فطری کمزوری ہے

۷۶ — ۱۹-۳۱

امن کے مجاہدو! تم رضامندانہ تجارت کے
سوا آپس میں ایک دوسرے کا مال ہڑپ کرنے سے خود اپنے آپ کو ہلاکت
کا شکار نہ بناؤ۔ اللہ تم پر مہربان ہے مگر بدمعاملگی اور غلط کاری پر انسان
کو فوری پریشانیوں میں مبتلا ہونے کے راستے بھی اللہ نے ہی وا کر رکھے
ہیں۔ اور ممنوع فحش کاریوں سے اجتناب تمہاری کوتاہیوں کو دور کر کے
تمہیں معزز مقام پر متمکن بنا سکتا ہے۔ تم کسی شخص میں اوروں پر کسی
فطری فضیلت کی موجودگی کو باہم کدورت کا باعث نہ ہونے دو کیونکہ
دراصل سب کچھ اللہ ہی جانتا ہے تم بھی لہٰذا فطری فضیلتوں کی استدعا
اللہ سے ہی کیا کرو۔

۳۲-۳۵ — خاوندوں کو مردانہ اور بیویوں کو زنانہ حقوق اور ذمہ داریاں ہیں

اللہ نے ان میں سے ہر ایک کو اپنے والدین اور قرابتداروں کی وراثت
پانے کا حق دار اور باہم طے شدہ معاہدوں کی پابندیاں نبھانے کا ذمہ دار
قرار دیا ہے۔ اللہ ہر چیز پر کڑی نگرانی رکھے ہوئے ہے۔ بیوی پر خاوند
کو اس بناء پر ترجیح حاصل ہے کہ خاوند کو بیوی کے مصارف برداشت
کرنے ہوتے ہیں۔ اور صالح بیویوں کو اپنے اپنے خاوندوں کی تابعداری
کے علاوہ خاوندوں کی عدم حاضری میں اپنے فطری تحفظات کی نگرانی
خود کرنی ہوتی ہے کیونکہ بیوی کی کوئی شوریدہ سری خاوند کے لیے
تشویشناک بن جانے کی صورت میں خاوند بیوی کی فہمائش، ترکِ موالات
اور ڈانٹ ڈپٹ بھی کر سکتا ہے لیکن چونکہ دراصل افسرِ اعلیٰ اللہ ہی ہے
لہٰذا جونہی بیوی درست روی پر آجائے خاوند مزید کسی متبادل چارۂ کار
کی تلاش فوراً ترک کر لے۔ ورنہ میاں بیوی میں یہ تشویشناک رخنہ
بھلانے کو فریقین کے دو اختیار مند نمائندوں کا تقرر عمل میں لایا جائے
ممکن ہے کہ اللہ انہیں فریقین میں کسی مفاہمت کرنے کی توفیق بخشے
کیونکہ اللہ ہی آگاہی اور جانکاری کا حقیقی سرچشمہ ہے

اللہ کے بغیر اور کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین، رشتہداروں، ۳۶-۴۲
بے کسوں، غریبوں، اپنے اور پرائے ہمسایوں، ساتھیوں، مسافروں

اور ماتحتوں کے ہمدرد بنے رہو۔ مغرور، متکبر لوگ اللہ کو پسند نہیں یا وہ خود غرضی میں مبتلا ہونے سے دوسروں کو بھی غرض مند بننے کا سبق دے کر نہ صرف عنایتِ الٰہی اکارت بناتے ہیں بلکہ وہ کافر عذابِ الٰہی کی ذلالت کو بھڑکا رہے ہیں۔ وہ بڑے ہمعصرِ شیطان کے ساتھی خدا اور آخرت کے یقین سے محروم رہ کر محض نمود و نمائش کی خاطر دولت برباد کر رہے ہیں اللہ ہی انہیں خوب جانتا ہے کیا ہی اچھا ہوتا کہ یہ جو کچھ اللہ نے انہیں عطا فرمایا تھا اگر انہوں نے اللہ اور آنے والے روشن دور کی ہی خاطر خرچ کیا ہوتا جب کہ اللہ کے ہاں ذرا بھر حق تلفی کا امکان نہیں ہے بلکہ وہ نیکیوں کو دوبالا کر کے نیکو کاروں کو بڑے معاوضوں سے نوازتا ہے آخر جب ہر قوم کو بطور نمونہ پیش کیا جائے تو اُن کا کیا حشر ہو گا؟ کیونکہ خدا کے وہ منکر اور رسول کے وہ نافرمان لوگ راکھ بن کر بھی اللہ سے کسی بات کو نہ چھپا سکیں گے۔

ع ۶　۴۳-۴۵　امن کے جا دھرو! ذہنی اُلجھن کی صورت میں تاوقتیکہ خوب سمجھ کر نہ بول سکو۔ اور نہ بدنی غلاظت کی صورت میں تاوقتیکہ غسل نہ کر لو۔ تم ماسوائے اِدھر اُدھر گھومنے کے لیے آپ

کو عمل میں نہ چھونکو۔ ہاں بیماری یا سفر کی حالت میں ٹٹی یا مجامعت کرنے
کے بعد پانی نہ ملنے پر تم کسی پاک چیز سے ہاتھ منہ پونچھ سکتے ہو۔ اللہ
درگزر کرنے والا محافظ تمہاری سرپرستی کو کافی ہے وہ تمہیں ضرور
کامیاب بنا دے گا۔

اللہ تمہارے دشمنوں کو بھی خوب جانتا ہے بھلا دیکھتے نہیں
۴۶۔۵۰ کہ اصول کے پابند ہونے کا دعوےٰ کرنے کے باوجود تم میں انتشار
پیدا کرنے کی نیت سے وہ خود اتنے بڑے بھی انتشار مول لے رہے ہیں
اور اُن کے مہذب لوگ بھی اصول شکنی کر سکنے کی خاطر اپنے اصولوں
کی عبارت توڑ مروڑ کر زبانی جمع خرچ سے سُنی اَن سُنی بنا کر اور
اپنی من مانی منوانے سے نظام الٰہی کو بھی ڈھکوسلہ بنا رہے ہیں۔
کیا ہی اچھا ہوتا کہ اگر بجائے اس کے وہ اپنے ہی اصول پر کاربند
رہتے اور دوسروں کو بھی اُن کے وہ اصول سُننے اور دیکھنے کا موقعہ
دیتے مگر وہ اپنی ہٹ دھرمی سے اپنے آپ کو ہدفِ ملامت بنا لیتے
ہیں۔ دراصل انہیں اپنے اصول پر بھی کوئی اعتماد نہ ہوتا ہے۔ اصول کے
اِن دعویداروں کو کہا جاتا ہے کہ حکمرانی خدا کی ہی قائم رہے گی لہٰذا
تب اس کے کہ اُن کی صورتیں موت سے مٹ جائیں یا ذلت اُن پر پھر

لوٹ آئے یا سنیچر والوں کی طرح قدرت کی پھٹکار سے وہ بھی دھتکارے
ہی جائیں وہ ان حقائق کو تسلیم کریں جن سے خود اُن کے مسلّمہ اصول کی
تائید ہوتی ہے۔ دراصل اللہ کے بغیر اور کسی کو خدا ماننا ناقابل تلافی
غلطی اور سنگین جرم ہے کیونکہ وہم پرستی کے سوا باقی ہر ایک کوتاہی کی
تلافی متلاشیوں کے لئے ممکن ہے۔

۵۱ - ۵۸ لوگ جو اپنے آپ کو پیدائشی مقدس کہتے تمہیں دکھائی دیتے ہیں ۷۹ ب
وہ دراصل خدا پر اس جھوٹی تہمت کا بھرپور مظاہرہ کر رہے ہیں کیونکہ
اللہ تقدس کے متلاشیوں کو تقدس عطا فرمانے میں ذرا بھر کبھی حق تلفی
نہ فرماتا ہے یہ کر دیکھ! وہموں اور فریبوں میں مبتلا یہ نیم دھارک
لوگ ایمانداروں کے طور طریقوں پر اپنے کفر کی ایسی ترجیحوں سے اللہ
کی پھٹکار کا شکار بنا کر اپنے آپ کو بے یار و مددگار بنا رہے ہیں اگر
ایسے لوگوں کو کبھی حکومت جمانے کا موقعہ بھی ملے تو وہ عوام کے پاس
پھوٹی کوڑی بھی نہ رہنے دیں گے انہیں عوام میں سے کسی شخص کو خدا
سے کوئی فضیلت ملنا بھی ناگوار گزرتا ہے جب ابراہیم کے اولادوں
کو قدرت نے عقل اور اصول عطا کر کے انہیں ایک عظیم سلطنت مرحمت
فرمائی تو اُن میں سے بعض نے اس بارے میں ایمانداری سے کام لیا

اور بعض نے جب ایمان داری سے انحراف کیا تو اُن کے لیے یہی قدرت
کی سختی بھی کافی تلخ ثابت ہوتی ۔ دراصل اصولِ الٰہی سے انحراف کرنے
والوں کو پھر قدرت ایسی پریشانی میں مبتلا کرتی ہے کہ اُن کی چمڑی اُکھڑ
جاتے پر مزید سختیاں جھیلنے کو قدرت سے اُنہیں نئی کھال ملا کرتی ہے
اللہ دانائی کا غالب سرچشمہ ہے جب کہ ایمان داری سے صلاحیت
کے کام کرنے والے لوگوں کے یافتہ قدور سرعت سے ایسی فرحتوں
کے منبعے بنتے رہیں گے جن کے تحت مزید مسرتوں کی دائمی نہریں پھوٹتی
رہیں گی وہ عگ شگفتہ سماج اور خوش حال چھاؤں میں جاگزین رہیں گے
لہٰذا تمہیں اللہ امانت دار بنے رہنے اور عوام پر احکام وزری
میں انصاف برتنے کی تلقین کرتا ہے ۔ اللہ کی نصیحت تمہارے لئے
کافی ہے اور وہ سب کچھ سُنتا اور دیکھتا ہے ۔

۷ ع ۵۹-۷۰ اُمّت کے مجاہدو! تمہیں اگر اللہ اور
آنے والے روشن دَور کا یقین ہے تو تم اللہ اور رسول کی فرمان
برداری کے علاوہ اپنے حکمرانوں کا کہا بھی مانا کرو مگر باہمی نزاع
کی صورت میں خدا اور رسول کی طرف رجوع کرنا ہی تمہارے لئے
مفید اور بہتر مفاہمت ہے ۔ تم اور تمہارے اسلاف کو نزول

ہوئے اصول پر اپنے ایمان کی بنیاد بنانے کی ڈھینگیں مارنے والوں کو دیکھتے نہیں۔ وہ خدائی ممانعت کے باوجود طاغوتی حکومت کو تعاون دے کر طویل شیطانی جھگڑوں میں اپنے کو پھنسا رہے ہیں۔ کہ اگر تم خدا اور رسول کے اصول کی طرف لوٹ آنے کی ان کو دعوت بھی دو گے تو وہ منافق تمہیں ملنے سے بھی کترائیں گے لیکن آخر کار جب وہ اپنے ہاتھوں تیار کئے اِس پھندے میں خود کو جکڑا پالیں گے تو دیکھنا کہ وہ تمہارے پاس آکر کس منہ سے یہ باور دینے کو خدا کی قسمیں کھائیں گے کہ ہمارا مقصد محض بہبودی اور بھلائی ہی تھا۔ اُن کے دلوں میں جو بھی تھا اللہ کو اس کی خوب خبر ہے۔ اب اُن سے وہ تعرض نہ کرو البتہ تم ان کو فہمائش اور ان کے بارے میں مؤثر پرچار کیا کرو۔ قدرت نے کسی پیغمبر کو بھی فرمانِ الٰہی کے خلاف اطاعت کے لئے تم پر مامور نہ فرمایا ہے اور اب یہ اپنے آپ کو مصیبت میں مبتلا کرنے والے لوگ جو تحفظاتِ الٰہی اور اُن تحفظات کی خاطر جو رسول نے اُن کے لئے رکھے ہیں تمہارے پاس آئیں تو وہ بھی اللہ کو تلافی کرنے والا مہربان پائیں گے لیکن تاوقتیکہ اپنے اختلافی اُمور میں تمہارے احکام ماننے اور اس بارے میں تمہارے فیصلے تہہِ دل

سے تسلیم کرنے میں وہ کوئی ذاتی جھجک محسوس کریں اُن میں تمہارے پروردگار یا اور کسی چیز کا بالکل کوئی ایمان ہی نہیں ہے۔ اگر ہم نے اُن کے لئے کوئی ایسی تجویز رکھی ہوتی کہ "تم اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال دو۔ یا اپنے گھر بار چھوڑ دو"۔ تو تھوڑے ہی لوگ ایسا کر سکتے تھے مگر انہیں قوی دلائل پر مبنی ایسی مصلحتوں پر عمل پیرا ہونے کو کہا جاتا ہے۔ جو خود اُن کے لئے بھی مفید ہیں اور جن سے اُن کو قدرت کے عظیم معاوضے اور راہ راست شریعت سے دستیاب ہو سکتے ہیں۔ دراصل خدا اور رسول کے ہی فرمان بردار رہنے والے لوگ اللہ سے امتیاز پانے والے نبیوں، راست بازوں نمونے کی شخصیتوں۔ مصلحوں اور بہترین لوگوں کی قطار میں جگہ پا لیتے ہیں۔ اُن کو یہ فضیلت ملنے کی حقیقت جاننے کے لئے بس اللہ کا ہی علم کافی ہے۔

ب ۱۷ ۷۱-۷۶ امن کے مجاہدو! مضبوط دفاع در دست رکھ کر جوق در جوق یا ایک ساتھ اپنے بچاؤ کی یلغار کو نکل آؤ۔ مبادا کہ لڑائی میں تمہارے ساتھ نہ آنے والے کسی بھی شخص کو یہ کہنے کا موقعہ ملے کہ "خدا نے مجھے اُن کے ساتھ لڑائی کو جانے سے بچا لیا ہے" بلکہ خدا کے فضل سے تمہاری کامرانی پر اُس کو تمہاری اعانت نہ کرنے کا افسوس کرتے ہوئے کہنا پڑنا چاہیئے کہ "کاش اس عظیم کامیابی

میں مجھے بھی شمولیت نصیب ہوئی ہوتی"! جب جانِ عزیز سے عُقبیٰ خریدنا چاہنے والے لوگوں کو خدائی جنگ میں کُود آنا چاہیئے کیونکہ وہاں پہ ہی مرنا اور مارنا دونوں اُس عظیم معاوضے کا فوری سبب بنا کرتے ہیں تو کیوں نہ تم اللہ کے لئے اُن بے بس مردوں عورتوں اور بچوں کی خاطر لڑتے ہو جو کمزور پاکر دبا لیئے گئے ہیں۔ اور فریاد کر رہے ہیں کہ "خدایا تم ہی ہمارے لیئے کوئی مددگار حامی بھیج دے ورنہ ہمیں اس ملک سے ہی نکال دے جہاں ظالم لوگ مسلّط ہوئے ہیں"۔ آخر جب بدکردار لوگ گمراہیاں مسلّط کرنے کے لیئے لڑتے ہوں تو ایمان دارو! تمہیں خدا کے لیئے لڑنا چاہیئے۔ اور یقین رکھو کہ جب تم شیطان کے اُن حامیوں کو للکارو گے تو اُن کے تمام شیطانی منصوبے تارِ عنکبوت ہی ثابت ہو کر رہیں گے۔

۷۷-۷۹ دیکھ! اپنی مٹھیاں بند رکھ کر اِن محض نمازیں پڑھنے اور خیرات دینے کو ہی کافی باور کر بیٹھنے والے لوگوں کو جب جہاد تجویز کی جاتی ہے تو خدا سے زیادہ لوگوں سے ڈر کر ان میں سے اکثر لوگ ایسے حیلے تراشنے لگ جاتے ہیں کہ "اِس چند روزہ زندگانی میں آخر پروردگار ہمیں لڑ مرنا ہی کیوں تجویز کرتا ہے"؟ اُن سے کہدے

کہ دُنیا میں سکون دیرپا نہیں ہے جب کہ عُقبیٰ (جہاں کسی کے لئے ذرہ بھر بھی حق تلفی کا احتمال نہیں) ایک متقی کے لئے خوب تر جگہ ہے اور موت سے کوئی راہِ فرار ملنا آخر اُونچے ستاروں پر بھاگ کر بھی تمہیں کبھی دستیاب نہ ہو سکے گا۔" یہی وہ لوگ ہیں جو تمہارے اچھے انجام کو قدرتی نتیجہ قرار دیدیں گے اور بُرے انجام کا تمہیں ہی ذمہ دار ٹھہرائیں گے آخر اِن لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ یہ نہ سمجھ سکے ہیں کہ اللہ نے یہ سب کچھ مقرر کر رکھا ہے کہ انسان کی کامیابی اللہ کی مہربانی اور انسان کی ناکامی خود انسان کی اپنی ہی کوتاہی ہوا کرتی ہے۔؟

۸۰-۸۲ تم جو عوام کے لئے پیامی مامور ہوئے ہو تو اللہ خود تمہارے لئے کافی ثبوت موجود ہے۔ اور اللہ کے پیامی کا حکم مان کر انسان دراصل اللہ کے حکم کی تعمیل کرتا ہے۔ اور اللہ کے پیامی کی تجویز رد کرنے والوں کے تحفظ کی تم پر کوئی بھی ذمہ داری عاید ہی نہ ہوتی ہے۔ لہٰذا فرمان دار رہنے کا وعدہ کرنے کے بعد جو لوگ تمہارے احکام پس پشت ڈال کر کچھ اور ہی سرگوشیوں میں لگے رہیں اور جونہی اللہ اُن کی چالبازیوں کو ننگا کرے تو تم اللہ پر بھروسہ

کر کے اُن سے کنارہ کش ہو جاؤ تمہارے لیئے اللہ کافی کارساز ہے۔
در اصل اُنہوں نے کبھی یہ سوچا ہی نہ ہوتا ہے کہ اگر یہ قرآن بھی غیر
الٰہی پروگرام ہوتا تو یہ بھی تضاد ہی سے لبریز ہوتا۔
۸۳-۸۷ فرمانبرداروں لوگوں کو کہہ دیں کہ "تمہارے پاس جو بھی
افواہ پہنچے وہ اُس کی اطلاع پیامی یا اپنے حکام کو دے کر اصیلہ:
اُن سے دریافت کیا کریں ورنہ اگر اللہ کا فضل اور رحم شامل نہ
رہے تو تم میں سے بھی کافی لوگ شیطان کے پیچھے بہک جائینگے۔
جہاد فی سبیل اللہ میں خود شامل ہو کر ہی تم دوسرے ایماندار لوگوں
کو جہاد میں شامل ہونے کی ترغیب دے سکتے ہو۔ تاکہ اللہ بدکردار
لوگوں کی بُرائیوں کا خاتمہ کرے کیوں کہ اللہ کو بُرائیاں شدید ناپسند
ہیں اور بُرائیوں کا خمیازہ بھی عبرت ناک بُرا ہی ہوا کرتا ہے۔ لہٰذا
خوبیوں کی تائید کرنے والوں کو خوبیاں ہی ملیں گی اور خرابیوں کی تائید
کرنے والوں کو خرابیوں کا ہی خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ اللہ دراصل
ہر ایک چیز کو قوت بخشتا ہے تمہیں جو شخص جس احترام سے خطاب کیا کرے
تم اُس سے بڑھ کر اُس کا احترام کیا کرو۔ یا کم از کم یکساں احترام
سے اُس کو جواب دیا کرو۔ خدا کے پاس ہر ایک چیز کا حساب

رہا کرتا ہے۔ اللہ کے بغیر اور کوئی خدا تو ہے ہی نہیں اور وہ تم سب کو حقیقتاً دورِ محشر کے لئے جمع کرتا رہا ہے۔ بھلا اللہ کی یقین دہانی سے بڑھ کر اور کس کی بات تمہارے لئے قابلِ باور ہو سکتی ہے۔

۸۸-۹۰ ع۴ منافقوں کے بارے میں متصادم رائیوں میں نہ بٹ جاؤ جب منافقوں کے کردار سے قدرت نے اُن کی صلاحتیں ہی اوندھی بنا لی ہوں تو بھلا جسے قدرت نے ہی انتشار میں مبتلا کر رکھا ہو۔ تو تمہاری رہنمائی اُس کو کیا کر سکتی ہے۔ ایسے لوگ اپنی طرح منکر بنا کر اپنے ہی ساتھ ملا سکنے کو لئے تمہیں بھی ورغلانے کے کوشاں رہیں گے۔

۸۹-۹۱ جو شخص اپنا گھر بار چھوڑ کر راہِ الٰہی میں جہاد کرنے خود نہ نکلے میدان جنگ کے لئے اُس کی سرپرستی اختیار نہ کیا کرو۔ اور جو شخص میدانِ جنگ میں لڑنے سے ہی منحرف بن جائے اُسے دیکھتے ہی مار ڈالو لیکن اگر وہ تمہارے کسی حلیف قوم کی پناہ میں ہو۔ یا وہ تمہارے دشمن کے ایسے لوگ بھی ہوں کہ اگر خدانخواستہ وہ تم پر مسلط ہوئے ہوتے تو وہ تمہیں مارنے سے بھی دریغ نہ کرتے لیکن اگر ایسے لوگ بھی لڑنے سے کنارہ کشی اختیار کر کے تمہارے

آگے اپنی سلامتی (کے ہتھیار) ڈال دیں۔ اللہ نے تمہارے
لئے اُن پر دست درازی کرنے کا کوئی راہ جواز ہی باقی نہ رکھا ہے
البتہ وہ لوگ جو تم کو اور تمہاری حریف قوم دونوں کے ساتھ پُر امن رہنے
کا تمہیں باور دیں اگر ہنگامی حالات کے بدوران کبھی وہ لڑائی میں
اُلجھ آئیں اور وہ باز آکر صلح صفائی سے اپنی کاروائی نہ روک دیں
تو اُنہیں دیکھتے ہی مار ڈالو یا اُنہیں گرفتار کر لو۔ تمہیں اُن پر طاقت
استعمال کرنے کو کھلی اجازت دی جاتی ہے۔

۹۲-۹۳ کوئی سے مسلمان کبھی دوسرے مسلمان کو قتل نہ کر سکتا ہے
ہاں اگر بدورانِ جنگ کہیں بھول چوک سے کسی ایسے قتل کا ارتکاب
ہو بھی جائے۔ تو ایسے مرتکب کو خون بہا ادا کرنے کے علاوہ ایک
مسلمان غلام آزاد کرنا پڑے گا (البتہ مقتول کے وارثوں کو خون
بہا معاف کرنے کا حق حاصل ہے) اور قتل شدہ مسلمان تمہارے
خلاف لڑتی قوم کا آدمی ہونے کی صورت میں بھی مرتکب مسلمان کو
ایک مسلمان غلام آزاد کرنا پڑے گا اور اگر قتل شدہ مسلمان
تمہارے کسی حلیف قوم کا آدمی ہو۔ تو قاتل مسلمان کو اس قوم کا
مُسلمہ خون بہا ادا کرنے کے علاوہ خدا سے یہ گناہ بخشوانے کی

کی خاطر ایک مسلمان غلام آزاد کرنا یا دو ماہ کے مسلسل روزے رکھنے
کا کفارہ دینا پڑے گا۔ اللہ علم و حکمت کا سرچشمہ ہے۔ وہ کسی
بھی امن پسند آدمی کو جان بوجھ کر مارنے والے قاتل کی مذمت
کرتا ہے۔ ایسے قاتل کے لیے دائمی جہنم خدائی قہر ہے تم بھی ایسے
آدمی کے لئے سنگین سزا مرتب کیا کرو۔"

امن کے مجاہدو! راہِ حق میں تمہیں اگر کہیں
۹۲-۰ حملہ بھی کرنا پڑے تو باضابطہ جنگ کا اعلان کیا کرو لیکن جونہی تمہارے
مخالف امن کی بات مان لیں تو تم کسی بھی دنیوی مفاد کے حصول کی
حیلہ سازی کو ان پر کوئی الزام تراشی نہ کرو۔ اللہ کے پاس تمہارے
لئے بھی دولت کے بے پناہ وسائل موجود ہیں آخر تم بھی کچھ عرصہ
قبل اُن ہی جیسے تھے لہذا تم پر خدا کی طرف سے یہ ذمہ داری عائد
ہوتی ہے کہ تم حقائق کا واضح اعلان کیا کرو اور یقین رکھو کہ اللہ
تمہارے افعال سے آگاہ رہا کرتا ہے۔

بغیر معقول عذر کے جہاد میں شامل نہ ہونے والے مسلمانوں
۱۰۰-۹۵ پر مال و جان سے جہاد میں شامل ہونے والے مجاہدوں کے درجوں
میں اللہ کے ہاں فضیلت کے بہت ہی بڑے معاوضوں کے

علاوہ اللہ کی طرف سے ہر ایک مجاہد کے لئے بہبودی۔ اعلیٰ امتیاز
تحفظ اور مہربانی کا وعدہ ہے۔ اللہ مددگار محافظ ہے لہٰذا اپنی
زندگانیاں داعیان اجل کا شکار ہونے کے منتظر لوگ خود اپنے آپ
پر ظلم توڑ رہے ہیں۔ اُن سے جب پوچھا جاتا ہے کہ آخر تمہارا تعلق
کن لوگوں کے ساتھ ہے۔ تو وہ کہتے ہیں کہ "ہم دُنیا کے ناتوان ہیں"
اُن سے پوچھ لیا جائے گا۔ کہ خدا کی دُنیا میں اتنی وُسعتیں موجود ہوتے
ہوئے پھر انہوں نے کیوں ہجرت نہ کی تھی۔ اس جُرم کی پاداش میں وہ
اپنے آپ کو دوزخ کے بدترین مقام کا سزاوار بنالیں گے لیکن
وہ ناتوان مرد عورتیں اور بچے جنہیں راہِ فرار پانے کا کوئی حیلہ
بھی دستیاب نہ ہو سکا ہو اُنہیں اللہ معاف فرمائے گا۔ کیونکہ
اللہ درگزر کرنے والا محافظ ہے۔ خدا کے لئے گھر بار چھوڑ کر ہجرت
کرنے والے لوگ اپنے لئے دُنیا میں بہت بڑی وُسعتیں پالیں گے
اور خدا اور رسول کے لئے گھر بار چھوڑ کر ہجرت میں مرنے والے
لوگوں کی تمام ذمہ داریاں اللہ کے ذمے ہیں اُن کے لئے اللہ
مہربان محافظ ہے۔

ب ۷۶ | ۱۰۱-۱۰۴ | مجاھدوں کو جہاد کے لئے روی زمین پر ادھر

اُدھر بھی گھومنا پڑتا ہے لہٰذا اس عرصے میں انہیں اپنے فرض کی سر انجام دہی میں تخفیف کر دینے پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن چونکہ کفار مسلمانوں کے واضح دشمن ہیں اور وہ مسلمانوں کو پریشان بنانے کے درپے رہا کرتے ہیں لہٰذا تمہیں اُن مجاہدوں کے ساتھ ہونے کا موقعہ ملے تم اُن کے لئے فرائض میں اس طرح کا تعین کر لو کہ اُن میں سے ایک جماعت ہتھیاروں سے لیس تمہارے ہمراہ مصروفِ عمل رہے اور اپنا فرض پورا کرنے کے بعد وہ جماعت عقب میں چلی جائے۔ اور اُس کی جگہ دوسری جماعت جس نے اپنا فرض ابھی سرانجام نہ دیا ہے اپنا بچاو سامان اور ہتھیار باندھ کر ہراول میں پہنچ جائے کیونکہ دشمن ساز و سامان اور ہتھیاروں سے غافل مسلمانوں کی تاک میں رہا کرتے ہیں۔ تاکہ اُن کو مجاہدوں پر یلغار کرنے کا موقعہ مل سکے اگرچہ طبیعت کی ناسازگاری یا باران باری جیسی سختیوں میں مجاہد کو ہتھیار کھولے رہنے کی اجازت بھی ہے مگر تب بھی اُس کو اپنے تحفظ کا خیال رکھنا چاہیئے۔ اللہ نے کفار کے لئے رسوا کُن عذاب بنا رکھا ہے۔ اس طرح اپنا فرض پورا کرنے کے بعد بھی مجاہد کھڑے بیٹھے اور لیٹے اللہ کو کبھی نہ بھولا کرے۔ اور آرام پانے کے بعد بھی پھر

بدستور اپنے فرض میں لگ جائے۔ مسلمانوں کے لئے ادائی فرض کے اوقات
مقرر رکھے گئے ہیں تو مسلمانوں کو چاہیئے کہ مخالف قوم کا سراغ ڈھونڈ
پانے میں کوئی بھی کسر باقی نہ رہنے دیں۔ جنگ کی سختیاں جس طرح ایک
مومن کو جھیلنی ہوتی ہے اسی طرح کفار کو بھی جھیلنی پڑتی ہے لیکن یہ سختیاں
جھیلنے میں مسلمانوں کو جو امیدیں اللہ سے وابستہ رہا کرتی ہیں کافر ان سے
محروم رہتا ہے اور اللہ علم و حکمت کا سرچشمہ ہے۔

قدرت نے تمہیں حقائق پر مبنی یہ منشور عطا فرمالیا ہے ۱۰۵-۱۱۱ ر ۱۷
تاکہ تم اللہ کے دکھلائے طرز پر عوام کے لئے قوانین مرتب کر کے اللہ
سے محافظت کے طلب گار بن سکوگے۔ اللہ یقیناً مددگار محافظ ہے
تم خیانت کرنے والے کسی بھی شخص کی خاطر مخاصمت مول نہ لو اور نہ
خیانت کے کسی بھی مرتکب شخص کے ذات کی حمایت میں جھگڑا کیا کرو۔
کیونکہ اللہ کو خیانت ورز بدکاروں سے کوئی بھی ہمدردی نہیں ہے
خیانت کرنے والا لوگوں کی نظروں سے چھپ کر خیانت تو کر سکتا ہے
مگر وہ اللہ سے یہ کیسے چھپا سکتا ہے؟ کیونکہ خیانت کار لوگ
جب بھی کسی ناشائستہ بات کی مصلحت کیا کرتے ہیں تو اللہ اس وقت
بھی ان پر حاوی رہتا ہے اب اگر تم اس دنیا میں کسی خیانت کار

کی حمایت میں کوئی احتجاج کر بھی لو گے تو بھلا قیامت کے دن کون
اُس کی حمایت یا وکالت کر سکتا ہے؟ ہاں اگر کوئی شخص ایسی غلطی
یا اتفاقی مغالطہ ہونے پر اللہ سے تحفظ طلب کرے تو وہ اللہ
کو مددگار اور مہربان پائے گا

۷۸ب ۱۱۲-۱۱۳ اللہ دانا و بینا ہے! بُرا کرنے والا خود کو بُرا بناتا ہے لیکن
اپنی غلطی یا بُرائی اور کسی بے گناہ کے سر تھوپنے والا واضح تہمت تراشی
سے اپنے اوپر اپنی غلط کاری کے بوجھ کو اور بڑھا رہا ہے۔ اگر تم پر بھی
خدا کا یہ فضل اور مہربانی نہ ہوئی ہوتی تو ایسی خیانت ور جماعت نے
تم کو بھی گمراہ بنا لیا ہوتا مگر اب ایسے حرکات سے وہ خود ہی اور گمراہ ہوتے
جائیں گے اور وہ تمہارا بال بھی بیکا نہ کر سکیں گے کیونکہ اللہ نے تمہیں فہم و
فراست کا یہ منشور عطا فرمایا ہے جس سے تم اب وہ سب کچھ سمجھ سکتے
ہو جو تم اس قبل نہ سمجھ سکتے تھے دراصل اللہ نے یہ ایک عظیم فضیلت
تم کو عطا فرمائی ہے۔

۸۰ب ۱۱۴-۱۲۲ مالی مدد دینے، مروجہ مسائل نبھانے یا عوامی بہبود کی دوسری
باتیں رازدارانہ طریقوں پہ طے کر کے اللہ کی رضامندی ڈھونڈنے
والوں کے لئے معاوضے تو بہت بڑے ہوا کرتے ہیں لیکن خفیہ

سازشیں اکثر و بیشتر خوبیوں سے خالی ہی ہوا کرتی ہیں۔ کیونکہ درست
طریقے منکشف ہونے کے بعد اسلامی روش کے خلاف چل کر پیامی
کی مخالفت کرنا بدترین زوال کو دعوت دینے کے مترادف ہے حالانکہ
انسان جو چاہیئے باقی ہر چیز کی تلافی کر سکتا ہے مگر اللہ کے ساتھ کسی
اور کو شریک ٹھہرانے والا ناقابلِ تلافی جرم اور بہیرونِ اندر داشت
انتشار کا مرتکب بن جاتا ہے۔ اُس کے نعرے محض خدباتی اور اس کے
مطالبے سرکش اور شیطانی ہوا کرتے ہیں۔ اُس پر اللہ کی لعنت ہے
وہ کہتا ہے کہ "میں تمہارے رعایا میں سے ایک الگ حصہ لے کر رہونگا
میں اُنہیں بہکاؤں گا۔ میں اُنہیں ایسی خوش فہمیوں میں اُلجھاؤں گا کہ
وہ میرے حکم سے کان کاٹ کر اپنے چوپایوں تک کو بھی الگ کر کے
رکھ دیں گے۔ اور اللہ کا بنا بنایا بھی بدل دیں گے"۔ جو کوئی بجائے اللہ
کے لیے شیطان کو اپنا ولی اور سرپرست بنالے وہ صریح نقصان میں
پڑے گا۔ ایسا شیطان لوگوں کو جو وعدے اور باور دہیاں دیا کرتا
ہے وہ بجز فریب کے اور کچھ ثابت نہ ہوں گے دراصل ایسے لوگ اپنے
لیے خود جہنم بنا رہے ہیں جس سے پھر خلاصی کی کوئی صورت وہ مشکل
سے ہی پا سکیں گے۔ جب کہ اپنی صلاحیتوں سے کام لینے والے ایماندار

لوگوں کو ایسی جنت مل سکتی ہے جس کے تحت تا ابد مسرت کی دائمی نہریں جاری رہینگی۔ اللہ کا وعدہ درست ہے بھلا اُس سے بڑھ کر نہیں اور کس کی بات پہ بھروسہ ہے؟

۱۲۳-۱۲۶ تم یا دوسرے دھارک لوگوں کی خوش فہمیوں پر کوئی بھی دارومدار نہیں ہے کیونکہ کسی بھی بدکار کو اپنی بُرائی کا خمیازہ پاتے وقت سوائے اللہ کے اپنا کوئی مددگار دوست بھی دکھائی نہ آسکے گا اور نہ اپنی صلاحیت سے کام لینے والے کسی مرد یا عورت کو اپنا معاوضہ حاصل کرنے میں ذرا بھر بھی حق تلفی ہو سکے گی۔ اس سے بہتر اور کیا نظام ممکن ہے؟ لہٰذا جو شخص نظامِ الٰہی کو اللہ کے لئے تسلیم کرے وہ دراصل نیکوکار ہے اور وہی اللہ کے پیارے ابراہیم کے طرز کا پیرو ہے۔ زمین اور آسمانوں میں سب کچھ اللہ کا ہی ہے اور اللہ اس سب پہ حاوی ہے۔

ب ۸۰ ۱۲۷-۰ عورتوں کے بارے میں جو پوچھتے ہیں کہہ دیں کہ اُن کے متعلق اللہ فتویٰ دے چکا ہے۔ بلکہ اُن بے کس لڑکیوں کے بارے میں جن کے حق تم نے ادا نہ کئے ہیں یا جن کے ساتھ تم خود نکاح کر لینا چاہتے ہو اور اُن بے کس لڑکوں کے متعلق بھی تمہیں اللہ کی یہی

ہدایت ہے کہ بے کسوں کے بارے میں انصاف پر خود قائم رہو۔
تم جو بھی خوبی کرتے ہو اللہ اس سے خوب آگاہ رہتا ہے
۱۲۸-۰ بیوی سے جس کو شوہر سے بد سلوکی یا بے رُخی کا خوف رہتا
ہو اُس اور اُس کے شوہر کو آپس میں کوئی فیصلہ کر ہی لینا چاہیئے کیونکہ
غیر یقینی حالات میں فیصلہ ہی بہر صورت بہتر ہے گو ہر انسان طبعاً
خود غرض ہے مگر اس بارے میں احسان مندی اور دور اندیشی
سے ہی کام لینا چاہیئے۔ اللہ کبھی تمہارے افعال سے بے خبر نہ
رہتا ہے۔
۱۲۹-۱۳۴ ایک سے زیادہ بیویوں کے درمیان عدل کرنا تمہارے
بس کی بات نہیں ہے۔ اور اگر تم کہیں اس بوالہوسی میں مُبتلا ہوئے
تو تم ایک بیوی کی طرف ہی نہ جھک سکو گے اور دوسری بیوی کو لٹکتی
نہ چھوڑ سکو گے بہتر ہوگا کہ تم باہم کوئی فیصلہ کر لو اور دور اندیشی
سے کام لو۔ اللہ مددگار محافظ ہے۔ ٹھیک یہی ہوگا کہ ایک جوڑا
ایک دوسرے سے الگ ہی ہو جائے اللہ اپنی وسیع قدرت
اور حکمت سے اُن کو ایک دوسرے کی محتاجی سے بے نیاز بنا
سکتا ہے آخر آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے سب اللہ ہی کا

ہے۔ اور تم سے پہلے جن کو بھی قدرت نے منشور عطا فرمایا تھا انہیں بھی یہی ہدایت ہوئی تھی اور تم کو بھی یہی ہدایت کی جاتی ہے کہ دور اندیشی سے کام لیا کرو لیکن اگر تم نہیں مانو گے تو نہ مانو۔ آسمان اور زمین کی ساری چیزوں کا مالک اللہ ہی ہے اور وہ بے نیاز خلاہر تعریف کا مستحق ہے۔ ہاں اللہ ہی مالک ہے اُن سب چیزوں کا جو آسمانوں اور زمین میں ہیں۔ اور کارسازی کے لئے بھی وہی کافی ہے۔ اگر وہ چاہیئے تو تم لوگوں کو ہٹا کر تمہاری جگہ دوسروں کو لے آنے کی اُسے پوری قدرت حاصل ہے۔ اور تم میں سے جو شخص صرف دنیوی مفادوں کا طالب ہے۔ اُسے جاننا چاہیئے کہ اللہ کے پاس اس دنیا کے مفاد بھی ہیں اور آخرت کے مفاد بھی ہیں وہ سمیع و بصیر ہے۔

۱۳۵-۰ ایمان دارو! شہادت دیتے وقت تم پاسِ خدا انصاف کے ہی علمبردار بنے رہو۔ تمہاری شہادت کی زد میں چاہیئے تمہیں اپنی ذات، والدین، رشتہ دار یا کوئی بھی امیر یا غریب ہی کیوں نہ آتے ہوں۔ آخر تمہارے لئے اللہ ہی اُن سب سے بڑا ہے لہٰذا انصاف ہونے میں کسی بھی لالچ کے آگے نہ جھکو۔ اگر تم اپنا ۱۸/ب

پہلو بچانے کو غلط گوئی سے کام لوگے تو یاد رکھو کہ جو کچھ تم کر رہے ہو
اللہ اس سے باخبر ہے۔

۱۳۶ تا ۱۴۷ ایمان والو! اللہ اور اُس کے پیغمبروں اور
منشور (جو اللہ نے پیغمبروں پر نازل فرمایا ہے) اور اُن کتابوں (جو
وہ قبل ازیں نازل کر چکا ہے) ان سب پر اعتقاد رکھو۔ وہ جو اللہ،
اس کے فرشتوں، کتابوں، پیغمبروں اور آخرت کا اعتقاد نہ رکھے
وہ گمراہی میں بہت دُور تک بھٹکتا ہے اور وہ لوگ جو کبھی ایماندار
بنتے ہیں اور کبھی بے ایمان۔ اور پھر ایماندار بنتے ہیں۔ اور پھر
بے ایمان ہو جاتے ہیں وہ انجام کار بے ایمانی کی طرف ہی چلے جاتے
ہیں اور اللہ کی معافی اُن کے لئے اس طرح بند ہو جاتی ہے کہ وہ پھر
کبھی درست راستہ پا ہی نہ سکتے ہیں اسی طرح اُس منافق کو جو
مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا رفیق بنالے یہ پیشین گوئی سُنا دے
کہ اُس کو دردناک سزا ملے گی۔ کیا وہ اپنی عزت بنائے رکھنے
کو اُن سے ملا تھا جب کہ عزت سب کی سب اللہ ہی کے پاس ہے
اللہ تمہیں اس منشور میں ہدایت فرماتا ہے کہ اگر کسی مجلس میں بھی
اصولِ الٰہی کے خلاف بولا جائے یا اُن کا مذاق اُڑایا جائے تو تم

احتجاج کے طور پر اس مجلس سے اُٹھ جاؤ) تب تک باہر رہا کرو۔ جب تک کہ وہاں گفتگو اور موضوع زیرِ بحث نہ آئے مبادا کہ تم بھی اُن جیسے ہی قرار دئے جاؤ گے۔ یقین رکھو کہ اللہ منافقوں اور کافروں کو اکٹھے جہنم میں رکھے گا۔ یہ منافق موقعہ پرستی کی خاطر تمہارے ساتھ رہتے ہیں۔ تاکہ اگر فتح تمہاری ہوئی تو آکر کہیں گے کہ "کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟" اور اگر کافروں کا پلہ بھاری رہا۔ تو اُن سے بھی کہہ سکیں کہ "تم کو مسلمانوں سے بچانے کی خاطر ہی ہم نے لڑائی میں کبھی مسلمانوں کا پورا ساتھ نہ دیا" ایسے لوگوں کا فیصلہ اللہ قیامت کے دن خود کرے گا۔ ان کافروں کے لئے اللہ نے مسلمانوں پر غالب آنے کا کوئی راستہ ہی نہ رکھا ہے اللہ کے ساتھ فریب و دغا کر کے یہ منافق اصل میں خود کو ہی فریب کا شکار بنا رہے ہیں۔ منافق جب اپنا مفوضہ فرض نبھانے اُٹھتے ہیں تو وہ کسماتے ہوئے محض لوگوں کو دکھانے کی خاطر اُٹھتے ہیں۔ انہیں اللہ کی یاد بھی کم ہی رہتی ہے وہ ڈانوڈول نہ پورے اِدھر کے رہتے ہیں اور نہ پورے اُدھر کے بھلا جسے اللہ بھٹکائے تو پھر وہ کیسے راستہ

پا سکے گا۔

۱۴۲-۱۴۷ امن سے کے مجاہدو! ایمان داروں کو چھوڑ ع ۲۰
کر کافروں کو اپنا رفیق بنانے سے کیا تم اللہ کو اپنے خلاف صریح
حجت دینا چاہتے ہو؟ یقین رکھو کہ ایسا منافق بدترین پریشانی
میں مبتلا ہو کر پھر کسی کو اپنا مددگار نہ پائے گا۔ ہاں جو ایسی غلطی
سے باز آ کر اپنی اصلاح کر کے اللہ کا دامن تھام لے اور اللہ
کے لئے اپنے دین میں مخلص اور ایمان داروں کا ساتھی بنا رہے
تو اللہ ایسے مومنوں کو یقیناً بڑا اجر عطا فرمائے گا۔ آخر اللہ
کیوں کسی کو خواہ مخواہ سزا دے گا؟ بلکہ اگر تم قدر شناس
اور ایمان دار بنے رہو گے تو اللہ بھی بڑا قدردان اور سب
۱۴۸-۱۴۹ کے احوال سے واقف ہے۔ کسی کی نیکیاں یا اوروں کی بدی کو
اُس کے بخش دینے کا تذکرہ نہ کرنا تو اللہ معاف بھی کر سکتا ہے چھٹا پارہ
مگر بغیر کسی غلط کاری کے کسی کی بدگوئی کرنا اللہ کو ہرگز پسند
نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ خود برابر سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہے

۱۵۰-۱۵۲ خدا کے کئی پیغمبروں کو ماننے اور کئی دوسروں کو نہ
ماننے سے خدا اور اُس کے پیغمبروں کو تفرقے کا موضوع بنا کر

کفر اور ایمان میں ایک اور باب کا اضافہ کرنے والے لوگ۔ در اصل
خدا اور اُس کے سبھی پیغمبروں کے منکر اور صریح کافر ہیں ایسے لوگوں
کے لئے قدرت نے رسوا کُن عذاب مرتب کر رکھا ہے۔ اللہ اور
اُس کے سبھی پیغمبروں کا صحیح احترام یہی ہے۔ کہ کسی بھی پیغمبر کو فرقہ
بازی کی آڑ نہ بنے دیا جائے تاکہ عوام سرعت کے ساتھ اپنا
معاوضہ حاصل کرتے رہیں۔ کیوں کہ اللہ سب کا مہربان محافظ
ہے۔

دھارمک لوگ یہ جو مطالبہ کرتے ہیں کہ اُن کے لئے
لکھی کتاب آسمان سے اُتار لائی جائے یہ لوگ اُن سے کچھ کم
نہ کہتے ہیں جنہوں نے خدا کو برملا دکھا دینے کا موسیٰ سے مطالبہ
کرنے کی ایسی ہی غلط کاری سے خود کو بجلی کی کڑک سے بھونوا ڈالا
تھا اور اپنی اس غلطی کی تلافی کو اعلانیہ طور موسیٰ کا تسلط تسلیم
کر لینے سے واضح دلائل حاصل کر سکنے کے بعد وہ پھر گوسالہ پرستی
میں ہی مبتلا ہو گئے تھے۔ ازاں بعد جب مسائل میں انکساری سے ہی
مداخلت کرنے اور سنیچر کے دن کی پابندیوں پر سختی سے کاربند
رہنے کے معاہدے کے عوض ان کو ترقی کا پہاڑ وافر فرمایا گیا

۱۵۳ـ۱۵۹ ع ۲۳ س ب

تو معاہدہ شکنیوں قوانین قدرت سے سرتابیوں اور لیڈروں کی ناحق مار دھاڑ جیسی شامتوں سے انہوں نے پھر قدرت سے اپنے دل اس قدر مسدود نہوالئے کہ اُن میں معمولی باتیں بھی سمجھنے کی صلاحیت باقی نہ رہنے کے باوجود بھی وہ نہ صرف بڑے سمجھدار ہونے کی خوش فہمی میں مبتلا ہو گئے بلکہ اُن میں ایمان داری بھی نام کو ہی رہ گئی ۔ چنانچہ انہوں نے اپنی بدکاری اور بدگوئی سے مریم پر بھی بہت بڑی تہمت تراش لی اور یہ دعویٰ کیا کہ انہوں نے مریم کا خدائی پیغمبر بیٹا عیسیٰ مار ڈالا ہے ۔ حالانکہ حقیقت میں عیسیٰ کو وہ نہ کبھی قتل ہی کر سکتے تھے اور نہ وہ اُس کو پھانسی سے کبھی مار ہی سکے تھے ۔ بلکہ وہ اس بارے میں خود غلط گمانی کے ہی شکار بنے رہے ہیں ۔ اس بارے میں اگر کسی شخص کو آج بھی کوئی اختلاف بھی ہے ۔ تو اُس کو بھی دراصل اپنی ہی لاعلمی نے غلط فہمی میں مبتلا بنا رکھا ہے ۔ کیونکہ عیسیٰ کبھی قتل نہ ہوا ۔ بلکہ اس کو غالب حکمت دان اللہ نے پھانسی پر مرجانے یا قتل ہونے سے بچالیا ۔ اکثر دھارمک لوگ بھی اپنے عرصہ حیات میں ہی یہ حقیقت سمجھ جاتے ہیں اور قیامت کے روز تو سب لوگ یہ حقیقت سمجھ ہی لیں گے ۔

۱۶۰-۱۶۲ اس طرح قدرت جو کچھ یہودیوں کے لئے واگذار فرماتی
رہی اپنی غلط کاریوں سے یہود اس کو خود روکتے رہے اور آخر کار
صریح مناہی کے باوجود بھی جب وہ سود لینے اور عوام کا سرمایہ
بے جا طور خورد برد کرنے کے ہی درپے رہے تو وہ بدکار دردناک
عذاب میں ہی مبتلا ہوتے رہے ہیں لیکن ان میں سے دانش ور علم
اور ایمان دار لوگ جو تم اور تمہارے پیشرو فتنوں کے ماحصل کا
فائدہ اُٹھاتے ہوئے اپنا عمل مسلسل بپا اور باہمی امداد ہمیشہ
ادا کرتے رہیں۔ وہ جنہیں اپنے پروردگار اور آنے والے روشن
دَور کا یقین ہو وہ خود کو بڑی ترقی کا اہل بناتے رہیں گے۔

۱۶۳-۱۷۰ قدرت سے اُسی طرح تم پر وحی نازل ہوا کرتی ہے جس
طرح نوح اور اُس کے بعد دوسرے نبیوں ابراہیم۔ اسماعیل، اسحاق،
یعقوب اور اُس کے اولادوں عیسٰی۔ ایوب۔ یونس۔ ہارون اور
سلیمان کو وحی ہوا کرتی تھی یا جس طرح داؤد کو زبور ملی تھی یا جس
طرح اُن پیغمبروں جن کا تذکرہ تم سے کیا گیا ہے یا دوسرے پیغمبروں
جن کا تذکرہ تم سے نہ کیا گیا ہے کو وحی ہوا کرتی تھی یا جس طرح خدا
موسیٰ سے ہمکلام ہوا کرتا تھا یا جس طرح اُن پیغمبروں کو وحی

ہوا کرتی تھی جو محض حوصلہ افزائی اور عاقبت اندیشی سے لوگوں کا گلہ دور کرنے کو مامور ہوئے تھے۔ اللہ حکمت کا غالب سرچشمہ ہے۔ اور جو کچھ تم پر نازل ہوا کرتا ہے۔ اُس کا نزول اللہ اپنے علم سے تم پر کیا کرتا ہے گو ملائکہ بھی یہ جانتے ہیں مگر اس پر تمہارے لئے اللہ ہی کافی گواہ ہے۔ جس کے انکار سے خدائی راہوں میں دیوار حائل کرنے والے لوگ شدید گمراہی میں بھٹک رہے ہیں۔ کیونکہ منکر بدکردار لوگ باطنی تحفظ اور خدائی رہنمائی کے راستے گنوا کر دائمی زوال کے راستوں پر بھٹکنا ہی اللہ سے بہرہ وافر بنا رہے ہیں۔ پروردگار نے عوام کو حقیقت پسند پیغمبر عنایت فرمایا ہے اس کو مان لینا خود ان کے لئے مفید ہے کیونکہ منکروں کے انکار کے باوجود بھی زمین اور آسمانوں کی ہر چیز کا مالک اللہ ہی ہے اور وہی علم و عقل کا سرچشمہ ہے۔

۱۷۱-۰ دھار مک لوگوں کے لئے بھی اپنے مذہب کے بارے میں مبالغہ آمیزی سے کام لینا یا اللہ کے بارے میں غیر حقیقت پسندانہ باتیں کرنا روا نہیں ہے۔ عیسٰی مسیح مریم کا بیٹا حکمِ الٰہی سے

خدائی پیغمبر تھا۔ اللہ نے اُس کو جان دے دی تھی اور مریم نے
اُسے جنا تھا لہٰذا الوہیت اور رسالت پر ایمان لانے میں
(عیسٰی کے لیے) کوئی تیسرا اضافہ کرنے سے باز رہنا ہی بہتر ہے
کیونکہ اللہ واحد خدا ہے۔ اللہ اولاد رکھنے سے منزہ ہے۔ زمین
اور آسمانوں میں موجود سب کچھ اُسی کا ہے۔ اور وہی ہر ایک
کا کارساز ہے۔

ب ۵ ۱۷۲-۱۷۳ یسوع مسیح کیا... ؟ کوئی مقرب فرشتہ کبھی خدا
کا بندہ ہونے سے کبھی انکار نہ کر سکا ہے۔ کیونکہ خدا کا بندہ
ہونے سے انکار کرنے کی جسارت کرنا کسی کے لیے کیونکر
زیبا ہوگا؟ جب کہ ہر کسی کو آخر کار خدا ہی کے حضور میں پیش
ہونا ہے۔ لہٰذا خدا کو ماننے والے لوگ جو صلاحیت
کے کام کرتے رہیں وہ خدا کے فضل سے ہمیشہ افزوں ترقی
پاتے رہیں گے اور اُس کا انکار کرنے والے متکبر لوگوں کو ہر چند
دردناک عذاب ہی ملتا رہے گا۔ مگر وہ بھی اپنے لیے بغیر
خدا کے کسی کو اپنا ہمدرد مددگار نہ پائینگے۔

۱۷۴-۱۷۵ پروردگار نے اب جو عوام کو تمہاری معرفت سے

صاف دلائل اور واضح روشنی عطا فرمائی ہے لہٰذا جو لوگ اللہ کو مانیں اور اُس کو مضبوط تھام لیں وہ اللہ کی رحمت اور فضیلت میں داخلہ پاکر ترقی کے شاہراہ پر گامزن ہونے کا طریقہ پالیں گے۔

۱۷۶۔ کلالہ مورث کی نسبت جو پوچھیں تو کہدیں کہ بے اولاد متوفی مرد کی اکلوتی بہن کو نصف ترکہ ملے گا اور بے اولاد عورت کا اکلوتا بھائی بھی نصف ترکہ پالے گا۔ لیکن اگر وہ کئی بہن بھائی ہوں تو اُن کو دو تہائی ملے گا مگر اُن میں سے ہر مذکر کو مونث سے دو چند ملے گا یہ اللہ کی واضح فہمائش تمہارے لئے ہے تاکہ تمہیں غلطی نہ ہونے پائے اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

# ضیافت

## مددگار اور مہربان اللہ کے نام

۸۶ ب
۱. امن کے محافظو! معاہدوں کے پابند رہو۔ جنگ
بندی عاید ہونے کے بدوران تم ماسوائے ممنوع قرار دئے حیوانوں
کے باقی چرند مویشیوں کا گوشت اللہ کے حکم اور منشاء کے مطابق کھا
سکتے ہو۔

۲. امن کے مجاہدو! بدوران جنگ خدائی یادگاروں
جنگ بند عرصوں تحفوں، پٹے بندے حیوانوں ممنوع الجنگ مکان میں
پناہ لینے والوں اور خدائی فضل اور رضامندی کے متلاشیوں کے ساتھ
دست درازی نہ کیا کرو اور جنگ بندی ختم ہونے تک کسی آوارہ حیوان

کا شکار نہ کرو۔ مخالف قوم نے کعبے کی زیارت پہ جانے سے اگر کبھی تم
کو روکا بھی ہو۔ تو بھی اُس قوم کی دشمنی کو تم انصاف کے توازن میں کبھی
خلل انداز نہ بننے دو۔ بلکہ خوبیوں اور دوراندیشیوں میں تعاون کیا
کرو۔ مگر خرابیوں یا دست درازیوں میں بالکل کسی کی اعانت نہ کرو۔
اللہ کے لئے محتاط بنے رہو۔ اُس کی پکڑ شدید ہوا کرتی ہے۔

۳-۰ خود مرے۔ گلا گھٹنے۔ چوٹ آنے۔ گر پڑنے۔ سینگ لگنے یا
درندوں کی پھاڑ سے مرے حیوان جن کو تم خود پاک نہ بنا سکے ہو
اور غیر الہامی طور پر مشتہر ممنوع اور توہمات یا شگون جیسی بے جا خرافات
کے لئے ذبح کئے حیوانوں اور خنزیر کا گوشت اور خون تم پر حرام
ہیں مگر بھکمری سے بچ سکنے کو ان کے کبھی غیر معاندانہ استعمال پر
اللہ معافی دینے والا مہربان ہے۔ اس پہ ہٹ دھرم لوگ تم سے
مایوسی کا اگر اظہار کبھی کریں تم اُن کی پروا کئے بغیر اپنے پروردگار
کا ہی دھیان رکھو اس نے باطنی نظام کا یہ حتمی فیصلہ صادر کر کے
تمہارے لئے اپنی نعمتوں کی تکمیل فرمائی ہے۔ اور وہ تمہارے لئے
سلامتی کے باطنی نظام کا ہی خواہاں ہے۔

۴-۰ اب جو تم سے پوچھے کہ ہمارے لئے کیا حلال ہے؟ کہدے

کہ تمہارے لئے سب ستھرے خوراک حلال ہیں اور اُن کے شکار کو
شکار کرنے کے جو گُر تم خود جانتے ہو یا جن کی تربیت تم نے شکاریوں
کو دے رکھی ہے یا اس بارے میں جو گُر تم کو اللہ سے ملا کریں اُن
سے جو شکار تمہاری زد میں آجائے تم اللہ کا نام لے کر اُس کو استعمال
کیا کرو مگر خدارا محتاط رہو کیونکہ خدا کو حساب چُکاتے دیر نہ لگتی ہے

۵۔۰ اب جو تم پر ستھرے خوراک واگزار ہوئے ہیں لہٰذا دھارمک لوگوں
کے ہاتھوں ان کا پکوان تمہارے لئے اور تمہارے ہاتھوں دھارمک
لوگوں کے لئے حلال ہے۔ اور اسی طرح پاک دامن مومن یا دھارمک
عورتوں کے ساتھ بادای اُجرت مباشرت بھی تمہارے لئے حلال
ہے بشرطیکہ وہ بلا کسی خفیہ ساز باز اور جنسی بے راہ روی کے محض
مقدس ازدواجی مقصد کے لئے ہو۔ اور اس سلسلے میں بجائے
ایمان داری کے بے ایمانی کرنے والا آدمی خود اپنے اعمال اکارت
بنا کر آخر کار خسارے کا شکار ہونا رہے گا۔

۸۷ب ۶۔۷ 

## امن کے مجاہدو!

خود کو عمل میں جھونکنے
سے قبل کہنیوں تک اپنے ہاتھ اور منہ دھو یا کرو اور سر اور ٹخنوں تک

پھیر جھاڑا کرو اور اگر کوئی کثافت لگے تو اُسے صاف کیا کرو۔ لیکن کوئی بیمار یا مسافر ہو یا کسی کو ٹٹی پھیر کر یا بیوی سے مل آنے پر پانی دستیاب نہ ہو تو وہ بھی غلاظت پونچھ کر اپنا ہاتھ منہ اچھی طرح جھاڑ دے اللہ یہ تمہیں تنگ کرنا نہ چاہتا ہے۔ بلکہ اُسے تمہارا صاف رہنا پسند ہے۔ تاکہ اُس کا پورا انعام حاصل کر کے تمہیں شکر گزار ہونے کا موقعہ بہم ہو سکے اللہ کی جو بھی نعمتیں تمہیں ملا کریں اور جب بھی قول و قرار پہ سن سمجھ کر کاربند رہنے کا تم اقرار کیا کرو اُن کا تذکرہ بھی کر لیا کرو اللہ کے لیئے احتیاط سے کام لو وہ تمہارے دل کی باتوں کو خوب جانتا ہے۔

۱۰۰۸ امن کے مجاہدو! اللہ کے لیئے انصاف کی مثال ڈٹ کر قائم رکھو اور عدل کے توازن میں کسی قومی عناد کو کبھی کبھی خلل انداز نہ ہونے دو۔ عدل کئے جاؤ! عدل سب سے بڑی دور اندیشی ہے۔ اللہ سے ہی ڈرو۔ وہ تمہاری ہر حرکت سے باخبر ہے اور جب تم پیمان داری اور صالح کاری پہ رہو گے تو اللہ تم سے وعدہ کرتا ہے کہ تم بچائے جاؤ گے اور تمہیں بہت بڑے اجر دئے جائیں گے۔ مگر جو لوگ اپنی دروغ ورزی سے اصول الٰہی کے ساتھ بے ایمانی

برتیں وہ شدتوں میں اُلجھ جائیں گے۔

امن کے مجاہدو! اللہ کی جو بھی نعمتیں تم کو ملا
۱۱-۱۰ کریں ان کا تذکرہ کیا کرو گو اس میں تمہیں کسی جماعت کی دست درازی
کی تشویش بھی ہو۔ اللہ تم پر اُن کی بالادستی روک سکتا ہے مگر اللہ
کے لئے محتاط رہو ایمان دار لوگ اللہ پر ہی توکل کیا کرتے ہیں۔

خدائی خلافت کے وارثوں کا عہد قبول ہونے کی یقین

۸۸ب ۱۴-۱۲ دہانی کو بارہ سالار مامور کر کے اللہ نے اُن سے وعدہ کیا کہ "جب
تک تم عمل بہ پا اور امداد باہمی ادا کرنے کے علاوہ خدائی پیغمبروں کو اپنی
تائید اور یقین اور اللہ کے لئے نادار لوگوں کو قرض حسنہ دیتے رہو گے
میں تمہاری کمزوریاں رفع کرنے کے علاوہ تمہیں مسرتیں بہم کرونگا
جن کے تحت مزید مسرتیں جاری ہوتی رہیں گی لیکن اب جو اس معاہدے
کی خلاف ورزی کرو گے تو تمہیں یہ سیدھا متوسط شاہراہ ہی
کھونا پڑے گا۔" چنانچہ ارشاد الٰہی عبارت کی توڑ مروڑ۔ ہدایات
الٰہی کے بھول جانے اور عہد شکنی سرزد ہونے سے یہودیوں کے
ضمیر کا شل ہو جانا اُن کی خیانت ورزیوں سے آپ پر بھی عیاں ہوتا
رہے گا۔ آپ اُن پر معافی اور درگزر سے کام لیں کیوں کہ اللہ کو

احسان کرنے والے لوگ پسند ہیں۔ اپنے آپ کو قدا کار ان الٰہی (نصاریٰ) کہنے والے لوگ بھی اس مقبول معاہدے میں اپنا حصہ بھول ڈالنے سے خود کو دائمی بغض و عناد میں مبتلا کر گئے اللہ عنقریب ان کو بھی اُن کی غلط کاریوں سے آگاہ کرے گا۔

۱۵ - ۱۸ دھادمک لوگو! میں نے اپنا یہ پیغمبر تمہارے پاس بھیجا ہے وہ تمہیں اکثر ہدایات جو تمہارے اصولوں میں اوجھل ہو چکے تھے بیان کر رہا ہے۔ وہ تمہاری اکثر غلطیاں درگزر کرانے کے علاوہ اللہ سے ایسا مفصل منشور اور یقیناً ایسی روشنی لے کر آیا ہے جس سے وہ تمہیں اللہ کی رضامندی کا راستہ دکھا رہا ہے۔ سلامتی کا یہی شاہراہ اندھیارے سے روشنی کے راہ راست کی طرف تم کو باطنی منصوبے کے تحت لے آسکے گا۔ مریم کے بیٹے مسیح کو خدا کہنے والے نافرمانی کے صریح مرتکب ہیں۔ بھلا مریم کے بیٹے اس مسیح اور اس کی ماں اور جو کوئی صفحۂ ہستی پر تھا اُن سب کو لقمۂ اجل بنانے پر کیا کوئی اللہ کی حکمرانی کا کچھ بگاڑ سکتا ہے؟ دراصل آسمانوں اور زمین اور جو کچھ اُن میں ہے اُس سب کا حقیقی مالک اللہ ہی ہے وہ جو چاہے بناتا ہے اور اُس کو سب کچھ کرنا آتا ہے یہ جو یہودی اور نصرانی دعوے کرتے ہیں کہ

وہ خدا کی مقبول نسل ہیں بھلا اُن سے پوچھ لے کہ تمہارے لئے یہ لغزشوں پر سزا کیوں لئے ہے؟ حقیقت میں تم بھی اوروں جیسے آدمی ہو جو چاہے بچاؤ حاصل کرے اور جو چاہیئے عذاب پائے دراصل زمین اور آسمان اور جو کچھ اُن میں ہے سب اللہ کا ہے۔ اور سبھوں کو اس کے ہی پاس لوٹ جانا ہے۔

دھار مک لوگو! یہ پیغمبر تمہارے پاس یقیناً میری طرف سے آیا ہے۔ وہ سابق پیغمبروں کے بعد تمہارے ذہنی فتور پر اپنے واضح بیان سے تمہارے لئے اس شکایت کا خاتمہ کر دیتا ہے کہ "خدا نے ہماری حوصلہ افزائی اور عاقبت اندیشی کو کوئی پیغمبر نہ بھیجا تھا" یہ پیغمبر یقیناً تمہاری حوصلہ افزائی اور عاقبت اندیشی کو مامور ہوا ہے اور اللہ کو سب کچھ کرنا آتا ہے۔

جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہہ دیا تھا کہ "تمہیں اللہ
۲۰۔۲۶ کی جو بھی نعمتیں ملا کریں باہم اُن کا تذکرہ کیا کرو۔ اب جو تمہیں اپنے رہنما ملے ہیں اور اپنی حکومت کے خود مالک بن گئے ہو اور تمہیں اب وہ کچھ ملا ہے جس سے دُنیا بھر کے لوگ ابھی محروم ہیں لہٰذا تم اب مقدس سرزمین میں بھی داخل ہو جاؤ اُس کی حکومت بھی اللہ نے

تمہارے لئے مقدر کر لی ہے مگر دیکھو! وہاں سے پیٹھ دکھا کر اُلٹے پاؤں بھاگ نہ آنا اور نہ نقصان اُٹھاؤ گے"۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ "اے موسیٰ وہاں ایک لڑاکو قوم رہتی ہے۔ وہ جب تک وہاں سے نہ نکل جائے ہم وہاں داخل نہ ہوں گے"۔ ہر چند دو کس دور اندیش اور خوش قسمت اشخاص نے بھی اُنہیں سمجھایا تھا کہ "داخلہ پانے کے بعد آخر ہم ہی غلبہ پالیں گے لہٰذا ہم جو ایماندار ہیں۔ کیوں نہ ہم خدا پر توکل کر کے داخل ہو جائیں" مگر لوگوں نے صریح انکار کرتے ہوئے موسیٰ سے برملا کہہ دیا کہ "جب تک وہ لڑاکو قوم مقدس سرزمین میں بستی ہے۔ ہم بالکل اُس ملک میں داخل کبھی نہ ہوں گے۔ لہٰذا جب تک تم اور تمہارا پروردگار اُن سے خود لڑ کر اُن کو باہر نہ نکال دیں ہم لوگ بالکل کوئی تعاون نہ کریں گے"۔ موسیٰ کو عاجز ہو کر خدا سے التجا کرنی پڑی کہ "پروردگار! ان لوگوں میں میرے بھائی کے سوا اب میرا کوئی ساتھی نہ رہا ہے۔ لہٰذا مجھے اس فاسق قوم سے چھٹکارا ہی دے دے۔" تو پروردگار نے فرمایا "موسیٰ تم اس قوم کی پروانہ کرو اب ان لوگوں نے خود اپنے ہی آپ کو در در کی ٹھوکریں کھانے اور چالیس سال کے لئے اِس انعام سے محروم رہنے کا سامان بنا لیا ہے"۔

ب ۹۰

۲۷-۳۱ اسی طرح اُن دو آدم زادوں کی تمثیل پڑھنے میں حقائق یوں واضح
ہیں کہ انہوں نے اپنا مقصد حاصل کر سکنے کو قربانی دی تھی مگر اُن میں سے
جب ایک ہی کامیاب ہوا تو دوسرا جو ناکام رہا اُس کے اس اظہار پر کہ
میں کامیاب اُمیدوار کو قتل کروں گا۔ کامیاب اُمیدوار نے بیان دیا
کہ "محتاط لوگوں سے ایسی حرکت اللہ کو کبھی پسند نہیں ہے۔ اگر ناکام شخص
کو مجھے قتل کرنے کا ارادہ بھی ہو۔ مگر مجھے اُس کو قتل کرنے کا بالکل کوئی
خیال بھی نہیں ہے آخر وہ میرے خون اور اپنے گناہوں کا بوجھ اپنے
کندھوں چڑھا کر کیوں غلط کاروں کی طرح پریشانی مول لے گا؟ میں خدا
کے بغیر اور کسی سے نہ ڈرتا ہوں۔" مگر ناکام آدمی کو جب اپنی ضمیر نے
اپنے اس بھائی کے قتل پر اُکسا ہی لیا تو وہ آخر کار اس زیان کار قتل
کا مرتکب ہو ہی گیا۔ قضاءً ایک کوّے کو اپنے بھائی کی لاش دفنانے
دیکھنے سے ناکام آدمی نے نادم ہو کر افسوس کرتے ہوئے کہا کہ کاش
مجھے بھی اس کوّے کی سی ہی عقل آئی ہوتی اور میں نے بھی اپنے اُس
بھائی کی لاش کو کم از کم دفنایا ہی ہوتا۔

۳۲-۳۴ ایسے ہی واقعات کی بناء پر خدائی خلافت کے وارثوں کو
ہدائیت ہوئی ہے کہ کسی قاتل یا مفسد کے بغیر اور کسی شخص کو جو قتل

کرتا ہے وہ ساری انسانیت کا قاتل ہے۔ اور جو کسی انسان کو بچالیتا ہے تو گویا وہ ساری انسانیت کا بچاؤ کر رہا ہے لیکن پیغمبروں کے ذریعے یہ واضح فرمان حاصل کرنے کے بعد بھی دنیا میں اکثر لوگ اس فرمان سے سرتابی کرتے رہے ہیں۔ تم خدا اور رسول کی منشا کے خلاف دُنیا میں فساد پھیلانے والوں کو قتل کرنے، پھانسی دینے یا خلاف ورزی سے بے دست و پا بنانے یا جلاوطن کرنے کی دنیوی سزا بھی دے سکتے ہو اور وہ لوگ آخرت میں بھی بڑی سزا پاہی لیں گے لیکن تمہاری گرفت میں آنے سے پہلے ہی جو لوگ ایسے حرکات سے باز آچکے ہوں تو خبردار! اللہ اُن کے لئے بھی مہربان محافظ ہے۔

۹۱ ب | ۳۵-۳۶ | امن کے مجاھدو! خدا کا احتیاط سے کام لے کر خدا کے حضور میں پہنچنے کا ذریعہ تلاش کرنے کو جد و جہد کر کے کامرانی حاصل کرلو۔ کیونکہ کافر کو دُنیا بھر کی دولت سے دو چند سرمایہ بھی قیامت کی سختیوں سے چھٹکارا نہ دلا سکے گا۔ اُس کو ایسا دردناک عذاب سہنا پڑے گا جس کی پریشانیوں سے چھٹکارا پاسکنے کی ناکام کوششیں بھی اس کے لئے اس عذاب پر نرکھتمنا

ہمارا روز افزوں اضافہ ہی ہوگا۔

۳۷-۴۰ چور کو (خواہ مرد ہو یا عورت) ہاتھ باندھ کر خدا را ارتکاب ہی کے مطابق سزا دے دیا کرو۔ اللہ غالب حکمت دان ہے لیکن وہ جو اس غلط کاری سے باز آکر اپنی اصلاح کرے۔ تو اللہ بھی اُس کو معاف فرماتا ہے کیونکہ اللہ مددگار محافظ ہے۔ کیا تم نہ جانتے ہو۔ کہ آسمانوں اور زمین کی حکمرانی اللہ کی ہی ہے اور اُس کے یہاں عذاب چاہنے والا عذاب اور بچاؤ چاہنے والا بچاؤ پاتا ہے۔ اللہ کو سب کچھ کرنا آتا ہے

۴۱-۴۷ میرے پیارے! آپ مخالفت میں دوڑ دھوپ کرنے والے کفار کی پروا نہ کیجیے۔ گو وہ کبھی زبان سے آپ کی تائید تو کرتے ہیں مگر اُن کے دلوں میں آپ کا احترام نہیں ہے۔ وہ اکثر آپ کے بیان دوسری اقوام کی خاطر جاسوسی کر سکنے کو سُنا کرتے ہیں۔ یہودی ذہنیت کے وہ لوگ آپکے بیانات توڑ مروڑ کر دوسروں کو سُناتے ہوئے کہتے ہیں کہ "اگر اُس نے یوں کہا ہوتا تو ہم بھی مان......

نوٹ ۱: قطع = بند کرنا۔ جیسے قطع نفس و سانس بند کرنا قطع کلام۔ بات چیت بند کرنا قطع الید = ہاتھ روکنا۔ ہاتھ بند کرنا۔ تائید نہ کرنا بھی ہے۔

لیئے مگر اُس کا اِس طرح کہنا بے حد خطرناک ہے"۔ اللہ سے جو خود فتنے کا ہی طلب گار رہے بھلا وہ اور کیا پا سکتا ہے؟ اگر اس نفسیاتی اُلجھن سے وہ چھٹکارا پانے کے طلب گار نہ بنے تو اُن کو اس دُنیا میں رسوائی اور آخرت میں کٹھن سختی کے ساتھ دوچار ہونا پڑے گا اُنہیں جھوٹ سُننے اور شکم پروری کی خو پڑ گئی ہے لیکن جب وہ اپنا کوئی فیصلہ آپ سے کروانے آجائیں تو ہر چند اُن کی استدعا ٹھکرانے پر بھی آپ کو کوئی بندش نہیں ہے مگر آپ جو بھی فیصلہ صادر فرمائیں گے وہ مبنی بر انصاف ہو کیونکہ خدا کو بھی منصف مزاج لوگ پسند ہیں۔ تورات ان کے پاس موجود ہوتے ہوئے آپ سے فیصلہ صادر کرانے کی بھلا اُنہیں ضرورت ہی کیا ہوتی؟ لیکن وہ بے ایمان دراصل تورات میں مُندرج خدائی بندشوں سے منحرف ہونا چاہتے ہیں کیونکہ قدرت نے اُن کی رہنمائی کو تورات میں واضح احکام نازل کر رکھے تھے جن کو اُن کے رہنماؤں نے اُن پر نافذ العمل بنا لیا تھا اور ان کے فقیہوں اور عالموں نے وہ اس طرح نہ بان زد کر لیئے تھے کہ وہ اس کے زندہ ثبوت بن گئے تھے۔ کہ "خوفِ خدا چھوڑ کر عوام سے مرعوب نہ ہو جاو۔ اصول الٰہی کو مقاصد برآری پر

قربان نہ کیا کرو۔ اور فرمان الٰہی سے سرتابی کرنے والے لوگ صریح کافر بن جاتے ہیں۔"

اسی طرح انتقام کے بارے میں بھی جان کا بدلہ جان آنکھ کا ب ۹۲
بدلہ آنکھ۔ کان کا بدلہ کان۔ دانت کا بدلہ دانت اور زخم تک کا یکساں بدلہ لینے یا معاف کر کے اُس کا معاوضہ پانے کی تجویز موجود ہونے کے باوجود احکام الٰہی سے سرتابی کرنا اُن کی صریح غلط کاری ہے خاص کر جب کہ بعد میں توراۃ میں سے قائم ماندہ احکام کی شناخت اور تصدیق کرنے عیسیٰ ابن مریم بھی مامور ہوا تھا۔ اور اس نے بھی اُن روشن ہدایات پر مشتمل انجیل فراہم کی تھی جس سے توراۃ میں ہاتھ آئے واقعات (جن کو دُور اندیش لوگوں نے رہنمائی اور نصیحت کے طور محفوظ رکھا تھا) کی تصدیق بھی کر گئی تھی۔ تاکہ یہ لوگ انجیل میں مندرج خدائی احکام کے مطابق معاملات کا فیصلہ کر سکیں۔ مگر جو لوگ خدائی فرمان کے مطابق معاملات طے ہی نہ کریں۔ وہ دراصل فاسق ہیں۔ چونکہ اب حقائق پر مبنی یہ منشور جو آپ کو بہم ہوا ہے۔ اُن باقی درست کتابوں کی تصدیق اور تکمیل کرتا ہے۔ لہٰذا کسی کے اعتراض کی پرواہ نہ کرتے ہوئے آپ حقائق پر مبنی اب فرمان الٰہی کے مطابق ہی اُن کا فیصلہ

صادر کیا کریں۔

۴۸۔ ۵۰ قدرت نے تم سب کے لئے یکساں شریعت اور یکساں اصول رکھے ہیں۔ اللہ نے جو چاہا ہوتا تو اُس نے تم سب کو ایک ہی اُمت بنا لیا ہوتا۔ مگر وہ ان اختلافی تصورات کے ذریعہ خوبیوں میں ایک دوسرے پر سبقت حاصل کرنے کا تم سے امتحان لینا چاہتا ہے ورنہ تم سب کو آخر اللہ کے پاس ہی پہنچ جانا ہے۔ لہٰذا آپ کسی کے اغراض کی پرواہ کئے بغیر فرمانِ الٰہی کے مطابق فیصلہ صادر کیجئے۔ اور وہ جو آپ کے فیصلے سے مُنحرف رہے گا جان لیجئے کہ خدا اُسے کسی شامت میں مبتلا کرنا چاہتا ہے۔ خبردار! اُنہیں ہدایات الٰہی سے ذرا بھر بھی نہ ہونا۔ مبادا کوئی آپ کو کسی فتنے میں مُبتلا کرنے پائے۔ کیونکہ عوام میں زیادہ لوگ فاسق ہی ہوا کرتے ہیں کیا وہ جہالت کا قانون پھر رائج کرنا چاہتے ہیں؟ جب کہ یقین رکھنے والی قوم کے لئے خدائی قانون سے بہتر اور کوئی قانون نہیں ہو سکتا؟

۵۱۔ ۵۳ ۹۳ ب امت کے مجاہدو! یہودیوں اور نصرانیوں کو اپنا رفیق نہ بناؤ۔ وہ آپس میں ہی ایک دوسرے کے رفیق ہوا کرتے ہیں اور تم میں سے جو اُن کو اپنا رفیق بنالے تو اُس کا شمار بھی اُنہی میں ہے۔ کیونکہ غلط کار لوگ اللہ کی رہنمائی سے محروم ہی رہا کرتے

ہیں۔ ایسے لوگ نفسیاتی بیماری میں مبتلا ہونے سے ہی اُن کے ساتھ
گھومتے پھرتے ہیں۔ انہیں ڈر لگتا ہے۔ کہ "کہیں ہم کسی مصیبت کے
چکر میں نہ پھنسنے پائیں"! اور عنقریب جب اللہ آپ کو فتح اور کوئی
کامیابی عطا فرمائیے گا۔ تو ایسے لوگ نہ صرف اپنی اس غلط گمانی پر ہی
پشیمان ہو جائیں گے۔ بلکہ ایمان دار لوگ بھی اُن سے کہہ دیں گے۔ کہ
"کیا تم اللہ کے نام سے شدید قسمیں کھا کھا کر ہمیں دھوکہ نہ دیتے
تھے۔ کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں؟" اس طرح اُن کا سب کیا بے کار ہو
کر وہ نامراد ہو جائیں گے۔

امت کے مجاہدو! تم میں سے اگر کوئی اپنے
۵۴-۵۶ دین سے مرتد ہوتا ہے تو ہو جائے۔ اللہ تمہیں عنقریب ایک ایسی
مقبولِ حق اور حق پسند۔ ایمانداروں کی تابعدار اور بے ایمانوں
کے لیے خونخوار قوم نبا دے گا جو کسی کے دباؤ سے نہ دبتے ہوئے راہ
حق پر گامزن رہے گی۔ اللہ کا یہ فضل جو چاہیئے وہی حاصل کر سکتا ہے
ہر علم کا سرچشمہ اللہ ہی ہے۔ تمہارے رفیق بس اللہ اُس کا رسول
اور ایمان دار لوگ ہیں جو عمل برپا اور باہمی امداد ادا کرنے پر جھکے
رہتے ہیں۔ لہٰذا اللہ اُس کے رسول اور ایماندار لوگوں کو اپنا رفیق

بناکر خدائی جماعت میں شامل ہوگے۔ تم غلبہ پاؤ گے!

امن کے مجاہدو! تم جو ایماندار ہو تو خطرا دور ۵۷-۶۲ ۹۴ ب
اندیشی سے کام لیا کرو۔ اور تمہارے نظام کو حقیر اور فضول تصوّر
کرنے والے کافروں اور غیر مسلموں کو تم اپنا رفیق نہ بناؤ۔ وہ
تمہیں عمل کے لئے پکارے جانے کو بھی اپنی حماقت سے حقیر اور
بے فائدہ تصوّر کرتے ہیں۔ اُن غیر مسلموں سے کہہ دے کہ " تم
میں سے اکثر لوگ فاسق ہیں۔ تم خدا پر ایمان لانے اور مومنوں اور
قدیم بزرگوں کے اصول ماننے پر یہ جو تمسخر اُڑانے کا مظاہرہ
کر رہے ہو۔ کیا میں تمہیں آگاہ کروں کہ اس بدکرداری کا خمیازہ
اللہ نے کیا مقدر رکھا ہے؟ تم اس بدکاری سے انسان کو راہ راست
سے دُور لے جاکر شیطان کا پُجاری بنادو گے اور انسان کو بندر
اور سؤر کی طرح ایسی ذلیل بندھن میں اٹکا دو گے جو خدا کی نعمت
اور اُس کی سھتکار ہو گی"۔ خدا اُن کے خفیہ ارادوں کو اچھی طرح جانتا
ہے کہ وہ امن کی باتیں کہتے ہوئے بُرے ارادے لے کر ہی تم سے
ملنے آتے ہیں اور بُرے ہی ارادے لے کر تم سے چلے بھی جاتے
ہیں۔ اُن میں سے اکثر لوگ ظلم زیادتی اور حرام خوری جیسے کاموں

میں تمہیں بھی مصروف دکھائی دیں گے مگر اُن کا کوئی عالم یا مذہبی رہنما بھی اُنہیں اس بدعملی سے روکتا تمہیں نظر نہ آئے گا۔

یہ جو یہودی کہتے ہیں کہ خدا کسی کی تائید نہ کرتا ہے حقیقت میں وہ خود باطنی لعنت میں مبتلا ہونے کی وجہ سے خدائی تائید سے محروم ہوئے ہیں۔ ورنہ جو چاہیئے اس کے لیئے اللہ کی تائید بالکل کھلی ہے دراصل تمہیں خدا کے فضل سے یہ جو نازل ہو رہا ہے یہی اُن میں سے اکثر لوگوں کی سرکشی اور گمراہی میں اضافے کا موجب بن رہا ہے فطرت نے یہ عناد اور عداوت قیامت تک کے لیئے اُن میں سدا رکھی ہے جس وجہ سے وہ جنگ کی آگ بھڑکانے اور دُنیا میں رنگارنگ فساد اُٹھاتے رہیں گے مگر اللہ اُن فسادیوں کو کبھی پسند نہ کرے گا۔ اگر یہ غیر مسلم لوگ بھی امن پسندی اور دوراندیشی سے کام لیتے تو قدرت اُن کی اس اعمالِ بد کی شامت دُور کر کے انہیں بھی عیش و آرام سے بھرا جنت دیدیتی یا اگر وہ اپنی مذہبی کتابوں مثلاً توراۃ انجیل یا جو انہیں پروردگار سے عنایت ہوئی ہیں پر ہی قائم رہتے تو ان کے لیئے بھی خدا کی نعمتیں اوپر سے برستیں اور نیچے سے

ابھرتیں لیکن باوجودیکہ اُن میں کچھ راست رو انسان بھی موجود ہیں مگر
اُن کی اکثریت سخت بدعمل ہے۔

ب ۹۵ ۷-۶۹ اے پیغمبر! آپ پر جو کچھ پروردگار نازل فرماتا ہے
لوگوں تک اُس کا نہ پہنچانا گویا پیغمبری کا حق ادا نہ کرنا ہے لہٰذا آپ
اس کو لوگوں تک پہنچا دیجئے۔ لوگوں کے شر سے بچانے کو آپ
کے لئے اللہ کافی ہے۔ منکروں کو کبھی کامیابی کا راستہ اللہ سے ملنا
ہی نہیں ہے۔ آپ اِن غیر مسلموں سے کہہ دیجئے کہ جب تک تورات
یا انجیل یا اور کسی الہامی کتاب کو تم اپنے لئے قائم نہ کرو گے تمہارا
کوئی اصول ہی نہیں ہے لہٰذا تب تک یہ جو خدا کی طرف سے مجھ پر
نازل ہوا ہے یہ بھی تمہارے لئے سرکشی اور گمراہی میں اضافے کا ہی
باعث بنتا رہے گا۔ گو مجھے منکر قوم پہ کچھ افسوس نہیں ہے کیونکہ
انسان مسلمان ہو یا یہودی۔ صابئ ہو یا عیسائی جو بھی اللہ اور
روزِ آخر پر ایمان لاکر اپنی صلاحیت کے کام کرے گا۔ اُس کے
لئے اللہ کے یہاں کسی بھی قسم کا کوئی خوف و خطر موجود نہیں
ہے۔

۷-۷۰ خدائی سے خلافت کے وارثوں کی باور دہی قبول ہونے

کے بعد قدرت نے اُن کو پیغمبر تو عطا فرمائے تھے مگر جب اُن
پیغمبروں کے ارشاد اپنے حسب منشاء نہ پاکر کچھ لوگوں نے اُن
پیغمبروں کی تکذیب کی اور کئی دوسرے اُن کی قتل کے ہی درپے رہے
گویا خود اندھے اور بہرے بن کر وہ اس غلط گمانی میں مبتلا رہے
کہ وہ اسی طرح اس انقلاب کو ٹال سکیں گے۔ اب جو اللہ نے
اُن پر پھر اپنی مہربانی بحال فرمائی ہے تو اللہ خود اُن کے یہ حرکات
دیکھ رہا ہے کہ اُن کی اکثریت کس طرح پھر گویا اندھی اور بہری بن رہی ہے
مسیح ابن مریم کو خدا کا بیٹا کہنے والے لوگ بھی صریح گمراہ ہیں حالانکہ
مسیح نے بنی اسرائیل کو واضح کہہ دیا ہے کہ "اللہ کی بندگی کرو جو
میرا اور تمہارا خدا ہے اُس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرا کر خود کو
پریشانی میں گرفتار اور اپنے لئے پروردگار سے جنت حرام
نہ بناؤ۔ بدکردار لوگوں کا پھر کوئی دوست نہیں ہے"۔ اسی طرح
تین یا تین میں سے ایک خدا ماننے والے لوگ بھی صریح گمراہ ہیں
جب کہ یقیناً ایک خدا کے سواء کوئی خدا ہی نہیں ہے۔ اگر یہ لوگ
ایسی باتوں سے باز نہ آئیں تو وہ اس گمراہی سے انسانیت کو شدید
سختی میں مبتلا بنا دیں گے۔ اللہ جو مہربان محافظ ہے تو کبھی نہ۔

یہ لوگ اُن حرکات سے باز آ کر اپنا بچاؤ کر لیں ؟ مسیح ابن مریم محض ایک
ایسا پیغمبر تھا جیسے اور بہت سے پیغمبر اس سے پہلے ہو گزرے ہیں
اور اُس کی ماں بھی ایک راستباز عورت تھی وہ دونوں کھاتے پیتے
آدمی تھے یہی اُن کی واضح علامت ہے مگر دیکھ اُن لوگوں نے بات کہاں
تک پلٹا دی ہے ! اُن سے کہہ دیجئے کہ "تم کیوں سب کچھ سننے اور
جاننے والے اللہ کو چھوڑ کر خواہ مخواہ اپنے آپ کو اُن کی پرستش میں
گرفتار کر رہے ہو جو تمہیں کوئی نفع یا نقصان نہ پہنچا سکتے ہیں" ان
دھاندلی لوگوں سے کہہ دیجئے کہ وہ بات کا ایسا بتنگڑ نہ بنائیں
اور نہ خود کو اُن متقدین کے خیالات میں گرفتار کریں جو خود گمراہ
تھے اور صحیح راستے سے بھٹک کر دوسروں کو بھی گمراہ بناتے
تھے۔

گمراہی کا راستہ اختیار کرنے پر داؤد اور عیسیٰ ابن مریم نے ۸۷-۸۴ ع ۹
اپنے اپنے الفاظ میں بنی اسرائیل کو مذمت کی تھی ۔ مگر جب وہ پھر
سرکش ہو کر زیادتیاں ہی کرنے لگے یہاں تک کہ بدکاری سے ایک
دوسرے کو روکنے سے گریز کر کے انہوں نے بہت بُرا طرزِ عمل اپنا لیا
عمل کی یہ شامت ہے کہ اُن میں سے کافی لوگ آج بھی کافروں

گی حمایت کرتے آپ کو نظر آتے ہیں۔ اس طرح اللہ کی بیزاری مول ہی
لے کر وہ اپنے آپ کو دائمی مصیبت میں مبتلا کر رہے ہیں۔ اگر وہ خدا
اور نبی اور نبی پر نازل ہوئے احکام صدق دل سے مان لیتے تو وہ ہرگز
کافروں کے ساتھ گٹھ جوڑ نہ کرتے۔ مگر اُن میں سے اکثر لوگ فاسق
بن چکے ہیں جس وجہ سے آپ کو یہودی اور مشرک لوگ مسلمانوں
کے زیادہ مخالف نظر آئیں گے۔ مگر خود کو نصاریٰ کہنے والے لوگ
دوستی میں نسبتاً مسلمانوں کے قریب تر ثابت ہوں گے۔ کیونکہ
نصرانیوں میں عبادت گزار عالم اور تارک الدنیا فقیر ہونے
کے علاوہ اُن میں زیادہ گھمنڈ نہیں ہے۔ چنانچہ پیغمبر پر نازل
اس الہام میں مضمر حقائق سُن کر نصاریٰ نے رو رو کر التجا
کی ہے کہ "پروردگار! ہمیں بھی اس کی تائید کرنے والوں میں
شمار فرما کیونکہ یہ حقائق تسلیم کرتے ہوئے ہمیں اس قوم کے
ساتھ شامل رہنے میں کوئی اعتراض نہیں ہے"۔
نصرانیوں کے اس اظہار کے عوض اللہ نے اُن کے لئے ایسی
مسرت قبول فرمائی ہے جس کے یافتہ قدردانی اور دائمی مسرتوں
کے منبع بنتے رہیں گے اور یہ اُن کے اس نیک رویے کا معاوضہ

۸۵-۸۶ ساتواں پارہ

ہوگا۔ اُن کے برعکس دوسرے لوگ جو ان آیاتِ الٰہی کو جھٹلا کر منکر رہے وہ شدتوں کے شکار بنتے رہیں گے۔

اے امن کے مجاہدو! تمہارے لئے جو کچھ حلال ہے تم اُس کا استعمال اپنے لئے حرام نہ بناؤ۔ اور اعتدال سے باہر نہ نکلو کیونکہ اعتدال سے نکلے لوگ بھی اللہ کو پسند نہیں ہیں بلکہ اللہ نے جو بھی حلال اور موافق غذا تمہیں عنایت فرمایا ہے اُسے خوشی سے کھاؤ تمہیں اللہ کا جو یقین ہے۔ تو دور اندیش بنے رہو کسی حلال چیز کے نہ کھانے کی قسم بھی تم نے اگر نادانستہ طور کبھی کھالی تھی تو اُس کا کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ ہاں اگر اب تم کوئی قسم جان بوجھ کر کھاؤ گے تو ایسی قسم توڑنے پر تمہیں سزا دس مسکینوں کو اپنے بال بچوں جیسا کھانا کھلانے یا انہیں اوسط درجے کے کپڑے پہنانے یا ایک غلام آزاد کرنے یا ایسی استطاعت نہ ہونے کی صورت میں خود تین دن روزے رکھنے کا کفارہ دینا پڑے گا۔ قسم کھانے سے ہی پرہیز کیا کرو۔ وہ اصولوں کی یہ وضاحت اللہ نے تمہیں سپاس گزار ہونے کے لئے کی ہے۔ ۸۷-۸۹

امن کے مجاہدو! منشیات اور جوئے- ۹۰-۹۲

توہمات اور شگون غلیظ شیطانی کام ہیں۔ ان سے بچے رہو تاکہ
تم کامیاب رہ سکو گے۔ جوّے اور منشیات کے ذریعے
بغض اور عداوت میں مُبتلا بنا کر شیطان تمہیں خلاقی نعمتوں
اور اپنے فرائض سے غافل بنانا چاہتا ہے کیا تم اُن سے باز رہو
گے؟ تم خدا اور رسول کا مان لو اور اُن سے باز رہو۔ اور اگر
تم عدول ہی کرو گے تب بھی آگاہ رہو کہ پیغمبر نے تمہیں اطلاع
دینے کی ذمہ داری بالکل پوری کر لی ہے۔

۹۳-۱۰۰ جو لوگ اب ایمان لائے ہیں اور نیک کام کرنے لگے ہیں
انہوں نے اس سے پہلے جو کچھ کھایا پیا تھا اُس پر اُنہیں کوئی
گرفت نہ ہوگی بشرطیکہ وہ حرام سے بچے رہیں ایمان پر
ثابت قدم رہیں۔ اچھے کام کریں جس چیز سے روکا جائے
اُس سے رکیں۔ فرمانِ الٰہی جو ہو اُسے مان لیں اور خدا ترس
بن کر احسان کیا کریں۔ اللہ کو احسان مند لوگ پسند ہیں۔

۹۸ ب ۹۴-۹۰ (حرم کے مجاہدو! شکار کو تمہارے ہاتھ
یا حدِّ امکان جب لا کر تم سے خدا کا غائبانہ خوف جانچنے کی کڑی
آزمائش ہوگی۔ ایسے وقت جو شخص اللہ کے بندھن توڑ دے

اُس کے لئے دردناک سزا ہے ۔

۹۵-۹۶ امن کے مجاہدو ! تم پر جنگ بندی عاید
ہونے کے بدوران کسی آوارہ حیوان کا شکار کرنا تمہارے لئے
روا نہیں ہے اور اگر تم میں سے کوئی جان بوجھ کر اس قسم کی غلطی
کا مرتکب ہو جائے تو ایسے مجرم کی تادیب کو دو جج مامور کئے جائیں
جو مجرم سے شکار کے ہم پلّہ مویشی مرکز (کعبے) کو نذرانہ بھجوانے
یا مسکینوں کے کھانے کو اُتنا کفارہ ادا کرانے یا اس خطا کی
سزا بھگتنے کو کچھ عرصہ روزے رکھنے کی سزا مجرم کو دینے
کے مجاز ہوں گے ۔ تمہیں اس طرح کی پچھلی غلطیاں ہر چند معاف
ہوئی ہیں مگر اب دُہرانے والے سے اللہ سخت انتقام لے گا ۔
اللہ کا انتقام شدید ہوا کرتا ہے ۔ البتہ سمندری سفر میں تم
خوراک کے لئے بحری شکار کر سکتے ہو مگر جنگ بندی کے
بدوران خشکی پر آوارہ حیوانوں کا شکار کرنا قطعاً ممنوع ہے
خبردار ! تمہاری پیشی اللہ کے سامنے ہونے والی ہے ۔

۹۷-۱۰۰ عوام کے قیام کی خاطر کعبے ۔ جنگ بندی کے مشتہر عرصے
شخصوں اور پٹے لگے حیوانوں پر بدورانِ جنگ حملہ کرنا اللہ نے

ممنوع قرار دیا ہے۔ آگاہ رہو کہ اللہ آسمانوں اور زمین کے سارے
حالات سے باخبر رہتا ہے۔ اور وہ تمام آگاہیوں کا سرچشمہ ہے
اور خبردار رہو کہ بچانے والے مہربان خدا کی سزا بھی شدید ہوا
کرتی ہے۔ پیامی کو محض پیغام پہنچانے کی ذمہ داری ہے۔ آگے تمہارے
عیاں و نہاں سب حالات سے اللہ بخوبی آگاہ رہتا ہے۔ آپ ان سے
کہہ دیجئے کہ "مہذب اور غیر مہذب لوگ یکساں[۳] نہیں ہوتے
ہیں۔ لہٰذا غیر مہذب لوگوں کی کثرت پر فریفتہ نہ ہو جاؤ۔ عقل
مندو! اللہ کی نافرمانی سے بچ کر کامیابیاں حاصل کر لو۔

۹۹ ب ۱۰۰-۱۰۱ امن کے محافظو! بے جا پوچھ پاچھ سے اپنے
لئے اب خود وہ مشکلات پیدا نہ کرو جن کی وضاحت قرآن نازل
ہونے وقت ممکن ہو۔ تم سے پہلے ایک قوم کو ایسی حرکت نے مرتد
بنا دیا تھا مگر تمہاری یہ غلطی اب تک معاف رہی کیونکہ اللہ
بردبار محافظ ہے۔

۱۰۲،۱۰۳،۱۰۴ مشرکانہ عقیدوں پر مشتہر آوارہ چھوڑے حیوانوں کو
اللہ کے ساتھ کوئی وابستگی نہیں ہے۔ یہ اکثر ایسے بدکردار لوگ
خدا کی نسبت خود تراشیدہ حماقت کر رہے ہیں جن سے اگر کہا

جاتا ہے کہ "آؤ! پیغمبر کا مان لیں" تو وہ جواب دیتے ہیں کہ "ہمارے
لئے بس ہمارے باپ دادے کا طریقہ کافی ہے" خواہ اُن کے باپ
دادے بے علم اور بے خبر ہی کیوں نہ ہوتے۔

۱۰۵ ـ ۰ امت کے مجاہدو! تم اپنی ذمہ داریاں سنبھال لو
جب تم درست رہو گے گمراہ لوگ تمہارا کچھ بگاڑ نہ سکیں گے۔ تمہیں
اللہ کے پاس پلٹ کر جانا ہے۔ اور وہاں تم سے یہی پوچھا جائے گا
کہ تم نے کیا کیا؟

۱۰۶ ـ ۱۰۸ امت کے مجاہدو! سفر کی حالت میں موت پیش
آتے وقت جس کو وصیت کرنی ہو وہ دو کس اپنے یا پرائے دیانتدار
گواہوں کے سامنے وصیت کرلے۔ اور وہ گواہ اس بارے میں
بعد ادائی عبادت اپنا حلفی بیان پیش کریں کہ "اس اظہار میں ہمیں
نہ کوئی ذاتی مفاد ہے اور نہ کسی رشتے کی بنا پر ہمیں کوئی رورعایت
ہے اور نہ اس خدائی شہادت میں ہم نے کسی امر کو پوشیدہ
رکھا ہے۔ ورنہ ہم غلط کاری کے مرتکب ہوں گے" اور وہ لوگ
جنہیں اس بیان سے شک محسوس ہوتی ہے کہ گواہ بہ حق غلط کاری
سے چلتے ہیں۔ تو انہیں خود اُن گواہوں کی جگہ کھڑے ہو کر حلفی

بیان دینا ہوگا کہ اس بارے میں ہمارے پاس بلا مغالطہ زیادہ قابل باور شہادت موجود ہے" ورنہ ہم ظالم قرار دئے جا سکتے ہیں" یہ لگ بھگ حقیقت تک پہنچنے کا طریقہ ہے اور اس طرح صداقت سے دروغ وندی کی حوصلہ شکنی ہو سکتی ہے تم حقائق محتاط بن کر سُنا کرو۔ اور جانتے رہو کہ خدا کی رہنمائی سے نافرمانی کرنے والے محروم رہتے ہیں۔۔

۱۰۹-۱۱۵ | ب ۱۰۰

پیغمبروں کے اجتماع سے اللہ نے پوچھا کہ "کیا تمہیں معلوم ہے کہ لوگ تمہارا کتنا مان رہے ہیں"۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ "پروردگار! تم خود تمام حقیقتوں سے آگاہ ہو۔ ہمیں اب کچھ معلوم نہیں ہے" تو اللہ نے مریم کے بیٹے عیسیٰ سے پوچھا "کیا تمہیں یاد بھی ہے کہ میں نے تم اور تمہاری ماں پر کیا کیا عنایتیں کی ہیں؟ میں نے پاک روح سے تمہاری تائید کرائی اور تم لڑکپن سے بوڑھاپے تک بھاشن دیتے رہے۔ میں نے تمہیں علم و عقل اور تورات اور انجیل کی علمیت کی آگاہی عطا کی اور تم میری منشاء سے مٹی کے گڈیوں کو پھونک کر پرندے بنا لیتے تھے اور مادر زاد اندھوں اور کوڑھ کے بیماروں کو شفایاب کر کے مردوں کو زندگی

بخشتے تھے اور یہ کھلے معجزے دیکر جب تم بنی اسرائیل کے پاس پہنچے تو اُن کافروں نے جو تم پر صریح جادوگر ہونے کا الزام لگایا تو مجھے حواریوں میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے کا الہام ڈالنا پڑا۔ تب حواریوں نے تمہیں ماننے کا اعلان کیا۔ مگر جب وہ بھی تم سے پوچھنے لگے کہ "عیسٰی کیا تمہارا پروردگار آسمان سے ہمارے لئے ضیافت نہ بھیج سکتا ہے؟" باوجودیکہ تم نے اُن سے بتادیا کہ بھلا تم جو فرمان بردار ہو تو اللہ کے بارے میں محتاط بنے رہو مگر وہ یہی رٹ لگاتے رہے کہ "جب تک پیٹ بھرنے کو ہمیں ضیافت نہ ملے ہمارے دل پریشان ہی رہیں گے اس ضیافت سے ہی ہمیں معلوم ہو سکے گا کہ تم سچ کہہ رہے ہو۔ اور ہم اُس کے پرچارک بنے رہیں گے"۔ ناچار تمہیں مجھ سے استدعا کرنی پڑی کہ "پروردگار! ہمیں ایسی ضیافت عطا فرما جو ہمارے اگلوں اور پچھلوں کے لئے فرحت اور تمہاری ایک عنایت ثابت ہو کر ہمارے لئے رزق کا باعث بنے آخر تو ہی بہترین رزاق ہے"۔ چنانچہ میں نے تم سے وعدہ کیا کہ "میں ضیافت تو ضرور دوں گا لیکن پھر اگر وہ فرمانبردار نہ رہے تو دُنیا میں اُنہیں عذاب کا سب سے زیادہ شکار ہونا پڑے گا"۔

رکوع ۱۰ ۱۱۲ - ۱۲۰

عیسیٰ سے پروردگار نے پوچھ لیا۔ بھلا کیا تم نے کبھی اُن لوگوں
سے کہہ دیا تھا کہ "تم اللہ کے علاوہ مجھ اور میری ماں کو بھی خدا بنا لو؟"
تو عیسیٰ نے عرض کیا "سبحان اللہ! ایسا کہنے کا نہ تو مجھے کوئی استحقاق
ہی تھا اور نہ میں نے کبھی ایسا کہا ہی ہے۔ پروردگار! میں تمہاری
نسبت سے بے خبر ہوں کہ مجھ سے ایسا کیوں پوچھتے ہو؟ کیوں کہ
میرے دل کی گہرائیوں میں بھی جو کچھ ہے۔ وہ بھی تم پر عیاں ہے میں
نے کبھی اگر ایسا کہا بھی ہوتا تو تمہیں معلوم ہوتا کیونکہ تم ساری
پوشیدہ باتوں سے بھی آگاہ ہو۔ پروردگار! میں نے تمہارے
ارشاد کے سوا کبھی کچھ نہ کہا ہے۔ میں نے لوگوں سے ہمیشہ یہی کہا ہے
کہ "اللہ کی بندگی کرو۔ وہ ہم تم سب کا خدا ہے۔ پروردگار میں
تب تک ہی اُن پر نگران تھا۔ جب تک کہ میں اُن کے درمیان تھا۔
اور جب تو نے مجھے موت دی۔ تب سے تم ہی اُن کو دیکھتے ہو۔ کیونکہ تم
ہی سب چیزوں پر نگران ہو۔ وہ تمہارے ہی بندے ہیں اور انہیں سزا دینے
یا معاف فرمانے کو تم ہی غالب حکمت دانا ہو"۔ اللہ نے اس کو کہہ دیا
"یہ وہ روشن دور آ رہا ہے جب سچوں کو صداقت کا میوہ ملے گا
اور انہیں وہ مسرت ملے گی جس کے تحت تا ابد بھی نہریں بہتی رہیں گی

سچے لوگ اللہ سے اور اللہ سچے لوگوں سے راضی ہوگا۔ وہ بڑی کامرانی ہوگی۔ زمین اور آسمان اور تمام موجودات کی بادشاہی اللہ ہی کی ہے اور وہی ہر چیز کی قدرت کا سرچشمہ ہے ؎

# مختصر نوٹ

ب ۲ البقرۃ

بقرۃ :- درشنی بیل جس کو کسی مفید کام میں لگانے کی بجائے محض اوہام پرستی کے لئے پالا گیا ہو۔

اس سورت میں اُس قوم کے حالات کا جائزہ لینے کی دعوت دی گئی ہے جس کے اخلاق مصر کی طویل غلامی نے اتنے بگاڑ دئیے تھے کہ ان کو موسیٰ پیغمبر بھی راہِ راست پر نہ لا سکا۔ انہوں نے ہل یا رہٹ میں جوتنے کی بجائے محض اوہام پرستی کے لئے بیل پالا تھا۔ اور بیل کے ساتھ اُس قوم کی عقیدت اتنی گہری ہو چکی تھی کہ جب موسیٰ نے وہ درشنی بیل ذبح کرنے کا انہیں حکم دیدیا تو انہوں نے طرح طرح کے حیلے اور بہانے تراشے۔ بیل ذبح کرنے میں اس قدر جھجک محسوس کرنے والی وہ اوہام پرست قوم معصوم لوگوں کو قتل کرنے کو عار نہ سمجھتی تھی۔ حیوان پرستی سے وہ لوگ بھی گویا حیوان بن گئے تھے بت پرستی نے اُن کے دلوں کو پتھر بنا دیا تھا اور عبادات کی خالی نقالی نے اُن کو مبندروں سے بھی ذلیل بنا لیا تھا۔......

غیب | غیب یا غائب: ہر اُس امر کو کہتے ہیں جو مستور ہو اور آنکھوں سے نظر نہ آئے
جو کچھ انسان کی دریافت میں آگیا ہے عالم شہادت کہلاتا ہے اور جو کچھ
انسان ابھی معلوم نہ کر سکا ہے وہ عالم غیب کہلاتا ہے انسان اب
تک جو کچھ پا سکا ہے وہ عالم غیب کا حقیر اور مختصر سا حصہ ہے۔

آدم | آدم :- آدمی کو بھی کہتے ہیں اور نسلِ انسانی کے پہلے پیغمبر کا نام بھی آدم تھا
اسلامی روایات کی رو سے حضرتِ آدم (پیغمبر) سے پہلے لاکھوں آدم
پیدا ہوئے ہیں۔ دراصل علم الاسماء سے قبل ہر شخص کو آدم یا آدمی ہی
کہا جاتا تھا جن کے خون ریز فسادوں کا شکوہ پہلے پیغمبر حضرتِ
آدم کو خلیفہ مقرر ہوتے وقت ملکوت نے اللہ سے کیا تھا حضرتِ
آدم کے علم الاسماء دریافت ہونے کے وقت سے ہر آدمی کا الگ
الگ نام رکھا جانے لگا ہے مگر یہود نے آفرینشِ آدم کا مروجہ
قصہ جس انداز میں پیش کیا ہے گو وہ قرآن سے ثابت نہیں ہے مسلمان
راویوں نے یہودی افسانہ اپنا کر ایسا دل نشین بنا دیا ہے کہ اُس کا
دور کرنا اب آسان کام نہ رہا ہے البتہ یوں کہا سکتا ہے کہ حضرتِ
آدم اگر پہلے آدمی نہ تھے مگر وہ پہلے انسان ضرور تھے جس کو اشرف
المخلوق ثابت کرنے کی خاطر جب اس میں رکھی گئی تمام علمی صلاحیتیں
اپنی پوری بلندیوں کے ساتھ جگا کر ملکوت کے سامنے پیش کیا گیا اُس
کی علم و آگہی کے سامنے خود کو عاجز پا کر ملکوت کو مہر بسجود ہونا پڑا۔

قرآن شریف کو یہ بتانا مقصود نہ رہا کہ زمین کیسے بنیں حیوان کیونکر بنے۔ درخت کیسے اُگنے شروع ہوئے یا آدمی کب سے یا کیسے پیدا ہوئے۔ پیدائش آدم کا انوکھا قصہ دراصل قدماء نے اسلامی تعلیمات کی سادگی میں یہ دیو مالائی کمی پوری کرنے کی کوشش کی ہے۔ ورنہ خود انجیل کی رو سے آدم حضرت عیسیٰ سے صرف چھ ہزار سال پہلے گزرے ہیں۔

**سورت** سورت بلند منزل عالیشان تعمیر اور بزرگی کے نشان کو کہتے ہیں (مفردات راغب) چونکہ انسان بھی خدا کی ایک عالیشان تعمیر ہے لہٰذا سورۃ سے یہاں انسان کی ہستی ہی مطلب ہے۔ شہر کے گرد بنی فصیل کو بھی چونکہ "سور" کہتے ہیں اس بناء پر مضامین کی الگ الگ احاطہ بندی اور قرآنِ مجید کے مضامین کو بھی سورت کہا گیا ہے۔

**خلیفہ** خلف سے مشتق ہے جس کے معنی پیچھے آنا۔ نیابت کرنا قائم مقام یا جانشین رہنا ہے۔ برگزیدہ: Next to God
God elect: Crown of Creation

**شجر** شجر تنازعہ یا اختلاف کو کہتے ہیں اور شجرہ یا درخت اس نبات کو بھی کہتے ہیں جو زمین سے ہی اُبھر کر اپنا الگ وجود نمایاں بناتا ہے۔ یہاں فرشتوں کا آدم کے آگے سجدہ کرنے کے

شفقہ تعمیل کے خلاف چونکہ ابلیس کے متکبرانہ انداز میں اختلاف پر اُٹھ کھڑے ہونے کا تذکرہ ہے۔ لہٰذا اغلب ہے کہ شجر سے اختلاف ہی یہاں پر بھی مطلب ہو۔ شجر ہر اُس شے کو بھی کہتے ہیں جس سے اُسی قسم کی اور شاخیں نکلتی ہوں۔ مثلاً ہر کنبے کے اولاد واجداد کی فہرست کو شجرۂ نسب کہا جاتا ہے قرآن شریف میں بھی بری بات کو شجر خبیثہ اور بھلی بات کو بھلا شجر یا شجر طیبہ سے تشبیہ دی گئی ہے۔ چونکہ یہاں ابلیس کا تذکرہ ہوا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ لفظ شجر سے یہاں پر ابلیس اور ابلیسیت کی مختلف شاخیں مطلب ہوں جو انسان کو خونریز مفسد حیوان قرار دے کر اُس کو خلافتِ الٰہی کے نااہل ثابت کرنے کے درپے ہیں۔

**بنی اسرائیل** بنی :۔ بیٹے یا وارث کو اور ایل ۔ خدا کو کہتے ہیں۔ اور آسر کے معنی منتخب ہے۔ اس بناء پر یہودی عالموں نے بنی اسرائیل کے معنی God Elect Next to God یا Chosen people of Lord کئے ہیں۔

قدیم زمانے سے یہودی قوم بنی نوع انسان پر اپنی الگ نسلی فوقیت اور مذہبی برتری کے قصے کہانیاں تراشنے میں صاف ملوث نظر آتی ہیں۔ اُن کے ہاں ایک قصہ یوں بھی ہے کہ بوڑھاپے میں ایک رات Canaan مقام پر یعقوب پیغمبر کو اجنبی کے

ساتھ ایسا پالا پڑا کہ نوبت گُتھم گتھا پہنچی۔ جب پو پھٹنے تک

یعقوب کو اجنبی نہ پچھاڑ سکا تو اجنبی نے یعقوب سے نام !

پوچھا۔ یعقوب نے اپنا نام بتایا تو اجنبی نے حکمانہ انداز میں

کہا کہ "تم آج کے بعد اپنے آپ کو "اسرائیل" خدائی پہلوان

کہلاؤ کیونکہ اپنی طاقت کے بل پر تم اب خدا کی منتخب ہستی یعنی

خدائی خلیفہ بن گئے ہو۔" چنانچہ اُسی روز سے یعقوب کا نام

"اسرائیل" مشہور ہوا۔ اور یعقوب نے محسوس کیا کہ یہ

اجنبی خدا یا اُس کا کوئی فرشتہ تھا جیسا کہ "FULTON

OURSLER" کی مرتبہ توریت "The greatest

Book Ever written" میں یہ واقعہ یوں درج

ہے کہ

Feeling Jacob had seen

his maker face face, Jacob

named the place "PENIAL"

which meant "The face of God.

یعقوب کو جب یہ احساس ہوا کہ روبرو ہو کر یہاں پروردگار

اُس کو دیکھنے کا موقعہ ملا ہے تو یعقوب نے اس مقام کا نام

PENIAL رکھ دیا جس کے معنی "خدائی دیدار ملنے

کی جگہ" یعنی "حسرت بل" ہے۔

یہودیوں نے یعقوب کے بارہ[12] بیٹے بارہ[12] یہودی قبیلوں کے اجداد قرار دے کر اپنے آپ کو "بنی اسرائیل" [illegible] یعنی "وارثانِ خلافتِ الٰہی" خود کو نامزد بنالیا ہے۔ اور اپنی جماعت میں احساسِ برتری قائم رکھنے کو انہوں نے دعویٰ کیا ہے کہ ابراہیم اور اُس کی اولاد کے ساتھ برگزیدگی، حکمرانی، خیر و برکات اور ارضِ مقدس کے والی بنے رہنے کے خدائی وعدے صرف یعقوب کی نسل میں ہی برقرار رہیں گے کیونکہ دُنیا میں صرف وہ ہی خدائی خلافت کے وارث یعنی بنی اسرائیل ہیں۔

یوں تو یہودی لوگ حضرت ابراہیم کو بھی اپنا جدِ امجد مانتے ہیں مگر چونکہ ابراہیم کے دو بیٹوں اسماعیل اور اسحٰق میں سے اسماعیل اور اُس کی ذُرّیت عرب میں جاگزین ہوئے تھے اور اسی شاخ سے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تولد ہوئے۔ لہٰذا یہودیوں نے بجائے اسماعیل کے اسحاق کو ذبیح اللہ ٹھہرا لیا اور پھر اسحاق کے بھی دو بیٹوں (۱) عیسو اور (۲) یعقوب میں چونکہ عیسو کی نسل کنعان میں ہی رہی اور اس شاخ سے مریم اور اُس کا بیٹا یسوع مسیح (حضرت عیسیٰ) ظہور پائے اور یعقوب

کے بارہ بیٹے یوسف کے پاس قحط کے بوجہ مصر چلے گئے۔ جہاں اُن اور دوسرے پناہ گزینوں کی ذُرّیت مصریوں کی طویل غلامی میں جکڑ جانے کے صدیوں بعد ان لاکھوں پناہ گزینوں کو حضرت موسیٰ نے حضرت ابراہیم کو خدا کی وعدہ کی گئی جنت نشان موعود ارضی کی تلاش میں مصر سے نکال کر چالیس سال کے طویل امتدادِ زمانہ میں بر اعظم ایشیا کے دور دراز علاقوں میں فلسطین سے کشمیر تک بکھیر دیا۔

مصر سے آئے ان مہاجر یہودیوں کو باقی تمام اقوام عالم پر اپنی نسلی برتری کا بھوت سوار ہو چکا تھا۔ لہٰذا اُن کو واحد اگا اپنی نسلی برگزیدگی کا جدِّ امجد یعقوب کو ہی "اسرائیل" یعنی خدائی خلیفہ تراشنا پڑا ہے۔ تاکہ یہودی اپنی نسلی برتری کے مقابلہ میں عیسو اور اسماعیل کی ذُرّیتوں یعنی عیسائیوں اور مسلمانوں وغیرہ کا درجہ گھٹا سکیں۔ چنانچہ تحریف شدہ توریت میں یعقوب کی پیدائش کا انوکھا قصہ یوں بنایا گیا ہے کہ یعقوب اور عیسو دونوں توام بھائی ایسے جڑوان پیدا ہوئے ہیں کہ عیسو کے ہاتھ یعقوب کے پیروں سے پیوستہ تھے۔ اس افسانے کی تراش سے یہودیوں کو قدرت کی طرف یہ پیشن گوئی منسوب بنانی مطلوب رہی ہے۔ کہ عیسو کی ذرّیت کو تا ابد یعقوب کی ذُرّیت کے ماتحت ہی رہنا

ہو گا۔ مگر واقعات یہودیوں کی ان سب تراشی پیشن گوئیوں کو غلط ثابت کرتے آئے ہیں۔ والیان ارض مقدس اکثر اسماعیل اور عیسو کی ذریتیں ہی رہی ہیں۔ اور ہرگز یدگی، حکمرانی اور خیر و برکات میں بھی یہودیوں کو کبھی عیسو اور اسماعیل کی ذریتوں پر کوئی فوقیت کبھی نہ ملی ہے۔ بلکہ نسل کی یہ تفریق جو یہودیوں نے اس طرح پیدا کرنی چاہی تھی دنیا کی اور نسلوں نے اسے سر جھکا کر تسلیم نہیں کیا بلکہ اس نسلی گھمنڈ کی شامت سے یہودیوں کو در بدر گھومنا پڑا۔ انہوں نے خدائی مصلحتیں پس پشت ڈال کر دین الٰہی کو ایک محض ایسی قانونی شکل دیدی اور اس طور بندروں کی طرح نقل اتارنے کی مہارت کو بنی اسرائیل نے مذہب کا نام دیا جس وجہ سے انہوں نے خود کو خلافت کے منصب سے گرا کر ذلیل بندر بنا دیا ہے۔

(۶) علمی جانکاری اور شعور کی بناء پر ہی انسان کو اشرف المخلوقات اسرائیل یا خلائی نائب تسلیم کیا گیا ہے۔ ورنہ جسمانی قوت کی اعتبار سے بہت سی اور مخلوق انسان پر فوقیت پانے کی مستحق ہے۔ لہٰذا حضرت یعقوب کو خدا یا خدا کے فرشتے سے نام نہاد کشتی لڑنے کی بناء پر یعقوب کو اسرائیل یا خدائی خلیفہ تراش کر اپنے آپ کو وارثانِ خلافت الٰہی یا بنی اسرائیل

مشہور کرنے سے یہودیوں کو محض اپنی نسلی برتری قائم کرنا مطلوب رہا ہے جب کہ قرآنِ مجید میں خلافتِ الٰہی کا انتخاب حضرتِ آدم کی طرف یوں منسوب ثابت ہے کہ "آدم نے اپنی فہم و فراست اور علم و عقل سے جب خدا کے سامنے فرشتوں کو ایسا پچھاڑ دیا۔ کہ فرشتوں کو آدم کے مقابلے میں اپنی کم فہمی کا اعتراف کرنا پڑا۔ تو خدا نے آدم کو اپنا خلیفہ قرار دیتے ہوئے فرشتوں کو بجائے خدا کے آدم ہی کے آگے سجدہ ریز ہونے کا حکم دیدیا۔۔" اس طرح حضرتِ آدم کو [illegible] یا [illegible] یا خلیفہ الٰہی یا اسرائیل لقب پانے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ اور ہر ایک اولادِ آدم میں اللہ کا خلیفہ بننے کی صلاحیت اللہ نے ودیعت کی ہے۔ لہٰذا ہر ایک انسان نبی اسرائیل یا خلافتِ الٰہی کا وارث یعنی [illegible] کہلانے کا مستحق ہے۔ مگر جو شخص خلافتِ الٰہی کا مستحق قرار پاکر مسندِ خلافت پر متمکن ہو جائے۔ اس کو خلیفہ یا اسرائیل ہی کہا جا سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ یعقوب کو جب یہودیوں نے اپنے لئے خدائی خلیفہ چن لیا۔ تو اس کو اسرائیل کے لقب سے بھی پکارا جانے لگا۔ اور اسی بنا پر قرآنِ مجید میں جہاں یعقوب کو اسرائیل کہا گیا ہے وہاں اس اسرائیل سے قبل گزرے لوگوں کو

بھی بنی اسرائیل کہہ کر ہی نام لیا ہے۔ دیکھو باب ۱۵" اور
وہ چیزیں جن کو یعقوب نے اپنے لئے حرام کر لیا وہ یعقوب سے
پہلے بنی اسرائیلیوں پر حلال تھیں"۔

لھٰذا اسرائیل کے معنی خدائی خلیفہ اور نبی
سے مُراد خدائی خلافت کے وارث یعنی تمام اولادِ آدم یا
انسان ہیں۔ قرآن مجید میں یہ لفظ اکثر اسی مطلب کا حامل
اور کہیں اس سے یہودی قوم بھی مطلب ہے کیونکہ وہ صرف
خود کو ہی بنی اسرائیل تصور کر بیٹھے ہیں۔

یہ — نزول قرآن کی چودہ صد سالہ یادگار
دنیا بھر میں سب سے پہلی
روایات سے آزاد تفہیم ہے
اس سے بہتر پیرائے میں
قرآن کے مطالب لکھنا ہی
نکتہ چینی سے اچھا ہے

ملنے کا پتہ :-

اپنے قریبی کتب فروش سے مانگئے۔

یا

اس پتہ پر تین روپیہ منی آرڈر بھجکر براہِ راست طلب کیجئے۔

محی الدین زندہ دل، کاکاپورہ
کشمیر

آنے والے سو سال میں ساری
دُنیا کا دین اسلام ہو گا۔
مگر وہ موجودہ زمانے کے مسلمانوں
کا اسلام نہ ہوگا۔ بلکہ وہ اسلام
ہوگا۔ جو محمد رسول اللہ
(صلی اللہ علیہ وسلم)
کے زمانے میں دلوں، دماغوں
اور روحوں میں جاگزیں
تھا۔

جارج برنارڈ شا

★

مطبوعہ:-